www.KitaboSunnat.com

توحید کی برکات
شرک کے نقصانات

میاں محمد جمیل
پرنسپل ابوہریرہ شریعہ کالج لاہور

ابوہریرہ اکیڈمی 37۔ کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

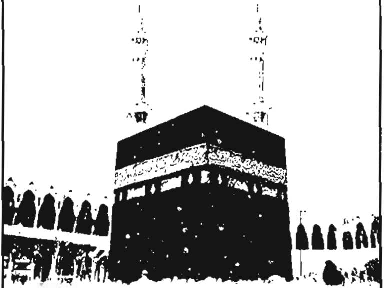

توحید کی برکات
شرک کے نقصانات

میاں محمد جمیل
پرنسپل ابوہریرہ شریعہ کالج لاہور

ابوہریرہ اکیڈمی 37۔کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ حقوق بحق مصنف ○

توحید کی برکات،
شرک کے نقصانات

از قلم ______ میاں محمد جمیل

پہلا ایڈیشن ______ اکتوبر 2020ء

قیمت ______ 350/-

ملنے کے پتے

نعمانی کتب خانہ۔ اسلامی اکیڈمی۔ محمدی کتب خانہ

مکتبہ دارالسلام، سلفیہ، رحمانیہ، اسلامیہ، قدوسیہ۔ اردو بازار لاہور

ناشر

ابوہریرہ رضی اکیڈمی

۳۷۔ کمرشل کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور

0300-4751140

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترتیبِ بیان

آئینہ کتاب ---------- 19

باب 1: انسانی فطرت کا آغاز توحید باری تعالیٰ سے 21

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا اللہ تعالیٰ سے وعدہ ---------- 21

سلیم الفطرت انسان کا وجدان اور اقرار ○ شرک کی ابتدا کب ہوئی؟ ---------- 24

باب 2: ایمان اور اسلام 26

ایمان اور اسلام کی بنیاد توحید کے اقرار اور شرک کی نفی پر ہے ---------- 26

ایمان اور تقدیر ○ تقدیر سمجھنے کا ایک انداز ---------- 28

تقدیر پر ایمان لانا فرض اور اس کا فائدہ ---------- 29

باب 3: توحید کی تین اقسام 30

توحید کا لغوی معنی اور اس کا شرعی مفہوم ○ عقیدۂ توحید کا جامع مفہوم ---------- 30

۱۔ توحید اسماء وصفات ۔ ۲۔ توحید ربوبیّت ۔ ۳۔ توحید الوہیّت ---------- 36

توحید حاکمیت چوتھی قسم کیوں نہیں؟ ---------- 37

باب 4: شرک اور اس کی اقسام 38

شرک کا معنی ○ شرک کرنے والوں کی دو بڑی اقسام ---------- 38

شرک ظلم عظیم اور بغاوت ہے ---------- 40

نبی ﷺ کا فرمان کہ شرک نہ کرنا بے شک تجھے قتل یا جلا دیا جائے ---------- 40

باب 5: عبادت کا معنی اور مفہوم 43

لفظ عبادت کے پانچ معانی ○ کیا ہر نیکی پر عبادت کا لفظ بولا جا سکتا ہے؟ ---------- 43

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 6: تمام عبادات عقیدۂ توحید کی ترجمان ہیں 47

عبادات کی طرح زندگی اور موت بھی ''اللہ'' کے لیے ہونی چاہیے 50

باب 7: قولی عبادت اور دعا 51

دعا کرنا فرض ہے ○ دعا مومن کا اسلحہ ہے 52

بندے کے ہاتھ خالی لٹانے سے اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے 52

جس کا دعا کرنے کا طریقہ ٹھیک نہیں اس کی عبادت قبول نہیں 53

باب 8: قولی عبادت میں شرک 54

موحد اور مشرک کے عقیدہ میں بنیادی فرق ○ دَعَوُ اللہ کا معنیٰ 55

نبی معظم ﷺ نے صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو نے مجھے ''اللہ'' کا شریک بنادیا ہے 56

اہلِ مکہ کا تلبیہ میں شرک کرنا ○ غیر اللہ کی قسم اُٹھانے والا دوبارہ کلمہ پڑھے 58

باب 9: بدنی عبادت 59

قیام، رکوع، سجود صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہونے چاہئیں 60

بندہ کس وقت اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے 61

باب 10: بدنی عبادت میں شرک 62

نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میری قبر کو سجدہ کرو گے؟ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا ہرگز نہیں 63

اگر غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو..... 63

نبی علیہ السلام اپنے لیے کسی کا کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے تھے 64

ماں باپ کے علاوہ کسی کو جھک کر ملنا جائز نہیں 65

پکی قبر بنانے اور مجاور بننے سے منع کیا گیا ہے 66

کسی بزرگ کے سامنے دو زانوں ہو کر بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہئے 66

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 11: مالی عبادات 67
عبادت کی قبولیت کے لیے توحید باری تعالیٰ، رسالت پر ایمان اور رزق حلال کا ہونا لازم ہے 67
صدقہ کرنے اور نذر ماننے کی شرائط ○ اپنے صدقات کو ضائع کرنے والے لوگ 69
باب 12: مالی عبادات میں شرک 71
کھانے پینے میں چار بڑے حرام ○ چاروں حرام کی حکمت 73
"وَمَآ اُهِلَّ" کا معنی، اس کی غلط تاویلات اور ان کا جواب 74
مشرکین مکہ کی خود ساختہ تقسیم 75
شرکیہ مقامات پر صدقہ کرنا جائز نہیں ○ قبر پر صدقہ کرنا حرام ہے 79
نبی ﷺ اور زید بن عمرو نے غیراللہ کے نام پر کی ہوئی دعوت کھانے سے انکار کر دیا 79
غیراللہ کے نام پر ذبح کرنے والے پر "اللہ" کی پھٹکار ہوتی ہے 79
ایک مسافر مکھی کا نذرانہ چڑھانے کی وجہ سے جہنم رسید ہوا 80
اپنی طرف سے حرام وحلال کے اصول بنانے کی اجازت نہیں 81
باب 13: توحید کی بنیاد پر نبی معظم ﷺ کی پانچ ضمانتیں 82
سابقہ گناہوں کی معافی ○ امن وامان کی گارنٹی ○ غربت اور معاشی بدحالی کا علاج 85
نبی محترم ﷺ کو قیصر وکسریٰ کے محل دکھائے گئے ○ اقتدار اور اختیار کی ضمانت 88
یہ کامیابی کس طرح حاصل ہوئی اور کیسے ہوگی؟ ○ جنت کی ضمانت 92
باب 14: "مع اللہ" کا معنی اور مفہوم 93
اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں 94
جب دوسرا شریک نہیں تو پھر اس کی عبادت کرنے کا کیا جواز ہے؟ 95

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کی عبادت کرنے والوں کا انجام ____ 97

باب 15 : من دون اللہ کا مطلب 99

❁ تمام انبیاء کرام In Direct کو Direct کرنے کے لیے تشریف لائے تھے ____ 99

❁ من دون اللہ سے مراد بت اور تصویریں ____ 101

❁ سورج، چاند، ستارے من دون اللہ میں شامل ہیں ____ 102

❁ ملائکہ من دون اللہ میں شمار ہوتے ہیں ____ 103

❁ حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، مریم علیہا السلام، علماء اور پیر ''من دون اللہ'' میں شامل ہیں 104

❁ قیامت کے دن نیک لوگوں کا جواب ____ 105

❁ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی بھی عبادت کی جائے وہ من دون اللہ میں شمار ہوگا جسے قرآن مجید نے طاغوت قرار دیا ہے ____ 106

❁ بعض مفسرین کی جسارت کی انتہا ____ 106

❁ شیطان اکبر من دون اللہ کا سب سے بڑا محرک ہے ____ 107

باب 16 : وسیلہ کی حقیقت 108

❁ وسیلہ کے بارے میں مولانا امین احسنؒ اصلاحی کا نقطۂ نظر ____ 108

❁ جسٹس مولانا پیر کرم شاہ صاحب بریلوی کی تفسیر ____ 109

❁ مولانا مودودیؒ وضاحت فرماتے ہیں ____ 110

❁ مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی تشریح ____ 111

❁ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہؒ امرتسری کی تفسیر ____ 113

❁ وسیلہ سے شرک کا دروازہ کھلتا ہے ____ 114

باب 17 : کون سا وسیلہ جائز بلکہ ضروری ہے 115

❁ عظیم ترین وسیلہ اختیار کیجیے ____ 115

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- محبوب ترین وسیلہ اپنائیں ——— 117
- نیک اعمال کا وسیلہ ——— 117

باب 18: وسیلے کے نقصانات 119

- وسیلے کی کیوں ضرورت نہیں؟ ——— 120
- وسیلے کے نام پر اخلاقی اور مالی کرپشن (Corruption) ——— 121
- وسیلے کے دینی، اخلاقی اور معاشرتی نقصانات ——— 121
- وسیلے کی حمایت میں انتہائی کمزور دلائل ——— 121

باب 19: انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی دعاؤں میں کسی کو واسطہ اور وسیلہ نہیں بنایا

- حضرت آدم علیہ السلام کی بے تابیاں ——— 123
- حضرت نوح علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا ——— 124
- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جبریل امین کو بھی وسیلہ نہ بنایا ——— 125
- حضرت یعقوب علیہ السلام کی آہ وزاریاں ——— 126
- حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا اور موسیٰ علیہ السلام کی مجبوریاں ——— 127
- حضرت یونس علیہ السلام تنہائی اور بے قراریاں ——— 128
- حضرت سلیمان علیہ السلام کا طریقہ دعا ——— 129
- حضرت ایوب علیہ السلام کی صحت یابی کے لیے فریاد ——— 130
- مریم علیہا السلام نے بے موسم پھلوں کو کسی کا صدقہ قرار نہیں دیا ——— 131
- زکریا علیہ السلام کی بیٹے کے لیے دعا ——— 131
- نبی علیہ السلام کی طائف میں انتہائی بے بسی کے عالم میں دعا ——— 133
- ستر صحابہ کی مظلومانہ شہادت پر نبی کریم ﷺ کا ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھنا ——— 135

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ ربِ ذوالجلال کی طرف سے اس کا جواب ______ 135

باب 20: انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت 136

❁ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت 137

❁ حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت، دعوتِ توحید تھی ______ 138

❁ حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام توحید کے مبلغ تھے ___ 141

❁ عزیر علیہ السلام کا واقعہ عقیدۂ توحید کی دلیل اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے کا ثبوت ہے ___ 145

❁ حضرت یعقوب ٥ حضرت یوسف ______ 142

❁ حضرت ہارون ٥ حضرت موسیٰ علیہما السلام کی دعوت ______ 143

❁ حضرت سلیمان علیہ السلام کا توحید سمجھانے کا شاہانہ اور حکیمانہ انداز ______ 146

❁ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی توحید کی دعوت دیا کرتے تھے ______ 147

❁ سرورِ دوعالم ﷺ کا پیغام اقوامِ عالم کے نام ______ 148

باب 21: توحید کے بیانیہ کے مختلف انداز 150

❁ صرف ''اللہ'' کی عبادت کرنے کا حکم ٥ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ .. 152

❁ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہی معبودِ برحق ہے ______ 153

❁ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا ______ 156

❁ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ خالص اسکی عبادت کی جائے ______ 156

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ میں ہی تمہارا معبود ہوں ______ 157

❁ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو معبود بنانے والے کو شدید ترین عذاب ہوگا ______ 157

باب 22: توحید اور شرک کی قرآنی امثال کے آئینہ میں 159

❁ آگ ٥ ابرِ باران اور پتھر پر بارش کی مثال ______ 159

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- زرخیز اور بنجر زمین میں فرق ○ ایک نجس جانور کی مثال ______ 161
- نادان پیاسے کا کردار ○ سونا، پانی اور جھاگ ______ 162
- پھل آور اور ناقص درخت میں فرق ○ مجبور غلام اور با اختیار مالک میں فرق ______ 164
- ایک انوکھی تفسیر ______ 165
- کیا معذور اور باصلاحیت ایک جیسے ہوتے ہیں؟ ○ طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں ______ 167
- اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال ○ شرک کا عقیدہ مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ہے ______ 169
- شراکت داری کی مثال ______ 170
- کیا اندھا اور بینا ○ اندھیرا اور روشنی ○ دھوپ اور سایہ برابر ہوتے ہیں؟ ______ 171
- زندہ اور مردے کا موازنہ ○ مشترکہ غلام کی بے بسی ○ بے عمل عالم گدھے کی مانند ہے ______ 173

باب 23: توحید کی عظمت اور شرک کی ہزیمت 175

- توحید سب سے بڑی سچائی اور شرک سب سے بڑا جھوٹ ہے ______ 175
- توحید بہت بڑی شہادت اور شرک حق بات کو چھپانا ہے ______ 177
- توحید انسانی فطرت کی آواز اور شرک فطرت سے بغاوت ہے ______ 178
- توحید عدل ہے اور شرک سب سے بڑا ظلم ہے ______ 179
- توحید دانائی ہے اور شرک حماقت ہے ______ 180
- توحید سب سے بڑی نیکی، شرک سب سے بڑا گناہ اور بہتان ہے ______ 180
- توحید اللہ تعالیٰ کی تابعداری اور شرک اُس کی بغاوت ہے ______ 181
- توحید امن کی بنیاد اور شرک فساد کی جڑ ہے ______ 182
- عقیدۂ توحید بلندیوں سے ہمکنار کرتا ہے، شرک ذلت اور پستی سے دوچار کرتا ہے ______ 183
- توحید نیکیوں کا سرچشمہ، شرک تمام گناہوں کا منبع ہے ______ 184
- توحید روشنی ہے اور شرک اندھیرے ہیں ______ 185
- توحید بصیرت ہے اور شرک اندھا پن ہے ○ توحید اصل ہے اور شرک جھاگ ہے ______ 185

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور شرک شیاطین کی دعوت ہے ____ 186
توحید اپنے رب سے کیے ہوئے عہد کی وفا، شرک عہد شکنی اور بے وفائی ہے ____ 187
توحید دل کا قرار، شرک شک اور بے قراری ہے ____ 187
توحید پاکیزگی ہے اور شرک گندگی ہے ٥ توحید حق ہے اور شرک باطل ہے ____ 188
توحید ایمان ہے اور شرک کفر ہے ٥ توحید شکر ہے اور شرک ناشکری ہے ____ 189
توحید بہترین دعوت ہے اور شرک شیطان کا راستہ ہے ____ 189

باب 24: عقیدہ اور عقیدت میں فرق 190

یہود و نصاریٰ کا غلو ٥ نبی ﷺ کا امت کو فرمان کہ غلو نہ کرنا ____ 190
تمام محبتوں کا معیار اللہ تعالیٰ کی محبت ہے ٥ اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے نبی علیہ السلام کی دعا 192
اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کا صلہ محشر کے میدان میں ____ 193
اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہونی چاہئے ____ 193
مشرک اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر دوسروں سے محبت کرتا ہے ____ 193
اللہ تعالیٰ کے بعد نبی گرامی ﷺ کے ساتھ پوری کائنات سے بڑھ کر محبت ہونی چاہئے 194

باب 25: عقیدہ کی حساسیت اور اس کا تحفظ 196

نبی ﷺ نے عقیدہ کی حساسیت کا از حد خیال کرنے کا حکم دیا ہے ____ 197
نبی کریم ﷺ نے چھوٹی بچیوں کو شرکیہ الفاظ کہنے سے روک دیا ____ 198
سرور دو عالم ﷺ نے ایک خطیب کو اپنی مجلس سے نکل جانے کا حکم دیا ____ 198
فال نکالنے اور جادو کے بارے میں نبی معظم ﷺ کا ارشاد ____ 199
تعویز اور کڑا پہننے سے منع کیا گیا ہے ____ 201
شہنشاہ کہلوانے اور دوسرے کو اپنا بندہ کہنے سے اجتناب کرنا چاہئے ____ 204
لفظِ کاش کہنے سے بچنا چاہئے ____ 204

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمود و نمائش بھی شرک کے زمرہ میں شامل ہے ______ 205

باب 26: اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان 206

کلمہ پڑھنے والوں کی اکثریت اولیاء کے بہانے گمراہ ہوئی ہے ______ 206

اللہ تعالیٰ اپنے ولی کے دشمن کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہے ______ 208

دوستی اور دشمنی کا ایک معیار مقرر کیا گیا ہے ○ جھوٹے ولی اور پیر شیطان کے چیلے ہیں 210

باب 27: جہنم میں عابد، معبود، بڑوں اور ماتحتوں کا آپس میں جھگڑا کرنا 211

جب نیک لوگوں سے پوچھا جائے گا! ○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے استفسار ______ 213

ملائکہ سے سوال ○ عابد اور معبودوں سے پوچھ گچھ ______ 214

معبودانِ باطلہ کا اپنی عبادت کرنیوالوں کو جواب ○ باطل معبود ______ 216

جب پیر اپنے مریدوں سے اور لیڈر اپنے ورکروں سے بیزاری کا اعلان کرینگے ـ 216

مریدوں اور ماتحتوں کا اپنے پیروں اور بڑوں کے بارے میں مطالبہ ______ 217

جہنم میں داخل ہونے والے گروہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے ______ 218

ماتحت لوگوں اور مریدوں کا اپنے پیروں اور بڑوں کے بارے میں مطالبہ ______ 218

جہنمیوں کا شیطان اکبر سے مکالمہ اور اس کا جواب ______ 219

باب 28: اسمائے عالیہ کا تعارف اور توحید باری تعالیٰ کا جامع تصور 221

باب 29: اسمِ جلالہ ''اللہ'' کی چند صفات کا مختصر تعارف 222

اسمِ ''اللہ'' کی خصوصیات ○ اسمِ جلالہ قرآن مجید میں کتنی بار آیا ہے ______ 222

''اللہ''، لطیف، رقیب، بصیر، خبیر، علیم اور کبیر ہے ______ 226

اسمِ جلالہ کی عجب شان ہے ______ 227

وظیفہ: اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرك به شیئا ______ 227

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے نام میں قرار اور سکون پایا جاتا ہے 228
باب 30: اللہ ہی الٰہ ہے اس کے سوا کوئی "الٰہ" نہیں 229
الٰہ کے معانی سمجھے بغیر آدمی اپنا عقیدہ ٹھیک نہیں کر سکتا 229
"لا الٰہ الا اللہ" کو سمجھنا فرض ہے 229
ایمان لانے کے باوجود اکثر لوگ مشرک ہوتے ہیں 230
"الٰہ" ایک ہی ہے ○ اگر دو الٰہ ہوتے تو فساد برپا ہونا یقینی تھا 231
دو اور تین الٰہ کہنے سے باز آ جاؤ ○ مشرق و مغرب کا ایک ہی "الٰہ" ہے 233
"اللہ" پر ہی توکل کیا جائے ○ اللہ تعالیٰ ہی اول و آخر تعریف کے لائق ہے 235
وظیفہ افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ 235
باب 31: اللہ تعالیٰ ہی الخالق ہے اس کے سوا کوئی خالق نہیں 236
اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو ابتداء سے پیدا کرنے والا اور وہی حقیقی مصور ہے 236
اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ہے 237
اللہ تعالیٰ کے لیے مخلوق کو پیدا کرنا ایک ہی انسان کے پیدا کرنے کی طرح ہے 238
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں 239
باب 32: اللہ تعالیٰ ہی "رب" ہے اس کے سوا کوئی "رب" نہیں 240
قرآن مجید میں رب کا لفظ "۸۰۶" مرتبہ آیا ہے 240
تمام تعریفات اسی کے لیے ہیں کیونکہ وہ رب العالمین ہے 240
رب تعالیٰ کے ہاتھ میں ہر جاندار کی پیشانی ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرنا چاہئے 241
"اللہ" ہی زمین و آسمانوں اور ہر چیز کا "رب" ہے، صرف اسی کی عبادت کرو 241
"اللہ" ہی "رب" ہے اس کے بعد گمراہی ہے 242

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ پوچھیں کہ زمین وآسمانوں کا رب کون ہے؟ ان کا جواب ہوگا کہ ''اللہ'' ہی تمام چیزوں کا ''رب'' ہے ——— 242

باب 33: اللہ تعالیٰ ہی الرزاق ہے کوئی دوسرا رزق دینے والا نہیں 243

✿ اللہ تعالیٰ کے سوا کون رزق دیتا ہے؟ ۝ اس کی رزّاقی کا عجب نظام ——— 243

✿ اللہ تعالیٰ ہی رزق کم اور زیادہ کرتا ہے ——— 243

✿ ہر کھانے والے کا رزق ''اللہ'' کے ذمہ ہے، اس کا دسترخوان کھانے والے کے پاس پہنچ جاتا ہے، ''اللہ'' ہی کھلاتا اور پلاتا ہے ——— 244

باب 34: اللہ ہی الحی، القیوم ہے، نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ انتہا 246

✿ اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے اور وہ ہمیشہ رہنے والا ہے ——— 247

✿ وظیفہ ——— 248

باب 35: ''اللہ'' ہی الکریم، الرحمٰن، الرحیم اور الرؤف ہے، اس سے بڑھ کر کوئی رحمان، رحیم نہیں 249

✿ الرحمٰن کی رحمت کی ہلکی سی جھلک ۝ الرحمٰن نے رحمت فرمانا اپنے ذمہ لے لیا ہے ——— 252

✿ وظیفہ ——— 253

باب 36: ''اللہ'' ہی الغفار، الغفور ہے، اس جیسا کوئی غفور اور غفار نہیں 254

✿ الغفار اور الغفور کی بخشش کے عجب واقعات ۝ وظیفہ ——— 258

باب 37: ''اللہ'' ہی النصیر، المولیٰ اور الوکیل ہے اس جیسا کوئی مددگار نہیں 259

✿ وظیفہ ——— 253

باب 38: ''اللہ'' الجبار، القہار ہے، اس جیسا کوئی جبار اور قہار نہیں 262

✿ بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو زیبا ہے ——— 264

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک متکبر کی قیامت تک کیلئے سزا ---------- 264

باب 39: اللہ ہی القادر ہے اس جیسی کوئی قدرت رکھنے والا نہیں 266

اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے نافذ کرنے پر پوری طرح قادر ہے ---------- 267

باب 40: اللہ تعالیٰ ہی حاکم ہے، اس کے سوا کسی کا حکم نہیں چلنا چاہئے 268

ذمہ داری اہل لوگوں کو دینا چاہئے ---------- 269

اہل منصب کو فیصلہ کرتے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھنا چاہئے ---------- 269

ذمہ دار حضرات سے اختلاف ہو جائے تو ---------- 271

اللہ تعالیٰ کے حکم کو نافذ نا کرنے والے درجہ بدرجہ مجرم ہوں گے ---------- 272

باب 41: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نفع، نقصان کا مالک نہیں 275

اللہ تعالیٰ اگر آپ ﷺ کو تکلیف دینا چاہے تو اس تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہو سکتا ---------- 275

اولیاء کرام اپنے بھی نفع و نقصان کے مالک نہیں ہوتے ---------- 276

اللہ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے ○ انبیاء کرام کا اپنی قوم کو چیلنج ---------- 277

نبی ﷺ کا اہلِ مکہ اور اپنے چچا گرامی کو جواب ---------- 278

باب 42: اللہ تعالیٰ ہی غیب جانتا ہے، اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا 280

غیب کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں ○ اللہ تعالیٰ کے لیے پوشیدہ اور ظاہر برابر ہیں 281

فوت شدگان نہیں جانتے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا ---------- 281

ماں اپنے رحم کے بارے میں نہیں جانتی ○ کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی ---------- 282

کسی کو علم نہیں کہ کل اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ---------- 282

کوئی نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی ---------- 283

باب 43: انبیائے کرام علیہم السلام اور نبی آخر الزمان ﷺ غیب نہیں جانتے تھے 284

نبی ﷺ کا اعلان اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بہت کچھ جمع کر لیتا ---------- 284

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام اور نبی علیہم السلام اُتنا ہی جانتے تھے جتنی ان کی طرف وحی کی جاتی تھی ـــــ 285
نبی علیہ السلام غیب جانتے تھے تو پھر آپ ﷺ سے بار، بار کس غیب کی نفی کرائی گئی ہے 287
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان کہ جو یہ کہے کہ نبی ﷺ غیب جانتے تھے وہ جھوٹ بولتا ہے 288
باب 44: سرورِ گرامی ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام بشر اور عبد تھے 289
جولوگ انبیاء کرام کو بشر نہیں مانتے حقیقت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں جانتے ـــ 290
تمام انبیاء کرام علیہم السلام کھانے پینے اور چلنے پھرنے والے انسان تھے ـــــــ 291
انبیاء علیہم السلام کا اقرار کہ ہم بحیثیت انسان تمہارے جیسے بشر ہیں ـــــــ 291
انبیاء کرام کو بشر اور عبد تسلیم نہ کرنے والوں کے بارے میں ربِ ذوالجلال کا انتباہ ـــــ 292
باب 45: اللہ تعالیٰ اپنے علم، اختیار اور اقتدار کے اعتبار سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہے، دوسرا کسی انداز میں حاضر و ناظر نہیں 293
نبی ﷺ مریم (علیہا السلام) کی کفالت اور موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور کے پاس ہونے کے وقت موجود نہیں تھے ـــــــ 295
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے چین ہو کر نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنا ـــــــ 296
باب 46: اللہ تعالیٰ ہی دنیا اور آخرت کا مالک ہے اس کے سوا کوئی حقیقی مالک نہیں 298
اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ بتاؤ آج کس کی بادشاہی ہے؟ ـــــــ 300
باب 47: سفارش ہو گی مگر ربِ ذوالجلال کی اجازت سے 301
قیامت کے دن کون کس کی سفارش کرے گا؟ ـــــــ 302
اولاد اپنے والدین کے لیے سفارش کرے گی ـــــــ 306
قرآن مجید اور روزہ سفارش کریں گے ٥ شہید کی سفارش ٥ حجرِ اسود بھی سفارش کرے گا 307
نمازی حضرات کی جہنمیوں کیلئے سفارش اور ربِ کریم کی رحمت کی انتہا ـــــ 308

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے والوں کی گردنوں پر مہریں لگا دی جائیں گی ۔۔۔۔ 308

باب 48: مشرک اور کافر کی کوئی سفارش نہیں کر سکے گا 311

رسول کریم ﷺ کی منافق کے لیے دعا قبول نہ ہوئی ۔۔۔۔ 312

حضرت نوح علیہ السلام کی سفارش ان کے بیٹے کے حق میں منظور نہ ہوئی ۔۔۔۔ 314

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سفارش اپنے باپ کے حق میں مستجاب نہ ہوگی ۔۔۔۔ 314

باب 49: کلمۂ طیبہ اور عقیدۂ توحید کی برکات 317

کلمہ مبارکہ کے بارے میں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹوں کو وصیت ۔۔۔۔ 319

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے خاص وظیفہ طلب کرنا ۔۔۔۔ 320

کلمہ طیبہ حالت جنگ میں بھی انسان کو تحفظ فراہم کرتا ہے ۔۔۔۔ 320

کلمہ طیبہ سب گناہوں پر بھاری ہوگا ۔۔۔۔ 322

نبی ﷺ کا فرمان کہ پہلے کلمہ پڑھو اور پھر جہاد کرو ۔۔۔۔ 323

گناہ کے ۹۹ رجسٹروں پر اکیلا کلمہ طیبہ بھاری ہوگا ۔۔۔۔ 323

محشر میں اجازت ملنے کے باوجود موحد، اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے رہیں گے ۔۔۔۔ 325

کلمہ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ نظر کرم سے دیکھتا ہے ۔۔۔۔ 325

محشر کے میدان میں عقیدۂ توحید کی برکت ۔۔۔۔ 325

باب 50: شرک کے نقصانات 327

اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ میں نے شرک معاف نہیں کرنا ۔۔۔۔ 327

اٹھارہ انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر فرمایا کہ اگر وہ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے 327

رب ذوالجلال کا فرمان کہ اگر آپ ﷺ شرک کریں تو آپکے اعمال بھی ضائع کر دیئے جائیں گے

اگر تو شرک نہ کرتا ۔۔۔۔ 328

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 51: مشرکینِ مکہ کا عقیدہ اور اُن کی غلط فہمیاں 331
شرک کی پہلی بنیاد ○ شرک کرنے والے کو جھوٹا اور ناشکرا کیوں کہا گیا ہے 333
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد نہیں کرسکتا 335
باب 52: شرک کی کوئی دلیل نہیں 339
دلیل کے لیے مختلف الفاظ ○ اگر شرک کی دلیل ہے تو اسے پیش کرو 340
باب 53: شرک کرنے والوں کی خدمت میں چند سوال اور ان کے جواب 341
جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم نے کہا میرا تو کلیجہ پھٹ چلا تھا 344
باب 54: شرک کرنے والوں کا مزاج اور اُن کا ردِّ عمل 346
باب 55: اللہ تعالیٰ کی صفات کا حقیقی تصور 349
باب 56: اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ نما ہے، وہ اپنی ذات کے اعتبار سے ہر جگہ موجود نہیں ہوتا 350
اِستواء کا معنیٰ......... سلف صالحین کا اتفاق 351
معراج مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے عرش پر ہونے کا بیّن ثبوت ہے 353
ائمہ کرام کا موقف ○ انسانی فطرت کا تقاضا 355
باب 57: عقیدہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی حقیقت اور حیثیت 356
اس عقیدے کے بارے میں بالخصوص اعلیٰ حکام کی غلط فہمی 356
خدائی نظام کے بارے میں صوفیاء کرام کی خود ساختہ تقسیم 357
غوث، قطب، اوتاد، ابدال اور نقیب کا معنیٰ اور شرک کی انتہا 357
بعض صوفیاء کرام کا عقیدہ شرک پر مبنی تھا 359

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ اخلاص توحید باری تعالیٰ کا مرقع ہے ________

اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے عقیدہ کا ابطال 361

علامہ اقبال کا اس عقیدہ کے بارے میں فرمان ________ 363

عقیدۂ وحدت الوجود کی غلط فہمی کی بنیاد ________ 364

یہ عقیدہ بدترین گناہ بھی ہے اور سنگین جرم بھی ________ 360

باب 58: عقیدۂ توحید کے منطقی نتائج اور اس کے انسانی زندگی پر اثرات 368

اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا عقیدہ اور اس کا تقاضا ○ عقیدۂ توحید مثبت سوچ کا ___ 368

اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے تقاضے ○ شکرِ الٰہی کے اخلاق پر اثرات ________ 370

اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے اثرات ○ استقامت اور مستقل مزاجی ________ 374

نبی ﷺ کا وظیفۂ شکر ________ 372

فکری وحدت اور اتحاد ○ سکون اور اطمینان ________ 375

توکل اور خود اعتمادی ○ بہادری اور انکساری ________ 378

عقیدۂ توحید خود احتسابی کا سبق دیتا ہے ________ 380

انقلابی فکر اور کردار میں تبدیلی ○ اخلاص عمل اور اس کے نتائج ________ 383

باب 59: نبی معظم ﷺ کی دعوت کا ردّ عمل 384

نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشرکین کے مذاق اور ان کے جواب ________ 385

رسول کریم ﷺ پر لگائے جانے والے الزامات اور ان کے جواب ________ 387

باب 60: داعی الی اللہ کے لیے ہدایات 390

گالی کا جواب گالی سے نہیں دینا ○ داعی کو ہلکے پن سے بچنا چاہیے ________ 390

داعی کو کس قدر حوصلہ مند اور صبر کرنا چاہیے ________ 391

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئینہ کتاب

توحید باری تعالیٰ ہمیشہ سے ایمان اور دین کی بنیاد (Base) رہی ہے اور یہی انبیائے کرام کی دعوت تھی اور ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ معبودانِ باطلہ کی نفی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات، اسماء، صفات کا اقرار اور اس کا اظہار کیا جائے، اسی پر ہی آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے۔ دین عقیدۂ توحید کے تقاضوں کو انسان کے رگ و پے میں راسخ کرنے اور اسے ظاہر اور باطن پر نافذ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہی امتِ مسلمہ کے وقار اور اقبال کا سرچشمہ ہے۔ اسی نے امت کو ایک سلک (Silk) میں پرو کر، ناقابلِ تسخیر بنایا تھا، اس میں ہی قوت اور سطوت کا راز مضمر ہے۔ باقی نیک اعمال اس کے نتائج اور ثمرات ہیں۔ جس طرح درخت کی ابتدا اس کے بیج سے ہے، اسی طرح اعمال سے پہلے عقیدہ مقدم اور اہم ہے۔ جس طرح بیج کے بغیر درخت، روح کے بغیر جسم اور بنیاد کے بغیر عمارت کا تصور نہیں کیا جا سکتا یہی حیثیت دین میں عقیدۂ توحید و رسالت کو حاصل ہے۔ اس عقیدے کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کی بخشش کا حقدار نہیں ہو پائے گا اور نہ ہی نبی آخر الزمان ﷺ کی محبت اور تابعداری کا حق ادا کر سکتا ہے۔ لہٰذا دینِ اسلام کا مرکزی محل توحید باری تعالیٰ ہے اور نبوت ہمیشہ سے اس کی قولاً فعلاً ترجمان رہی ہے۔ جس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں اسی عنوان کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

میں نے سلسلۂ تحریر میں اس بات کا مسلسل خیال رکھا کہ اس عظیم ترین عنوان پر مبنی دستاویز میں فرقہ واریت کی بجائے حکمت اور خیر خواہی کا اسلوب اختیار کیا جائے کیوں کہ مسلمان بالخصوص ایک مبلغ کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ شرک کی مدلل اور پرزور تردید کرتے ہوئے اخلاق، بصیرت اور خیر خواہی کا دامن نہ چھوڑنے پائے۔ اس لیے کہ ربِ ذوالجلال صرف اہل توحید کا رب نہیں وہ سب کا رب ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ اس بنا پر اس یادداشت میں ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ نرم اور انداز بیان ہمدردی اور خیر خواہی لیے ہوئے ہو۔ وجہ یہ ہے کہ کٹر مذہبی (Die-hard Religiose) طبقہ کو مخاطب کرنے اور ان سے تقابل کا منظر پیش کرنے کی بجائے ایجوکیٹڈ (Educated) طبقہ کو سامنے رکھا گیا ہے۔ یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ توحید اور شرک کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام کو توحید کی برکات اور شرک کے اعتقادی، اخلاقی، معاشرتی اور اخروی نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رہی کہ کتاب مختصر مگر جامع ہونے کے ساتھ آسان ہو۔ اب پڑھنے والے حضرات ہی فیصلہ فرمائیں کہ مجھے اس کوشش میں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔

قرآن مجید کے فرمان کے مطابق جن وانس کی تخلیق کا مقصد رب تعالیٰ کی عبادت قرار پایا ہے۔ عبادت کا مقصد صرف پرستش ہی (worship devotion) نہیں بلکہ اس کا مدعا یہ ہے کہ پوری زندگی کو مالک حقیقی کی غلامی میں لایا جائے۔ ایسی بندگی اور غلامی کہ جس کے اثرات اپنے آپ اور پورے معاشرے پر نمایاں دکھائی دیں۔ کیونکہ توحید صرف عقیدہ، نظریہ، مذہبی اختلاف اور علم کلام کا نام نہیں یہ تو انقلابی فکر وعمل کی دعوت ہے۔ جس سے انسان کی روحانی اور دینوی زندگی کا نظام مرتب ہوتا ہے۔ اس سے بندے اور اس کے خالق کے درمیان حقیقی اور قریبی تعلقات استوار ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ توحید اس وقت کامل نہیں ہوسکتی جب تک شرک کی نفی بلکہ اس سے شدید نفرت نہ کی جائے۔ مسلمان کو جس قدر توحید کی معرفت، اس کے ساتھ محبت اور شرک سے نفرت ہوگی، اتنا ہی اپنے رب کا محبوب اور اس کے قریب ہوگا۔ یہی فطرتِ سلیم کا تقاضا ہے کہ انسان جس برتن میں کھائے تو اس کا پاک، صاف ہونا ضروری ہے۔ یہ بھی طبعی اصول ہے کہ آدمی کی سوچ ہی اس کے عمل کی بنیاد ہوا کرتی ہے، اگر سوچ مثبت ہے تو فکر وعمل بھی مثبت ہوں گے۔ بصورت دیگر سوچ منفی ہوگی اور عمل بہرصورت اثبات سے تہی دامن ہوگا کیونکہ باطل دوئی پسند ہے اور حق لاشریک ہے۔ قیامت کے دن ایسے شخص کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا۔

> ''نبی ﷺ فرما دیجیے کہ بے شک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے تسلیم کرنے والوں میں ہوں۔''(پ۸، الانعام: ۱۶۲، ۱۶۳)
>
> ''فرما دیں یہی میرا راستہ ہے کہ میں پوری بصیرت کے ساتھ ''اللہ'' کی طرف بلاتا ہوں، میں اور جنہوں نے میری پیروی کی ہے، وہ بھی کہ ''اللہ'' پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''(پ۱۳، یوسف: ۱۰۸)

میاں محمد جمیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانی فطرت کا آغاز توحید باری تعالیٰ سے

بعض دانشور یہ سمجھتے اور کہتے ہیں کہ انسان پیدائشی طور پر تاریکی اور شرکیہ ماحول میں پیدا ہوا ہے۔ اس نے آہستہ آہستہ اور نسل در نسل اپنے خالق کو پہچانا ہے۔ یہ غلط نظریہ انگلش لٹریچر میں منظم طریقے کے ساتھ پھیلایا گیا۔ اسی نظریے کی بنیاد پر عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ انسان تخلیقی طور پر گناہگار پیدا ہوا ہے۔ قرآنِ مجید اس نظریے اور معلومات کی نفی کرتے ہوئے، اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ انسان اپنی تخلیق کے وقت ہی پوری طرح توحید باری تعالیٰ کے تصور سے آشنا تھا۔ اسے اپنے خالق کی پہچان اور اس کا اعتراف کرتے ہوئے ذرہ برابر تامل نہ ہوا۔

﴿وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ﴾ (پ۹، الاعراف:۱۷۲)

''اور جب آپ کے رب نے آدم علیہ السلام کی اولاد سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں انہی پر گواہ بنایا، اور فرمایا کیا میں تمہارا ''رب'' نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ ہی ہمارے ''رب'' ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن کہو کہ ہم اس سے غافل تھے۔''

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَخَذَ اللهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِي عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ» (رواہ احمد: باب مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما [صحیح])

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا فرمان ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ساری اولاد نکالی جو چیونٹیوں کی طرح تھی۔ پھر ان سے نعمان ❶ یعنی عرفہ کے مقام پر عہد لیا اور ان سے کلام فرمایا۔ فرمایا: کیا میں تمھارا ''رب'' نہیں ہوں؟ سب نے اقرار کیا کیوں نہیں ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔ فرمایا: قیامت کے دن یہ نہ کہنا کہ ہم اس عہد سے غافل تھے یا کہو کہ شرک ہمارے آباؤ اجداد نے کیا تھا اور ہم ان کی اولاد تھے، کیا آپ ہمیں باطل کام کرنے والوں کی وجہ سے ہلاک کرتے ہیں۔''

«عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ ﴿فِطْرَتَ اللهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾» (رواہ البخاری: کتاب التفسیر، باب لا تبدیل لخلق اللّٰہ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح چوپائے اپنے بچے کو تام الخلقت پیدا کرتے ہیں۔ کیا ان میں سے کسی بچے کو کان کٹا پاتے ہو؟ ❷ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''اللہ'' کا طریقہ ہے جس پر ''اللہ'' نے لوگوں کو پیدا کیا ہے ''اللہ'' کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہو سکتی یہ بالکل ٹھیک اور اٹل ضابطہ ہے۔''

قرآن مجید کے فرمان اور سلیم الفطرت (Prudent mind) انسان کے وجدان اور معرفت کے مطابق اللہ تعالیٰ اس وقت بھی تھا جب کچھ نہیں تھا اور وہ اس وقت بھی ہوگا جب کچھ نہ ہوگا۔ سادہ الفاظ میں جس طرح اس کی ذات کی ابتدا اور انتہا نہیں، اسی طرح اس کی توحید کی

❶ نعمان عرفات میں ایک جگہ کا نام ہے۔

❷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مقصد یہ ہے جس طرح صحیح پیدا ہونے والے بچے کے کان کاٹتے ہیں اسی طرح والدین بچے کی فطرت بدل دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتداء اور انتہاء نہیں۔ تاہم انسان اور مخلوق میں عقیدۂ توحید کا تصور اس وقت پیدا ہوا جب اللہ تعالیٰ نے انسان اور مخلوق کو پیدا فرمایا۔ مخلوق جاندار ہو یا بے جان۔ جوں ہی کسی چیز کو معرض وجود میں لایا جاتا ہے تو اسی وقت اس میں خالق حقیقی کا تصور ودیعت (Inherent) کر دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے توحید پوری مخلوق کا طبعی اور فطری اقرار ہے۔

﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝﴾

(پ۲۷، الحدید:۳)

''وہی اوّل ہے اور وہی آخر ہے اور ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

﴿سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝﴾

(پ۲۷، الحدید:۱)

''زمین اور آسمانوں میں جو چیز ہے، وہ ''اللہ'' کو یاد کرتی ہے کہ وہ زبردست اور خوب حکمت والا ہے۔''

﴿يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝﴾

(پ۲۸، الجمعہ:۱)

''ہر چیز ''اللہ'' کی تسبیح کرتی ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، وہ بادشاہ، نہایت پاک، غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔''

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝﴾

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۴۴)

''ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب ''اللہ'' کی پاکی بیان کرتے ہیں، ہر چیز اس کی لائق شان تسبیح کرتی ہے، لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ نہایت بُردبار بہت بخشنے والا ہے۔''

﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ (پ۳، البقرہ:۲۱۳)

''ابتدا میں لوگ ایک ہی امت تھے پھران میں اختلافات پیدا ہوئے۔''اللہ'' نے انبیاء کو خوش خبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ حق پر مبنی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ لوگوں کے اختلافی معاملات کا فیصلہ کریں۔ باہمی ضد کی وجہ سے ان لوگوں نے اس میں اختلاف کیا جن کے پاس پہلے سے دلائل پہنچ چکے تھے۔لیکن ''اللہ'' نے ایمان والوں کی اس اختلاف میں حق کی طرف راہنمائی فرمائی۔''اللہ'' جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔''

اہلِ تاریخ اور مفسرین نے لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت ادریس علیہ السلام کی وفات تک تمام انسان نظریہ توحید پر قائم رہتے ہوئے ایک امت اور برادری کی طرح زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس کے بعد لوگوں میں شرک پھیلنے لگا۔شرک کے پھیلاؤ کے ساتھ ہی لوگ ایک دوسرے سے دور اور منتشر ہوتے چلے گئے کیونکہ توحید وحدت کا سبق دیتی ہے اور شرک انتشار کا سبب بنتا ہے۔تب لوگوں کی ہدایت اور انہیں یکجا رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان ہزاروں سال کا دورانیہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو اس وقت نبوت سے سرفراز فرمایا جب ان کی قوم کے لوگ مجسموں کے پجاری بن چکے تھے۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ. أَمَّا وُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ. وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْجُرْفِ عِنْدَ سَبَا. وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ. وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ. لآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ. فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا. وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ»

(رواه البخاري: باب ﴿وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ﴾)

''نوح علیہ السلام کی قوم جن بتوں کی پوجا کیا کرتی تھی بعد میں لوگ انہیں عرب میں لے آئے۔ دومۃ الجندل والوں نے وڈ کو اپنا معبود بنا لیا اور سواع کو ھذیل والوں نے، یغوث کو مراد قبیلے والوں نے اور ان کے بعد بنی غطیف نے اُسے سبا بستی میں جرف مقام پر رکھا، یعوق کو ہمدان والوں نے اور نسر کو قبیلہ حمیر نے اپنا معبود بنا لیا، یہ ذی الکلاع کی اولاد تھے۔ یہ تمام نام نوح علیہ السلام کی قوم کے برگزیدہ لوگوں کے تھے، جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں القاء کیا۔ انہوں نے بزرگوں کے مجسموں کو اس جگہ پر نصب کیا، جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے اور ان کے نام نیک لوگوں کے ناموں پر رکھ دیئے گئے، پہلے لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے جب صحیح العقیدہ لوگ فوت ہو گئے تو ان کے بعد آنے والوں نے ان مورتیوں کی عبادت شروع کر دی۔''

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان اور اسلام

ایمان کا معنیٰ ہے کسی حقیقت کو مان کر پھر اس میں شک نہ کرنا۔دین کی اصطلاح میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دل کی اتھاہ گہرائی سے ماننا، زبان کی سچائی کے ساتھ اقرار کرنا اور انکے ارشادات پر اپنی ہمت و استعداد کے مطابق عمل پیرا ہونا ہے۔نبی ﷺ نے ایمان کے بنیادی مطالبات اور واجبات کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ایمان کی مثال ایسے بیج کی ہے جس سے ایسا تن آور درخت جنم لیتا ہے جو ہر حال میں اپنی ہریالی کو قائم رکھے ہر موسم میں پھل آور' سدابہار اور ہر سو اپنی مہک سے فضا کو معطر کیے رکھتا ہے۔آدمی میں ایمان ہی سے نیکی کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ایمان کی کمی بیشی کے ساتھ ہی عمل میں اضافہ اور کمی ہوتی رہتی ہے۔ایمان کی بنا پر ہی آدمی سب کچھ قربان کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔اسی لیے انبیاء کرام ﷺ ایمان پر سب سے زیادہ زور دیا کرتے تھے۔نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایمان کے ستر اجزاء ہیں ان میں بنیادی اور مرکزی جز کلمہ شہادت کا اقرار، اظہار اور اس کے تقاضے پورے کرنا ہے۔اسلام کے بنیادی ارکان پر گامزن ہونا اور لوگوں کی خیرخواہی کرنا ایمان کے اجزاء ہیں۔ایمان ہی روحانی طاقت کا سرچشمہ اور اسلام پر عمل کرنے کا محرک ہے۔

''حضرت عمر بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے ہمارے سامنے ایک ایسا شخص آیا جس کا لباس بالکل سفید، بال نہایت ہی سیاہ اور اس پر سفر کے اثرات دکھائی نہیں دیتے تھے۔ہم میں سے کوئی بھی اسے پہچان نہ سکا۔وہ آتے ہی نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ گھٹنے ملا کر اور اپنے ہاتھوں کو آپ کی رانوں پر رکھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔ارشاد ہوا۔اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور اگر پہنچنے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم نے اس بات پر تعجب کیا کہ پوچھتا بھی ہے اور اس کی تائید بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن، اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔ وہ آپ ﷺ کی تائید کرتے ہوئے پھر احسان کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ ارشاد ہوا تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے دیکھ نہیں پاتا تو وہ تجھے یقیناً دیکھ رہا ہے۔

• وہ آخری سوال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتلایا جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس سے قیامت کے متعلق پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا مجھے اس کی نشانیوں سے ہی آگاہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی، تم دیکھو گے ننگے پاؤں برہنہ بدن نہایت غریب بکریوں کے چرواہے بڑے بڑے محلات بنانے پر فخر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں [1] جب وہ چلے گئے تو میں کچھ دیر آپ کے پاس ٹھہرا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر! کیا جانتے ہو سوالات کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھلانے کے لیے آئے تھے۔" (رواہ مسلم: باب معرفۃ الایمان والاسلام والقدر والاعلامۃ الساعۃ)

تقدیر کا معنٰی ہے اندازہ کرنا "اللہ" علیم وخبیر کا اندازہ غلط نہیں ہو سکتا۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کے اس علم کا نام ہے جو اس نے کائنات کی ہر چیز اور انسانوں کے ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں لکھ دیا ہے کہ انسان نے کس جگہ اور کب پیدا ہونا ہے؟ کہاں اس نے زندگی گزارنی ہے، انسان کن حالات و واقعات سے دوچار ہوگا؟ بالآخر اس کا انجام کیا ہونے والا ہے؟ رسول معظم ﷺ کے فرمودات سے واضح ہے کہ انسان نے جو بھی اچھے و برے کام کرنے ہیں حتی کہ اس کا کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، بیماری اور تندرستی سب کچھ پہلے سے تحریر شدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم

[1] قیامت کے قریب دولت کی ریل پیل اور بے حیائی عام ہو جائے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامل، اکمل، اتنا جامع اور وسیع وعریض ہے جو غلط نہیں ہو سکتا۔

سرورِ گرامی ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کو تقدیر کے بارے میں زیادہ جستجو نہیں کرنی چاہیے۔ بلاشبہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان زمین و آسمانوں' صحراؤں' دریاؤں' فضاؤں اور پہاڑوں کے مقابلہ میں ایک چھوٹی سی مخلوق ہے گویا کہ کائنات کے اجزاء اور عناصر میں انسان بھی ایک چھوٹا سا عنصر ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اپنے وجود اور علم و شعور کے حوالے سے انسان کا حدود اربعہ نہایت ہی مختصر ہے۔ اس لئے کہ اسے محدود علم سے ہی نوازا گیا ہے۔ وہ کائنات کے خالق و مالک اور علام الغیوب کے علم کو پوری طرح کیسے سمجھ سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے وسیع وعریض علم یا اس کے فیصلے کو سمجھنے کا دعویٰ کرنا ایسا ہے جس طرح کوئی سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کو سمندر کہنے کی حماقت کا اظہار کرے۔ تاہم انسانی حد تک تقدیر کے علم کو تھوڑا بہت سمجھنے کے لئے ماں باپ اور اولاد کے رشتے کی مثال سے سمجھا جا سکتا ہے۔ ماں باپ اپنے لخت جگر' نورِ چشم سے کتنی محبت' الفت' شفقت و پیار اور اس کی تربیت و پرورش کے لئے کس قدر ایثار و قربانی کرتے اور فکرمند ہوتے ہیں۔ تاکہ ان کا بیٹا ہر قسم کی پریشانیوں اور مشکلات سے محفوظ رہے اور کامیاب ہو جائے۔ ان کی خواہشوں' آرزوؤں' دعاؤں اور کوششوں کے باوجود بیٹا بگڑتا ہی جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڑا ہو کر ڈاکہ زنی اور تخریب کاری میں ملوث ہو جاتا ہے۔ اس کا بوڑھا باپ اپنی ڈائری میں لکھ دیتا ہے کہ اگر بیٹا ان کاموں سے باز نہ آیا تو اس کا مقدر پھانسی کا پھندہ ہوگا۔ بدقسمتی سے اس کا بیٹا پھانسی کے پھندے سے لٹک جاتا ہے۔

- کیا نافرمان بیٹا کہہ سکتا ہے کہ میرے باپ نے تو پہلے سے لکھ چھوڑا تھا اور یہ پھانسی اس کے لکھنے کی وجہ سے ہے؟
- کیا بیٹے کی پھانسی میں باپ کی تحریر کا کوئی عمل دخل ہے؟
- کیا باپ کا لکھنا جرم بن سکتا ہے اور بیٹا اس ڈائری کو بہانہ بنا سکتا ہے؟
- کیا ماں باپ اس کی پھانسی کے درپے اور اس پر خوش ہو سکتے ہیں؟

اسی طرح ایک اندھا مسافر ایسے راستے پر چل رہا ہے کہ جس کے آگے ایک خطرناک کنواں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ایک خیر خواہ اندھے کو پوری دل سوزی کے ساتھ سمجھانے اور روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اندھا اس کی بات ماننے کی بجائے منہ بسورے اور گردن اٹھائے کنویں کی طرف دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ سمجھانے والے نے اسے بچانے کی بہت کوشش کی لیکن نا بینا رکنے کا نام نہیں لیتا۔ سمجھانے والا ایک تحریر لکھ کر اندھے کی جیب میں ڈال دیتا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر واپس نہیں پلٹے گا تو تیرا کنویں میں گرنا یقینی ہے چند قدموں کے بعد اندھا منہ کے بل کنویں میں جا گرتا ہے۔

(۱) کیا اندھا کہہ سکتا ہے کہ اُسے اس آدمی نے گرایا ہے؟

(۲) کیا وہ اس کی تحریر کی وجہ سے کنویں میں گرا ہے؟

(۳) کیا اس رُقعہ نے اندھے کو دھکا دیا ہے؟

کوئی کج بحثی سے ہٹ کر مسئلہ تقدیر کو سمجھنا چاہے تو یہ دو مثالیں اس کے لیے کافی رہنمائی کر سکتی ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کے باوجود نہیں سمجھنا چاہتا تو اس کے پاس ان سوالات کا کیا جواب ہوگا؟

- کیا اللہ تعالیٰ ماں باپ سے کئی گنا زیادہ مہربان نہیں؟
- پیغمبروں کی بعثت اور کتب آسمانی کے نزول کا مقصد کیا سمجھنا چاہیے؟
- اللہ تعالیٰ کا انسان کو نزع کے وقت تک معاف کرتے رہنے کا کیا مقصد ہے؟۔
- ایک نیکی کو سات سو گنا سے بڑھا دینے کا کیا معنیٰ؟ کیا خاکم بدہن رب کریم نے یہ ساری کوششیں، شفقتیں، بخششیں اور ہدایات برائے نام اور محض دکھلاوے کے لئے دیں اور بیان فرمائی ہیں؟

ایسا سوچنا اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کی توہین، آسمانی کتابوں کی تکذیب، رب کریم کی رحمتوں کی ناشکری اور اس کی عطاؤں کی بدترین ناقدری ہے۔ لہٰذا تقدیر اللہ تعالیٰ کا علم ہے جو انسان کو برائی کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ اس کا بہانہ بنانے والے نہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ وہ فہم و دانش کا بھی منہ چڑاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کی تین اقسام

توحید کا لغوی معنیٰ:

عربی ڈکشنری کے اعتبار سے توحید کا لفظ وحدت سے بنا ہے جس کا معنیٰ ایک کو ماننا اور اس سے زیادہ کا انکار کرنا ہے۔

شرعی اور اصطلاحی مفہوم:

شریعت کی اصطلاح (Term) میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ''اللہ تعالیٰ اپنی ذات، اسماء و صفات اور عبادات میں اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی اس کے ہم پلہ ہے اور نہ کوئی اس کا ہم مثل اور جز ہے۔

علماء کی اکثریت نے توحیدِ باری تعالیٰ کو سمجھنے، سمجھانے اور اس کی تعلیم و تعلّم کے لئے اسے تین اقسام میں بیان فرمایا ہے: ① توحیدِ اسماء و صفات۔ ② توحیدِ ربوبیّت۔ ③ توحیدِ الوہیّت۔

عقیدۂ توحید کا جامع مفہوم:

عقیدے پر بحث کرنے والے علماء کرام نے اس توحیدِ باری تعالیٰ کی ان الفاظ میں تشریح فرمائی ہے:

> ''ہم اللہ رب العزت کی توحید پر اعتقاد رکھتے ہوئے، اسی کی توفیق سے عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایک ہے اور بے مثل ہے اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی شے اس کی مثل نہیں اور کوئی اللہ تعالیٰ کو کمزور اور عاجز نہیں کر سکتا، اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ابتدا سے ہے۔ اس کے وجود کے لئے کوئی ابتدا نہیں، وہ زندہ جاوید ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی ذات کو فنا اور زوال نہیں ہے۔ اس کے ارادہ اور اذن کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ انسانی عقل و فراست اس کی ذات کا ادراک نہیں کر سکتی۔ اس کی مخلوق کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے قائم رہنے والا ہے، نیند سے پاک ہے، وہ بغیر کسی واسطے کے خالق ہے، وہ بغیر کسی محنت کے رازق ہے، وہ بغیر کسی مشقت کے دوبارہ زندہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اپنی صفاتِ کاملہ سے متصف تھا، ہے اور رہے گا۔ اس نے کسی سے کوئی ایسی صفت حاصل نہیں کی جو اُسے پہلے سے حاصل نہ تھی۔ جس طرح ازل میں وہ صفاتِ اُلوہیت سے متصف تھا اسی طرح ابد تک بغیر کمی بیشی کے متصف رہے گا۔ اس نے اپنے لئے خالق اور باری کا نام مخلوقات اور کائنات کی پیدائش کے بعد حاصل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کو ربوبیّت کی صفت اُس وقت بھی حاصل تھی، جب کوئی پرورش پانے والا نہ تھا اور اُسے خالق کی صفت اُس وقت بھی حاصل تھی جب کسی مخلوق کا وجود نہ تھا، وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی خالق کے نام کا مستحق تھا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، ہر چیز اُس کی محتاج ہے، ہر حکم اور کام اس کے لئے آسان ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں، اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس نے مخلوق کو اپنے علم کے مطابق پیدا کیا ہے، اس نے مخلوق کے لئے ابتدا ہی سے ہر چیز کا اندازہ اور پیمانہ مقرر کر رکھا ہے، اس نے ان کی موت کا وقت مقرر کر دیا ہے۔ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی اُس سے کوئی شے پوشیدہ نہیں تھی، اُسے ان کی تخلیق سے قبل ہی علم تھا کہ یہ لوگ پیدا ہونے کے بعد کیا کریں گے۔ اس نے انہیں اپنی اطاعت کا حکم دیا اور اپنی نافرمانی و سرکشی سے منع کیا ہے۔ ہر چیز اس کی مشیّت اور تقدیر کے مطابق چلتی ہے اور اسی کی مشیت و ارادہ نافذ ہوتا ہے۔ وہ ان کے لئے جو چاہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔ وہ جسے چاہے اپنے فضل سے ہدایت کی توفیق دیتا ہے، اور نافرمانی سے بچاتا ہے اور معاف کرتا ہے اور وہ جسے چاہے گمراہی کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت دیتا اور جسے چاہے اس کے گناہوں کی وجہ سے ذلیل کرتا ہے۔

اس کا کوئی مدمقابل نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اس کے فیصلہ کو کوئی رد کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا نہیں، اس کے حکم کے سامنے کسی کا بس نہیں چلتا اور کوئی اس کے امر پر غالب آنے والا نہیں، ہم ان تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ اُس کی طرف سے ہے۔ وہ مخلوق کا خالق، مالک، رازق اور بادشاہ ہے۔''

(شرح العقيدة الطحاوية: عبد الرحمن بن ناصر البراك)

امام غزالی رحمہ اللہ اور عقیدۂ توحید:

«أَنَّهُ فِي ذَاتِهِ وَاحِدٌ لَا شَرِيكَ لَهُ فَرْدٌ لَا مَثِيلَ لَهُ صَمَدٌ لَا ضِدَّ لَهُ مُنْفَرِدٌ لَا نِدَّ لَهُ وَأَنَّهُ وَاحِدٌ قَدِيمٌ لَا أَوَّلَ لَهُ أَزَلِيٌّ لَا بِدَايَةَ لَهُ مُسْتَمِرُّ الْوُجُودِ لَا آخِرَ لَهُ أَبَدِيٌّ لَا نِهَايَةَ لَهُ قَيُّومٌ لَا انْقِطَاعَ لَهُ دَائِمٌ لَا إِنْصِرَامَ لَهُ لَمْ يَزَلْ مَوْصُوفًا بِنُعُوتِ الْجَلَالِ لَا يُقْضَى عَلَيْهِ بِالْإِنْقِضَاءِ وَالْإِنْفِصَالِ بِتَصَرُّمِ الْآبَادِ وَانْقِرَاضِ الْآجَالِ بَلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ»

(قواعد العقائد: مقدمه)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یکتا ہے جس کا کوئی مثل نہیں، بے نیاز ہے جسے کوئی حاجت نہیں، منفرد ہے، اس جیسا کوئی نہیں، وہ اکیلا اور ہمیشہ سے ہے، جس سے پہلے کوئی نہیں، وہ ازل سے ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اس کی انتہا نہیں، ہمیشہ قائم اور ہمیشہ رہنے والا ہے جس کو فنا نہیں، وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر اور وہی باطن ہے، وہ ہر چیز کا جاننے والا اور مالک ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید اسماء وصفات

اللہ رب العزت جس طرح اپنی ذات میں اکیلا اور لاشریک ہے۔اسی طرح اپنے اسمائے گرامی اور صفاتِ عالیہ میں بھی اکیلا ، بے مثال اور لاشریک ہے۔

اس لیے اس کے اسمائے عالیہ کا اطلاق اور استعمال مخلوق پر نہیں ہوسکتا۔ وہ نام کے طور پر ہو یا صفت کی صورت میں، عربی میں ہو یا کسی اور زبان میں، اس کے پیچھے کوئی خاص ذہن اور عقیدہ ہو یا عرف اور ساجی طور پر ہو، کسی لحاظ سے بھی کسی زندہ یا فوت شدہ بزرگ کو داتا، لجپال، گنج بخش اور دستگیر جیسے نام اور صفات سے پکارنا جائز نہیں۔اس قسم کے القاب کے ساتھ پکارنے والے حضرات کو عرض کی جائے کہ یہ صفات رب کریم کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتیں۔اس طرح کے نام اور القاب صرف اللہ تعالیٰ کا حق اور شان ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جی نام میں کیا پڑا ہے۔انہیں سمجھایا جائے کہ اگر نام میں کچھ نہیں پڑا تو آپ بزرگوں کو ایسے نام اور القاب کے ساتھ کیوں پکارتے ہیں؟ جو عقیدہ توحید کے منافی ہیں۔کیا نبی اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشرکوں والے نام تبدیل نہیں کیے تھے؟ مثال کے طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پہلا نام بت کے نام پر عبدالعزیٰ تھا۔ آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا، جن کی کنیت ابوبکر اور لقب صدیق رضی اللہ عنہ ٹھہری۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور پہچان اس کے اسمائے مبارکہ اور صفاتِ عالیہ کی تفہیم سے حاصل ہوتی ہے، جس کو ان کی جتنی پہچان اور معرفت حاصل ہوگی وہ اپنے رب کے اتنا ہی قریب ہوگا اور اس کے ساتھ شرک کرنے سے بچے گا۔عقیدۂ توحید کی لطافت اور حساسیّت کی وجہ سے ہی نبی ﷺ نے کسی کو ایسے الفاظ اور القاب سے بلانے سے منع کیا ہے جس میں آقائی اور شرک کا تصور پایا جائے۔ خالق کائنات کے اسمائے مبارکہ اور صفاتِ حسنہ مخلوق کے تصورات سے بہت ہی بلند و بالا اور بالکل مختلف اور ممتاز ہیں۔لہٰذا افضل اور بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام...... رحمٰن، رحیم، کریم، جبار، عزیز ......کی بجائے ''ال'' کے ساتھ الرحمٰن، الرحیم ... لکھے اور بولے جانے چاہئیں۔ بندوں کے نام ال کے بغیر اور نسبت کے ساتھ عبدالرحمٰن، عبدالرحیم، عبدالجبار وغیرہ لکھے اور بولے جائیں۔اور ان الفاظ اور القاب سے بچا جائے جن میں شرک کا شائبہ پایا جاتا ہے۔کیونکہ ارشادِ عالی ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ﴾ (طٰهٰ:۸)

''اللہ'' کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بہترین نام ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَإِنَّ كُلَّكُمْ عَبْدٌ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللهُ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي»(عمل اليوم والليلة للنسائي: باب النَّهي عن أن يقول المملوك لمالكه مولايَ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں کوئی کسی کو میرا بندہ نہ کہے یقیناً تم سب کے سب ''اللہ'' کے بندے ہو، ہاں میرا نوجوان کہہ سکتے ہو، تم میں سے کوئی کسی کو میرا مولیٰ نہ کہے کیونکہ سب کا مولیٰ ''اللہ'' ہے کسی کو میرا سردار کہہ سکتے ہو۔''

توحیدِ ربوبیّت

اللہ تعالیٰ کو اپنا ''رب'' مانتے ہوئے اسے لاشریک سمجھنا، اس پر دل کی اتھاہ گہرائی اور نیت کی صفائی کے ساتھ ایمان لانا اور زبان کی سچائی کے ساتھ اس کا اقرار کرنا۔

توحیدِ ربوبیّت ہے کہ صرف اور صرف خالق، مالک، رازق، حاکم، موت وحیات کا مالک، ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا، نیند، اُونگھ اور ہر قسم کی کمزوری اور نقص سے مبرّا، دعائیں سننے اور قبول کرنے والا، عزت دینے اور ذلت سے دو چار کرنے والا، نفع ونقصان کا مالک، زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرنے والا، نہ کسی کا باپ اور نہ اس کی اولاد، نہ وہ کسی کا جز واور نہ اس کا کوئی حصہ اور جزو ہے۔ پورے نظام کو بلا شرکت غیرے چلانے اور اسے فنا کرنے کا اختیار رکھنے والا ہے۔ نہ اس نے کسی کو اپنی خدائی میں شریک کیا اور نہ ہی اسے ضرورت ہے۔ سادہ الفاظ میں پوری کائنات کا مالک ومختار، حاجت روا، مشکل کشا ہے۔ اس عقیدے اور نظریہ کا نام توحیدِ ربوبیّت ہے۔ ربوبیّت ہی سے اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیّت کو ثابت کیا ہے اور اس کے لیے ایسے عقلی، تخلیقی اور آفاقی دلائل دیئے ہیں کہ اس کی ذات اور صفات کے منکر بھی اس کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چند دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝﴾(پ ۳۰ العلق: ۱، ۲)

''اے نبی ﷺ! اپنے رب کے نام سے پڑھیں، جس نے انسان کو جمے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔''

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ (پ۴، النساء:۱)

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا فرما کر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے۔ اس ''اللہ'' سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بچو۔ یقیناً ''اللہ'' تم پر نگران ہے۔''

﴿ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴾ (پ۲۱، الروم:۵۴)

''اللہ'' وہ ذات ہے جس نے ضعف سے تمہاری تخلیق کی ابتداء کی پھر اس ضعف کے بعد تمہیں قوت بخشی، پھر اس قوت کے بعد تمہیں کمزور اور بوڑھا کر دیتا ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر اختیار رکھنے والا ہے۔''

﴿ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (پ۱، البقرہ:۲۲)

''اس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی نازل فرما کر اس سے تمہارے لیے پھل پیدا کیے جو تمہارا رزق ہیں، جاننے کے باوجود ''اللہ'' کے ساتھ شریک نہ بناؤ۔''

﴿ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شِدَادًا ۝ وَ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۝ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝﴾ (پ ۳۰، النبا: ۱۰ تا ۱۶)

''اور ہم نے رات کو پردہ بنایا اور ہم نے دن کو معاش کے لیے بنایا ہے، اور ہم نے تم پر سات مضبوط آسمان بنائے، ہم نے ایک نہایت روشن چراغ بنایا اور ہم نے بھرے بادلوں سے لگا تار پانی برسایا۔ تا کہ اس کے ساتھ دانے اور سبزہ نکالیں اور گھنے باغ۔''

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (پ ۱۱، یونس: ۳)

''یقیناً تمہارا رب ''اللہ'' ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر متمکن ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرنے والا نہیں، وہی ''اللہ'' تمہارا رب ہے، بس اس کی عبادت کرو۔ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''

توحید ربوبیّت کا ادراک اور شعور ہی آدمی کو رب تعالیٰ کے قریب کرتا اور اسے ہر قسم کے شرک سے بچاتا ہے۔ جسے جتنا توحید ربوبیت کا ادراک ہوگا اتنا ہی وہ شرک سے بچے گا۔

توحید الوہیت

قرآن مجید میں لفظ الٰہ! اللہ تعالیٰ کے نام کے طور پر استعمال ہونے کے ساتھ اور اس کی سب سے بڑی صفت ہے۔ اس کا مرکزی معنٰی وہ ہستی جس کی عبادت کی جائے، اسے توحید الوہیت کہتے ہیں۔ عام فہم زبان میں اسے توحیدِ عبادت بھی کہا جاتا ہے۔ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ عبادت کے جتنے آداب ہیں وہ صرف اور صرف ذاتِ کبریا کے لیے خاص ہونے چاہئیں۔ ان میں کسی انداز میں دوسرے کو شریک نہ کرنا۔ بلکہ ان کی نفی کرنا ہی توحیدِ الوہیّت ہے۔ ایمان کی تازگی اور عقیدے کی پختگی کے لیے تین آیات کی تلاوت فرمائیں۔

﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝﴾ (پ ۲، البقرہ: ۱۶۳)

''تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بڑا مہربان اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحم فرمانے والا ہے۔"

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝﴾(پ۲۹، مزمل:۹)

''وہ مشرق ومغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، لہٰذا اُسی کو اپنا کارساز سمجھو۔''

﴿وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾(پ۲۰، القصص:۷۰)

''وہی ایک ''اللہ'' ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں دنیا میں اور آخرت میں اسی کے لیے حمد ہے۔ فرماں روائی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جانے والے ہو۔''

انسان کی تخلیق کا مقصد توحیدِ الوہیت کے تقاضے پورے کرنا ہے۔ اسی سے بندے کا اپنے رب سے تعلق قائم ہوتا ہے۔

بعض لوگ توحیدِ حاکمیت جس کا مقصد اسلامی قانون کا نفاذ کرنا ہے، اسے توحید کی چوتھی قسم قرار دیتے ہیں۔ ان سے عرض کی جائے کہ سلف نے اسے چوتھی قسم قرار نہیں دیا، وہ فرماتے ہیں کہ سمجھنے سمجھانے کے لیے اگر توحید کی دو یا تین قسمیں کی جا سکتی ہیں تو چوتھی کیوں نہیں ہو سکتی۔ ان حضرات سے عرض ہے کہ توحید حاکمیت لازم ہے کیونکہ عملی طور پر یہ توحید کا نقطہ عروج (Climax) ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسے چوتھی قسم اس لیے نہیں بنانا چاہئے کہ اس سے توحید کی بنیادی اقسام میں تعارض (Contradiction) پیدا ہوتا ہے۔

کیونکہ حاکمیت کے مفہوم میں حکم اور جبر پایا جاتا ہے جب کہ توحید اور دین لازم ہونے کے باوجود اس میں تحکم اور جبر نہیں ہے۔ آیت الکرسی میں توحید کی چودہ اقسام بیان کرنے کے بعد یہی ارشاد ہوا کہ دین میں جبر نہیں، حالانکہ دین کی بنیاد توحید ہے۔

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ﴾(پ۳، البقرہ:۲۵۶)

''دین میں زبردستی نہیں، ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک اور اس کی اقسام

عربی لغت کے لحاظ سے شرک کا معنیٰ ملاوٹ اور شراکت داری ہے۔قرآن وحدیث کی زبان میں اللہ تعالیٰ کی ذات، اسماء وصفات، عبادات اور اختیارات میں کسی کو شامل کرنے کا نام شرک ہے۔

① اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک کرنا: جس طرح یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو ''اللہ'' کا بیٹا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کا جز ٹھہرایا ہوا ہے۔جسے تثلیث کا نام دیا گیا ہے کچھ لوگ ملائکہ کو ''اللہ'' کی بیٹیاں سمجھتے ہیں، ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں کچھ حضرات نے نبی ﷺ کے بارے میں "نور من نور اللہ" کا عقیدہ اختیار کرلیا ہے یہ شرک فی الذات ہے۔

شرک کرنے والوں کی دو بڑی اقسام ہیں۔ ① کسی بھی آسمانی کتاب کو ماننے والوں کی اکثریت بتوں کی بجائے فوت شدگان کی قبروں کی عبادت کرتے ہیں۔ ② جو کسی نبی اور آسمانی کتاب کو نہیں مانتے وہ مجسموں، ستاروں، سورج، چاند وغیرہ اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔جبکہ اس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے جو شرک کی حالت میں فوت ہوا، اس کے لیے معافی کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ (پ۵، النساء:۱۱۶)

''اللہ'' ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے البتہ شرک کے علاوہ جس کے چاہے گا گناہ معاف کر دے گا اور جس نے ''اللہ'' کے ساتھ شرک کیا وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا۔''

② اللہ تعالیٰ کے اسماء عالیہ اور اس کی صفات جیسے بزرگوں کے نام اور القاب رکھنا: بے شک یہ عربی زبان میں ہوں یا کسی اور زبان میں ہوں یہ واضح طور پر ذات عالیہ کے ساتھ شرک ہے اس کی تفصیل صفحہ ۳۲ پر بیان کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾(پ۹، الاعراف:۱۸۰)

''اور سب سے اچھے نام''اللہ'' کے ہیں اس لیے اسے انہی ناموں کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارے میں صحیح راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں انہیں بہت جلد اس کی سزا دی جائے گی جو وہ کیا کرتے تھے۔''

شرک احسان فراموشی و ناشکری ہی نہیں، ظلم بھی ہے، ہر چیز کی طرح انسان کا وجود اور اس کے اعضاء بھی اللہ تعالیٰ کی تابعداری کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، پوری کائنات کی طرح یہ بھی تکوینی امور(Knowledge of Genesis) میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہے ہیں، آنکھیں دیکھنے پر مامور ہیں اور وہ دیکھتی ہیں، کان سننے کے لئے تخلیق کیے گئے ہیں، یہ سنتے ہیں، دماغ سوچنے اور جسم کو کنٹرول کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، وہ اپنا فرض ادا کرتا ہے۔ یہی حال بدن کے چھوٹے بڑے ہر حصے کا ہے۔ یہ سب کے سب بلاشرکتِ غیرے صرف اور صرف اپنے خالقِ حقیقی کی فرمانبرداری پر مامور اور مصروف ہیں، مگر ظالم اور نادان انسان ان اعضاء کو ان کی فطرت کے خلاف استعمال کرتا اور انہیں غیر اللہ کی بندگی پر لگا دیتا ہے اور دل، دماغ میں غیر اللہ کا خوف، عاجزی، تابعداری اور مشرکانہ جذبات رکھتا ہے، غیروں کے سامنے اپنا سر جھکاتا، اُن کے آگے ہاتھ پھیلاتا، اُن کے سامنے ناک رگڑتا اور خالقِ کائنات کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کے حکم کے خلاف استعمال کرتا اور غیر اللہ کے آستانوں پر نذرانے چڑھاتا ہے، یہ ظلمِ عظیم نہیں تو اور کیا ہے؟

حقیقت یہی ہے کہ شرک ظلم ہی نہیں، سرکشی اور بغاوت بھی ہے، آپ کسی کی جائیداد میں دوسرے کو، جس کا اس میں کوئی حصہ نہیں، اسے شریک ٹھہرائیں اور اس کے ساتھ وہی سلوک کریں جو حقیقی مالک کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آپ کا یہ فعل مالک کے ساتھ ناانصافی اور ظلم ہی نہیں بلکہ عدل کے خلاف بغاوت ہے۔ آپ کسی ملک کے جائز اور آئینی فرمانروا کی بجائے کسی اور کی فرمانروائی کریں اور اس ملک کے شہری ہوتے ہوئے خوشی سے ناجائز فرماں روا کی تابعداری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں یا خود فرمانروائی کے دعویدار بن جائیں تو اسے نافرمانی ہی نہیں بلکہ صریح بغاوت تصور کیا جائے گا۔ ایسا کرنے والے کو وہی سزا دی جائے گی جو کسی باغی کو دی جاتی ہے۔ ٹھیک یہی حال مشرک کا ہے، توبہ نہ کرنے کی صورت میں اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجرم قرار دیا گیا ہے۔

﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ ﴾(پ ۲۱، لقمان: ۱۳)

''شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔''

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ﴾(پ ۱۱، یونس: ۲۳)

''اے لوگو! تمھاری سرکشی تمھارے ہی خلاف ہے۔ دنیا کی زندگی کا فائدہ اٹھا تا ہے پھر ہماری ہی طرف تمھارا لوٹ کر آنا ہے تو ہم تمھیں خبریں دیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔''

«وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ " ثِنْتَانِ مُوجِبَتَانِ. قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ قَالَ: «مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دخل الْجنَّة»

(رَوَاهُ مسلم: بَابُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ . . .)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: دو چیزیں لازم کر دینے والی ہیں جو شخص اس حال میں'' ا ینہ دملا کہ اس نے اس کے ساتھ شرک نہیں کیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے شرک کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

«عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ: لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا. وَإِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ. وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا. فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا. فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ. فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ»(رواہ ابن ماجہ: بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ [حسن])

''حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل حضرت محمد رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی "اللہ" کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے، جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑنا جس آدمی نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی اس سے (اللہ تعالیٰ) کا ذمہ ختم ہو جائے گا، شراب نہ پینا، کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔"

اسی بنا پر آپ ﷺ نے شرک کے مراکز کو ختم کرنے کا حکم دیا۔

«وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ: أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ» (رواه مسلم: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ)

"حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے۔ خبردار! میں تمہیں منع کرتا ہوں کہ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کو خصوصی حکم

«عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ لَا أَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ»

(رواه مسلم: بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ)

"ابوالہیاج الاسدی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھے اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لیے مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا تھا کہ میں اونچی قبروں کو سطح زمین سے برابر کئے بغیر اور کسی مورتی کو مٹائے بغیر نہ چھوڑوں۔"

«عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْوَلِيدِ إِلَى نَخْلَةٍ، وَكَانَتْ بِهَا الْعُزَّى، فَأَتَاهَا خَالِدٌ . وَكَانَتْ عَلَى ثَلَاثِ سَمُرَاتٍ، فَقَطَعَ السَّمُرَاتِ، وَهَدَمَ الْبَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهَا، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَإِنَّكَ لَمْ تَصْنَعْ شَيْئًا فَرَجَعَ خَالِدٌ. فَلَمَّا بَصُرَتْ بِهِ السَّدَنَةُ وَهُمْ حَجَبَتُهَا، أَمْعَنُوا فِي الْجَبَلِ. وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا عُزَّى يَا عُزَّى، فَأَتَاهَا خَالِدٌ. فَإِذَا امْرَأَةٌ عُرْيَانَةٌ. نَاشِرَةٌ شَعْرَهَا. تَحْتَفِنُ التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهَا. فَعَمَّمَهَا بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهَا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ: تِلْكَ الْعُزَّى»

(السنن الکبری للنسائی: قولہ تعالٰی: {أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى})

''ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے مکہ فتح کیا: تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کھجور کے ایک تنے کے پاس بھیجا، وہاں ''عزیٰ'' بت نصب تھا۔ خالد رضی اللہ عنہ وہاں گئے۔ وہ بت ببول کے تین درختوں کے پاس تھا۔ انہوں نے اسے کاٹا اور اس مکان کو ڈھا دیا جس میں وہ بت نصب تھا، اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ساری بات بتائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''واپس جاؤ، ابھی تک تو نے کچھ نہیں کیا۔'' خالد بن ولید رضی اللہ عنہ واپس گئے جب اس کے مجاوروں نے خالد رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ پہاڑوں پر چڑھ گئے اور وہ عزیٰ، عزیٰ کہہ کر آوازیں دینے لگے۔ وہاں خالد رضی اللہ عنہ نے دیکھا ایک برہنہ عورت ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور وہ اپنے سر پر مٹی ڈال رہی ہے، خالد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا، پھر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی عزیٰ تھی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت کا معنیٰ اور مفہوم

عبادت عربی زبان کا لفظ ہے، جو قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ میں دعا، عبادت، تابعداری، غلامی اور عاجزی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ عبادت میں انتہا درجے کی عاجزی، معبود کی عظمت اور محبت کا ہونا لازم ہے۔ عبادت کرنے والے کے دل میں جس قدر معبود کی عظمت اور محبت ہوگی، اسی قدر اس کے دل میں عاجزی اور تابعداری پیدا ہوگی۔ تاریخ اسلام کے عظیم دانشور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ معبود اور عبادت کی یوں تشریح کرتے ہیں:

"اَلْعِبَادَةُ عِبَارَةٌ عَنِ الْاِعْتِقَادِ وَالشُّعُوْرِ بِاَنَّ لِلْمَعْبُوْدِ سُلْطَةً غَيْبِيَّةً فَوْقَ الْاَسْبَابِ يَقْدِرُ بِهَا عَلَى النَّفْعِ وَالضَّرِ۔"

(جهود علماء الحنفيه فى ابطال عقائد القبوريه)

''جس کی عبادت کی جاتی ہے اس کے بارے میں یہ شعور اور عقیدہ ہوتا ہے کہ معبود کو اسباب کی ضرورت نہیں وہ اسباب کے بغیر بھی کسی کو فائدہ اور نقصان دینے کی طاقت رکھتا ہے۔''

وَعِبَادَةُ الرَّحْمٰنِ غَايَةُ حُبِّهِ
مَعَ ذُلِّ عَابِدِهٖ هُمَا قُطْبَانِ

''الرحمان کی عبادت اور اس میں انکساری یہ دونوں اس کی محبت کے اہم تقاضے ہیں۔''

کچھ اہل علم نے عبادت کو اطاعت کے مفہوم میں لا کر اس کا وسیع معنیٰ لیا ہے۔ جس کے پیش نظر وہ جہاد، تبلیغ اور نیکی کے دوسرے کاموں کو عبادت قرار دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ''عبادت'' کے معانی غلامی، عاجزی، تواضع اور تابعداری کے ہیں۔ یقیناً یہ مفہوم دعا اور عبادت میں بھی پایا جاتا ہے، لیکن قرآن مجید نے لفظِ عبادت دعا اور عبادت کے سوا نیکی کے دیگر کاموں کے لیے استعمال نہیں کیا۔ نیکی دوسرے کاموں کے لیے خیر، البر اور معروف کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ کیونکہ یہ کام دوسروں کے لیے بھی کیے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم کے مطابق کسی کی غلامی اختیار کرنا اور کسی بزرگ کے سامنے، ایک حد تک عاجزی کا اظہار اور دیگر نیکی کے کام کرنا ان کا اجر ملے گا۔ لیکن ان امور کے لیے عبادت کا لفظ بولنا مناسب نہیں۔

کیونکہ عبادت صرف رب تعالیٰ کے لیے ہونی چاہئیں۔ جو کسی کو اس میں شریک کرے گا بے شک وہ کلمہ پڑھنے والا کیوں نہ ہو وہ عبدیت کا مقام کھو کر شرک کا مرتکب ہو جائے گا۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ عبادت اور اطاعت کے الفاظ میں فرق کرنا چاہئیں۔ کیونکہ قرآن مجید "دَعَا یَدْعُو" کے الفاظ استعمال کرتا ہے تو اکثر مقامات پر پانچ معانی کا لحاظ کرتا ہے۔

① ۔دعا کرنا، مانگنا، بلانا (Supplication)

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ (پ۲، البقرہ:۱۸۶)

''جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو انہیں بتائیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں۔ جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔''

﴿وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا﴾ (پ۱۶، مریم:۴۸)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:) ''میں تمہیں چھوڑتا ہوں اور ان کو بھی جنہیں تم ''اللہ'' کے سوا پکارتے ہو۔ میں اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں، امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں ہوں گا۔''

﴿قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (پ۲۴، المؤمن:۶۶)

''اے نبی ﷺ ان لوگوں سے فرما دیں کہ جنہیں تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارتے ہو مجھے اُن کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے، میرے پاس میرے ''رب'' کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے واضح دلائل آ چکے ہیں، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے آگے سر تسلیم خم کروں۔"

﴿وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (پ ١، البقرہ: ٢٣)

"اور اللہ" کے سوا اپنے مددگاروں کو بلا لاؤ۔"

② عبادت کا معنیٰ پرستش کرنا (Worship)

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا﴾ (پ ٥، النساء: ٣٦)

"اللہ" کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ"

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝﴾ (پ ١٤، الحجر: ٩٩)

"اور اپنے رب کی عبادت کریں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔"

③ تابعداری کرنا:

﴿اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾ (پ ٢٣، یٰس: ٦٠)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: "اے بنی آدم! کیا تم سے یہ عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (پ ١٠، التوبہ: ٣١)

"انہوں نے اپنے علماء اور اپنے درویشوں کو "اللہ" کے سوا رب بنالیا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں حکم تھا کہ صرف ایک "الٰہ" کی عبادت کریں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اس سے پاک ہے جو وہ شریک بناتے ہیں۔"

" حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے گلے میں سونے کی صلیب لٹک رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: عدی اس بت کو اتار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھینکو تو میں نے اسے اتار پھینکا اور آپ کے قریب آ گیا اور آپ سورۃ توبہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہم تو انکی عبادت نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا جسے وہ حرام قرار دیتے تھے اسے تم حرام نہیں سمجھتے تھے اور جسے وہ حلال قرار دیتے اسے تم حلال نہیں سمجھتے تھے؟ میں نے کہا۔ اللہ کے رسول ہاں! آپ نے فرمایا یہی انکی عبادت ہے۔" (رواه الترمذی: باب وَمِنْ سورةِ التَّوْبَةِ [حسن])

④ عاجزی اختیار کرنا:

﴿ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴾

(پ۱۶، مریم: ۹۳)

"زمین اور آسمانوں میں جو ہے سب کے سب اس کے حضور عاجز بن کر پیش ہونے والا ہے۔"

⑤ غلامی کرنا:

فرعون اور اس کے ساتھیوں نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے بارے میں کہا۔

﴿ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴾

(پ۱۸، المومنون: ۴۷)

"کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لائیں؟ کہ جن کی قوم ہماری غلام ہے۔"

فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ہاں پرورش پانے کا طعنہ دیا جس کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

﴿ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴾

(پ۱۹، الشعراء: ۲۲)

"جو احسان تو نے مجھ پر کیا ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ) تو بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھے۔"

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام عبادات عقیدۂ توحید کی ترجمان ہیں

نماز

نماز عقیدۂ توحید کی سب سے بڑی ترجمان اور اسلام کی پہلی اور افضل ترین عبادت ہے۔

﴿ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴾ (طٰہٰ: ۱۴)

''میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔''

﴿ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴾

(پ ۷، الانعام: ۷۲)

''اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔''

نماز میں نمازی بڑی تکرار کے ساتھ زبانی اور عملی طور پر عقیدۂ توحید کا اظہار اور اقرار کرتا ہے، تکبیرات میں ''اللہ'' کی کبریائی کا اقرار، ثناء اور فاتحہ میں اس کی حمد اور تعریفات کا اظہار، رکوع، سجود میں رب تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا اور تشہد میں انگلی اُٹھا کر کلمۂ شہادت کا اقرار کرتا ہے۔

زکوٰۃ

عبادت کی دوسری قسم زکوٰۃ، صدقات اور نذر رانا ہے۔ جس کا نمازی تشہد میں یوں اقرار کرتا ہے:

«اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ..»

''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں ''اللہ'' کے لیے ہیں۔''

ایک طرف زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے اپنے سے کمزور طبقات کی مدد کرنا اور دوسری طرف یہ ثابت کرنا ہے کہ الٰہی تیرے دیئے ہوئے مال کو تیرے ہی حکم کے مطابق خرچ کر رہا ہوں، گویا کہ یہ مالی شکرانہ اور نذرانہ ہے جو منعم حقیقی کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ

عقیدہ توحید جن ایمانی اجزا پر مشتمل ہے، ان میں یہ جز بڑے اہم ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا مالک ہے اور وہ ہر چیز کی نگرانی کر رہا ہے۔ دوسرا یہ کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرنا چاہیے اس کا نام تقویٰ ہے۔ اسی عقیدے کی بنیاد پر روزے دار اپنے روزے کا خیال رکھتا اور اسے پورا کرتا ہے۔ ان اجزا میں کوئی ایک جُز مفقود ہو جائے تو روزہ پورا کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسی لیے روزے کا مقصد تقویٰ قرار پایا ہے۔ اسی کی بنیاد پر روزے دار شدید پیاس اور بھوک کے باوجود کھانے پینے کی طرف ہاتھ نہیں اُٹھاتا، ہاتھ اُٹھانا تو بڑی بات، روزے دار اس خیال کو اپنے دل میں زیادہ دیر تک اس لیے نہیں پنپنے دیتا کہ اس میں رب کریم کی نافرمانی پائی جاتی ہے۔ جس سے اسے ہر حال میں بچنا ہے۔ انہیں جذبات اور اخلاص کی بناء پر روزے کے بارے میں ارشاد ہے:

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ»

(رواه البخاري: كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابنِ آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لیے ہے مگر روزہ میرے لیے ہے۔ اس لیے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔“

حج

حج عباداتِ اسلام کا مرقع، دین کی اصلیت اور اس کی روح کا ترجمان ہے۔ یہ اسلام کے پانچویں رکن کی ادائیگی ہے جو مقررہ ایام میں متعین اوقات اور مقامات پر ادا ہوتی ہے، یہ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی تربیت گاہ اور ملت کے معاملات کا ہمہ گیر جائزہ لینے کا وسیع و عریض پلیٹ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فارم ہے۔ یہ مسلمان کے لیے احتساب وعمل کی ایسی تربیت ہے جس سے مسلمانوں کو بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ حج ایسا عمل ہے کہ ایک آدمی خلوص نیت کے ساتھ اسے ادا کر لے تو اس کی زندگی میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے زندگی میں یہ ایک ہی دفعہ فرض کیا گیا ہے۔

شریعت کی تعلیم اور تلقین کے مطابق ہر نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے۔ لیکن حج ایک ایسا عمل اور عبادت ہے کہ جس کی فرضیت کے ساتھ ہی بلکہ ابتدا میں بتلا دیا گیا کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہونا چاہیے چنانچہ بیت اللہ کی اور اس کی زیارت کا ہر رکن اور عمل اس بات کا اظہار اور اقرار لیے ہوئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:۹۷)

''اور ''اللہ'' کے لیے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں۔''

﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ (پ۱۷، الحج:۲۶)

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ کی نشاندہی کی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام، رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔''

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ (البقرہ:۱۲۵)

''جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن وامان کا مقام بنایا اور حکم دیا کہ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بناؤ، ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام سے وعدہ لیا کہ میرے گھر کو طواف، رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔''

حرم کو پاک صاف رکھنے کا یہی معنیٰ نہیں کہ اس کو کوڑا کرکٹ سے پاک صاف رکھا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اصل صفائی یہ ہے کہ اس کو کفر، شرک اور بدعات کی کثافت سے محفوظ رکھا جائے۔(پ ۱۰، التوبہ:۲۸)

حج اور عمرہ کا احرام باندھتے ہوئے تلبیہ پڑھنے کا حکم ہے جس میں عقیدۂ توحید کا بار بار اقرار اور اظہار پایا جاتا ہے:

«لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ»

''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بلاشبہ سب تعریفیں اور شکرانے تیرے لیے ہیں۔ حکومت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

ارشادِ گرامی ہے:

«عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ»

(رواہ ابوداود: باب فی الرمل)

''سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بیت اللہ کا طواف، صفا مروہ کی سعی اور شیاطین کو پتھر مارنے کا عمل اللہ کے ذکر کو بلند کرنے کے لیے ہیں۔''

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾(پ۸، الانعام: ۱۶۲، ۱۶۳)

''فرما دیجیے کہ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا حکم ماننے والوں میں ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولی عبادت

قولی عبادت سے مراد زبان سے ''اللہ'' کی عبادت کرنا ہے۔ اس میں نماز، تلاوت، ذکر واذکار، تلبیہ، قسم اٹھانا اور رب کریم سے مانگنا ہے۔ یہ سب کام قولی عبادت میں شمار ہوتے ہیں۔ جو یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت مبارکہ کے مطابق ہونے چاہئیں۔

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ ﴾

(پ ۲۳، الزمر: ۲)

''ہم نے یہ کتاب آپ ﷺ کی طرف برحق نازل کی ہے کہ آپ ''اللہ'' کی بندگی اور تابعداری کو اُسی کے لیے خالص رکھیں۔''

﴿ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰)

''اللہ'' ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس لیے صرف اسی کو پکارو، تمام تعریفات ''اللہ'' رب العالمین کے لئے ہیں۔''

﴿ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ ﴾ (پ ۲، البقرہ: ۱۸۶)

''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے پوچھیں تو انہیں بتائیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں، جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔ انہیں بھی چاہیے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔''

انسان ہر وقت اور ہر اعتبار سے اپنے رب کا محتاج ہے۔ اس کا اپنے رب سے مانگنا اس کی اپنی ضرورت بھی ہے اور مجبوری بھی۔ اس کے باوجود بندہ پروری کی انتہا ہے کہ رب کریم اپنے سے مانگنے کا حکم ہی نہیں دیتا بلکہ نہ مانگنے والے پر ناراض ہوتا ہے اور اسے اپنی ذات کے ساتھ تکبر قرار دیتا ہے۔

﴿ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ ﴾ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰)

''اور تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ تم مجھ سے مانگا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، جو لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ضرور ذلیل وخوار کر کے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔"

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "أُدْعُوْنِي وَحِّدُوْنِي -" (الفوز الکبیر)

(أُدْعُوْنِي) کا معنی ہے صرف مجھ اکیلے کو پکارو۔"

دعا عبادات کا خلاصہ، انسانی حاجات اور جذبات کا مرقع، بندے اور اس کے رب کے درمیان لطیف مگر مضبوط واسطہ، مزید انعامات کا حصول اور نقصانات سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ اس سے ضمیر کا بوجھ ہلکا اور پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا دعا پوری یکسوئی اور انتہائی توجہ، اصرار اور تکرار کے ساتھ کرنی چاہیے۔ قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ میں دعا اور عبادت کو ایک ہی مفہوم میں بیان کیا گیا ہے۔ [1]

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴾

(پ ۲۲، فاطر: ۱۵)

"اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو، "اللہ" غنی اور ہر دم تعریف کے لائق ہے۔"

«اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ» (مشکوۃ: کتاب الدعوات [ضعیف])

"دعا عبادت کا مغز ہے۔"

«اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ» (مستدرک حاکم [صحیح])

"دعا مومن کا اسلحہ ہے۔"

«عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا»

(رواه أبو داود: کتاب الصلاة، باب الدعاء [صحیح])

"حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارا رب نہایت ہی مہربان اور بڑا ہی حیا والا ہے۔ بندہ جب اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔"

«عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ

[1] مزید جاننے کے لیے میری کتاب: انبیاء علیہم السلام کا طریقہ دعا ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْئَلُونِي الْهُدٰى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسْئَلُونِي أَرْزُقُكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرُوْنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي...» (رواه الترمذی: باب ما جاء في صفة أواني الحوض [حسن])

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے میرے بندو! تم سب بھٹکے ہوئے ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں ہدایت سے ہمکنار کروں۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت طلب کیا کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم کھانے پینے کے محتاج ہو میرے بغیر کوئی تمہیں کھلا پلا نہیں سکتا، مجھ ہی سے روزی طلب کرتے رہو، تم سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں بچاؤں، جسے یہ معلوم ہو گیا کہ میں گناہ بخشنے پر قدرت رکھتا ہوں، وہ مجھ ہی سے مغفرت طلب کرے۔ میں اسے معاف کرنے والا اور بے نیاز ہوں۔‘‘

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۞ ... وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞﴾ (پ۸، الاعراف: ۵۵، ۵۶)

’’اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خفیہ انداز میں پکارا کرو، بلاشبہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا.......... ’’اللہ‘‘ کو ڈر اور امید کے ساتھ پکارو، بے شک ’’اللہ‘‘ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہوا کرتی ہے۔‘‘

﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۞﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۷۷)

’’فرمادیں اگر تم اپنے رب کو نہیں پکارو گے تو میرے رب کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں تم نے اسے جھٹلا دیا تو عنقریب سزا پاؤ گے۔‘‘

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہاں دعا سے مراد ایمان ہے۔ کیونکہ اس کے مقابلے میں تکذیب کا لفظ بولا گیا ہے۔ (فتح الباری: باب قوله دعاؤكم إيمانكم) گویا کہ دعا اور ایمان لازم و ملزوم ہیں بالفاظ دیگر دعا اور اس کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے تو ایمان بھی ٹھیک نہیں رہ سکتا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قولی عبادات میں شرک

ذکر ہو چکا ہے کہ قولی عبادات میں ذکر و اذکار، نماز، تلاوتِ قرآن، تلبیہ، قسم اُٹھانا اور دعا کرنا شامل ہیں۔ ذاتِ کبریا سے مانگتے ہوئے نہ کسی کا واسطہ اور وسیلہ دینا ہے اور نہ اُس کے بغیر کسی غیر مرئی (Unrelever) طاقت سے مانگنے کی اجازت ہے، اس لیے اب وہ آیات درج کی جاتی ہیں جن کا معنیٰ دعا اور پکارنا ہے۔

﴿قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۶)

''اے نبی ﷺ ان لوگوں سے فرما دیں کہ جنہیں تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارتے ہو مجھے اُن کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے، میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلائل آ چکے ہیں، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے آگے سرِ تسلیم خم کیے رکھوں۔''

﴿هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝﴾

(پ ۱۱، یونس: ۲۲)

''وہی ہے جو تمھیں خشکی اور سمندر میں چلاتا ہے، یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ انھیں لے کر موافق ہوا کے ساتھ چل پڑتی ہیں اور مسافر اس پر خوش ہوتے ہیں تو ان کشتیوں کے مخالف ہوا آ جاتی ہے اور ان پر ہر طرف سے موجیں چھا جاتی ہیں اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ بلاشبہ ان کو گھیر لیا گیا ہے، تو ''اللہ'' کو اس طرح پکارتے ہیں کہ ہر پکار اس کیلئے خالص کرنے والے ہوتے ہیں۔ یقیناً اگر تو نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اس سے نجات دے دی تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں ہوں گے۔''

''دَعَوُا اللّٰهَ'' سے مراد پکارنا ہے کیونکہ اہل مکہ کشتی میں رکوع وسجود کرنے کی بجائے صرف دعا کرتے تھے۔ کشتی بھنور میں پھنس چکی ہے۔ ملاح چپو پر چپو چلا رہا ہے لیکن کشتی بھنور سے نکلنے کی بجائے پھنستی چلی جارہی ہے۔ ملاح دعا کے لیے کہتا ہے۔ مسافروں کو اپنی موت کا یقین ہو چلا ہے۔ جس وجہ سے شرک کے پردے ہٹ گئے اور دل نے شہادت دی کہ صرف اور صرف ایک رب کو پکارا جائے۔ اب ہر مسافر اخلاص اور نہایت بے بسی کے ساتھ دعا کرتا ہے۔ اے زمین وآسمانوں کے مالک تیرے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں، ہماری فریاد قبول فرما کر ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔

﴿وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾

(پ ۲۱، لقمان: ۳۲)

''جب ان لوگوں پر موج سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو وہ ''اللہ'' کو پکارتے ہیں اور اپنی پکار اُسی کے لیے خالص کر لیتے ہیں، جب ''اللہ'' انہیں بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے کوئی ہی عہد پر قائم رہتا ہے اور ہماری نشانیوں کا وہی شخص انکار کرتا ہے جو وعدہ خلافی کرنے والا اور ناشکرا ہے۔''

﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ (پ ۲۱، العنکبوت: ۶۵)

''جب کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے عقیدے کو ''اللہ'' کے لیے خالص کر کے اُسے پکارتے ہیں۔ جب ''اللہ'' انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یکا یک شرک کرنے لگتے ہیں۔''

مفسرین نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے عکرمہ بن ابوجہل کا واقعہ نقل کیا ہے۔ جب مکہ فتح ہوا تو عکرمہ یہ سوچ کر بھاگ نکلا کہ مجھے کسی صورت بھی معافی نہیں مل سکتی وہ جدہ کی بندرگاہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر پہنچا اور بیڑے میں سوار ہوا۔ اللہ کی قدرت کہ جوں ہی بیڑے نے ساحل چھوڑا تو اتنے شدید بھنور میں پھنسا کہ ملاح اور مسافروں کو یقین ہو گیا کہ اب نجات کی کوئی صورت باقی نہیں ہے، ملاح نے مسافروں سے کہا کہ جب بیڑے کو ایسے طوفان کا واسطہ پڑتا ہے تو کسی اور کی بجائے صرف ایک اللہ کو پکارا جاتا ہے اس لیے صرف ایک اللہ کے حضور فریاد کرو۔ اس کے سوا کوئی بیڑا پار لگانے والا نہیں یہ بات عکرمہ کے دل پر اثر کر گئی۔ اس نے سوچا کہ یہی تو محمد ﷺ دعوت دیتا ہے۔ اگر یہاں سے بچ نکلا تو میں حلقہ اسلام میں داخل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور باقی زندگی اسلام اور رسول محترم ﷺ کے ساتھ اخلاص کے ساتھ گزاری اور جنت کے وارث قرار پائے۔ تفصیل کے لیے سیرت کی کسی مستند کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

موحد اور مشرک کے عقیدہ میں بنیادی فرق:

موحد اور مشرک کے عقیدہ کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ موحد ہر حال میں ایک ''اللہ'' کو پکارتا ہے اور مشرک صرف انتہائی مصیبت کے وقت ''اللہ'' کو پکارتا ہے۔ یہی حال مشرکین مکہ کا تھا۔ وہ عام حالات میں صرف ''اللہ'' کو پکارنے کی بجائے دوسروں کو بھی اس کے ساتھ شامل کرتے اور انہیں پکارتے تھے۔ حالانکہ قرآن مجید نے اس بات سے بار بار منع کیا ہے کہ نہ ''اللہ'' کے سوا کسی کو پکارا جائے اور نہ اس کے ساتھ کسی کو پکارا جائے، لیکن نہ مکہ کے مشرک اس بات سے رکتے تھے اور نہ آج شرک کرنے والے اس سے باز آتے ہیں، چنانچہ ہر دور میں مشرک کی یہ حالت رہی ہے اور رہے گی کہ بڑی مصیبت کے وقت سب کو بھول کر صرف ایک ''اللہ'' کو پکارتے ہیں۔

نبی ﷺ کا فرمان تو نے مجھے ''اللہ'' کا شریک بنا دیا ہے:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ، وَشِئْتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ - أَجَعَلْتَنِي وَاللهَ عَدْلًا بَلْ مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ»

(رواہ احمد: باب مسند ابن عباس [صحیح])

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا: مَاشَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ ''جس طرح اللہ اور آپ چاہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''تونے مجھے ''اللہ'' کا شریک ٹھہرا دیا ہے۔ یوں کہو مَاشَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ ''جو ''اللہ'' اکیلا چاہے وہی ہوتا ہے۔''

تلبیہ میں شرک کرنا:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ. قَالَ: فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلَكُمْ. قَدْ قَدْ فَيَقُولُونَ: إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ. تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ. يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ»(رواہ مسلم: باب التلبیة)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مشرکین بیت اللہ کا طواف کرتے وقت یہ تلبیہ پڑھتے ''اے ''اللہ'' ہم حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں، سوائے اس کے جسے تو نے اختیار دیا ہے وہ خود کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ اللہ کے رسول ﷺ انہیں فرماتے اس طرح کہنے سے رُک جاؤ، رُک جاؤ۔''

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ»

(رواہ ابن ماجہ: باب النَّهْيِ أَنْ يُقَالَ: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ [حسن صحیح])

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قسم اٹھائے تو یوں نہ کہے کہ جو ''اللہ'' چاہے اور جو آپ چاہیں بلکہ یوں کہے جو ''اللہ'' چاہے پھر آپ چاہیں۔''

غیر اللہ کی قسم اٹھانا شرک ہے:

«فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»(رواه الترمذي: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الحلِفِ بِغَيْرِ اللهِ [صحيح])

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "اللہ" کے سوا کسی کی قسم نہیں اٹھانی چاہیے بلاشبہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے "اللہ" کے سوا کسی کی قسم اٹھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔"

غیر اللہ کی قسم اٹھانے والا دوبارہ کلمہ پڑھے:

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ»(رواه البخاري: كتاب التفسير)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کہ جس نے لات وعزیٰ کی قسم کھائی وہ دوبارہ "لا الٰہ الا اللہ" پڑھے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں، وہ صدقہ کرے۔"

«عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ اَوْلِيَصْمُتْ»

(رواه البخاري: كتاب الشهادات، باب كيف يستحلف)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک "اللہ" تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسمیں اٹھاؤ۔ جسے قسم اٹھانی ہو وہ "اللہ" کے نام کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔"

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدنی عبادت

نماز، روزہ اور حج بدنی عبادت میں شامل ہیں۔ ہر نبی نے اپنی دعوت کا آغاز اسی بات سے کیا کہ ''اللہ'' کی عبادت کے سوا کسی کی عبادت کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾ (پ ۲۷، الذاریات: ۵۶)

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

عبادات میں نماز اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے کیونکہ اس میں جسمانی، اخلاقی، روحانی فوائد کے ساتھ اعتقادی پختگی پائی جاتی ہے۔

نماز عقیدۂ توحید کا عملی اقرار، اس کی سب سے بڑی ترجمان، دین اسلام کی پہلی اور افضل ترین عبادت ہے۔ عقیدۂ توحید و رسالت کے بعد اسلام کے چار ارکان ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ حج زندگی میں ایک مرتبہ، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے سال کے بعد۔ لیکن نماز چوبیس گھنٹوں میں پانچ مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔

اس میں عقیدۂ توحید کا ایسا تکرار اور اظہار پایا جاتا ہے جو اسلام کی کسی عبادت میں نہیں پایا جاتا۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ اسی عمل کی تاکید کی گئی ہے۔ کئی بار حکم ہوا کہ نماز کو نہایت اخلاص کے ساتھ ادا کیا جائے۔ بلکہ اس کے لیے اکثر قائم کرنے کے الفاظ آئے ہیں۔ قائم کرنے کا معنیٰ جماعت کے ساتھ ادا کرنا اور اسے اس کے آداب اور تقاضوں کے ساتھ پڑھنا ہے۔ نبوت عطا کرنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو پہلا حکم یہی دیا گیا تھا:

﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝﴾ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۱۴)

''میں ہی ''اللہ'' ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔''

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾ (پ ۳۰، الکوثر: ۲)

''اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی دیں۔''

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ...﴾ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس کی پابندی کریں۔"

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ؀ ﴾ (پ۱۷، الحج: ۴۱)

"جن لوگوں کو ہم زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور تمام معاملات "اللہ" کے حضور اٹھائے جاتے ہیں۔"

﴿ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؀ ﴾

(پ۲۱، الروم: ۳۱)

"اللہ" کی طرف رجوع کرو، اور اُس سے ڈرو، نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔"

«عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ»

(سنن ترمذی: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ [صحیح])

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: بندے اور شرک کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے، جب اسے چھوڑتا ہے تو وہ شرک کرتا ہے۔"

نماز میں نمازی چار حالتیں اختیار کرتا ہے، قیام، رکوع، سجود اور دوزانو ہو کر تشہد میں بیٹھنا۔ یہ سارے کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے لیے ہونے چاہئیں۔

﴿ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ؀ ﴾ (پ۱۹، الشعراء: ۲۱۸)

"جب آپ قیام کرتے ہیں تو "اللہ" آپ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔"

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ؀ ﴾ (پ۱، البقرہ: ۴۳)

"اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

یہودیوں نے اپنی نماز میں رکوع خارج کر دیا ہے۔ اس لیے رکوع کا خاص طور پر ذکر فرما کر اس کی اہمیت کا احساس دلایا گیا ہے۔ اس میں باجماعت نماز پڑھنے کا اشارہ بھی دیا گیا ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُفْلِحُوْنَ ﴿ (الحج:۷۷)

''اے ایمان والو! رکوع، سجدے اور اپنے رب کی بندگی کرو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴾ (النجم:۶۲)

''اللہ'' کے حضور سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو۔''

﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴾ (العلق:۱۹)

''سجدہ کرو اور اپنے رب کے قریب ہو جاؤ۔''

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ»

(رواه مسلم: باب مَا يقَال فِي الرّكوع وَالسّجود)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں کثرت کے ساتھ دعا کیا کرو۔''

«عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ» (رواه مسلم: باب فَضْل السّجود وَالحث عَلَيْهِ)

''حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رات کے وقت وضو کے لیے پانی پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن ارشاد ہوا ربیعہ کچھ مانگنا چاہو تو مانگ لو۔ میں نے عرض کی۔ میں جنت میں آپ کی رفاقت کا خواہش مند ہوں۔ فرمایا کچھ اور مانگنا چاہو؟ میں نے عرض کیا بس یہی خواہش ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کثرت سجود سے میری معاونت کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدنی عبادت میں شرک

﴿قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝﴾
(پ۱۳، الرعد:۳۶)

''فرمادیں مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ''اللہ'' کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں۔ میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور میرا اسی کی طرف پلٹنا ہے۔''

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝﴾

(پ۱۶، الکہف:۱۱۰)

''اے نبی ﷺ فرمادیں میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، پس جو اپنے ''رب'' کی ملاقات کا امیدوار ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (پ۱۱، یونس:۱۰۴)

''فرمادیں اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں کسی شک میں مبتلا ہو، تو میں انکی عبادت نہیں کرتا جن کی ''اللہ'' کے سوا تم عبادت کرتے ہو۔ میں اس ''اللہ'' کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں موت دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہو جاؤں۔''

مشرکین مکہ نے جب نبی معظم ﷺ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگالیا اور وہ ہر اعتبار سے ناکام ٹھہرے تو انہوں نے اپنے رویے میں تبدیلی لاتے ہوئے یہ مطالبہ کیا کہ اے محمد! کچھ آپ نرم ہو جائیں اور کچھ ہم اپنا موقف چھوڑنے کے لیے تیار ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ ﴾ (پ۲۹، القلم: ۹)

''وہ چاہتے ہیں کہ کچھ آپ نرمی کریں اور کچھ وہ نرم ہوجاتے ہیں۔''

اس کے جواب میں یہ فرمان نازل ہوا کہ اے رسول ﷺ! آپ مشرکین کی پرواہ کیے بغیر صرف ایک ''اللہ'' کی عبادت کرتے ہوئے اس کی توحید کی دعوت دیتے رہیں:۔

نبی ﷺ نے فرمایا کیا میری قبر کو سجدہ کرو گے؟ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا ہرگز نہیں:

«عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُّسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّيْ أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَأَنْتَ يَارَسُوْلَ اللهِ أَحَقُّ أَنْ نَّسْجُدَ لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَآءَ أَنْ يَّسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ»(رواہ أبو داود: کتاب النکاح باب فی حق الزوج علی المرأۃ [صحیح])

''حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حیرہ گیا تو میں نے وہاں کے لوگوں کو بادشاہ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے سوچا کہ اللہ کے رسول ﷺ سجدے کے زیادہ لائق ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کے پاس آکر عرض کی: میں نے حیرہ میں دیکھا کہ وہ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول! آپ زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بتلاؤ! اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا اسے سجدہ کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ایسے نہ کرو اگر میں نے کسی کو کسی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم دینا ہوتا تو ''اللہ'' نے مردوں کا ان کی بیویوں پر جو حق رکھا اس وجہ سے عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کے سامنے سجدہ کیا کریں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تعظیمی سجدہ کرنا بھی شرک ہے:

سجدہ کا معنیٰ ہے۔ "وَضْعُ الْجَبْهَةِ عَلَى الْأَرْضِ" پیشانی کا زمین پر رکھنا۔ بعض علماء کے نزدیک یہاں سجدہ کا لغوی معنیٰ مراد ہے کہ فرشتوں کو ادب و احترام کرنے کا حکم دیا گیا لیکن جمہور علماء کے نزدیک شرعی معنیٰ مراد ہے۔ یعنی فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ آدم علیہ السلام کے سامنے پیشانی رکھیں۔ اب اس سجدہ کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ پیشانی جھکانے والا یہ اعتقاد کرے کہ جس کے سامنے میں پیشانی جھکا رہا ہوں وہ خدا ہے تو یہ عبادت ہے اور یہ بھی کسی نبی کی شریعت میں جائز نہیں بلکہ انبیاء کی بعثت کا اولین مقصد ہی یہی تھا کہ وہ انسانوں کو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیں اور دوسروں کی عبادت سے منع کریں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس چیز سے روکنے کے لیے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے اس فعل کا ارتکاب خود کریں یا کسی کو اجازت دیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جس کے سامنے سجدہ کیا جا رہا ہے اس کی عزت و احترام کے لیے ہو عبادت کے لیے نہ ہو تو اس کو سجدہ تحیہ کہتے ہیں۔ یہ پہلے انبیاء کرام کی شریعتوں میں جائز تھا لیکن نبی کریم ﷺ نے اس سے بھی منع فرما دیا۔ اب تعظیمی سجدہ بھی ہماری شریعت میں حرام ہے۔" (ضیاء القرآن: البقرہ: آیت ۳۴: پیر کرم شاہ صاحب)

دوسرے کے لیے احتراماً کھڑا ہونا جائز لیکن نبی ﷺ اپنے لیے کسی کا کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے تھے:

«عن أنس رضي الله عنه قال: "لم يكن شخص أحب إليهم من رسول الله ﷺ قال: وكانوا إذا رأوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهيته لذلك» (أخرجه البخاري في "الأدب المفرد)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں نبی ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھا۔ اس کے باوجود صحابہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ آپ اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ......لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ......»

(صحيح مسلم، باب ائتمام المأموم بالإمام)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم نے وہ کام کیا جو فارس اور روم کے لوگ کرتے ہیں، وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھ جاتے ہیں۔"

«عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» (أخرجه البخاري في "الأدب")

"حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر اور ابن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ابن عامر رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے کھڑے ہو گئے۔ لیکن ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر کو فرمایا کہ بیٹھ جائیں۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے، جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھے۔"

کسی کو جھک کر ملنا جائز نہیں:

«عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ»

(رواه الترمذي: باب ما جاء في المصافحة [حسن])

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض کی اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اسے اس کے سامنے جھکنا چاہئے ؟ فرمایا: نہیں، اس نے عرض کی۔ کیا اس کو گلے لگائے اور بوسہ دے؟ فرمایا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا مصافحہ کے لئے اس کا ہاتھ پکڑ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔" ❶

مستند روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے، بشرطیکہ وہ اس کا خواہش مند نہ ہو اور اسے اپنا استحقاق نہ سمجھتا ہو، اس اجازت کے باوجود آپ ﷺ انتہائی تواضع کی خاطر اسے اپنے لئے پسند نہیں کرتے تھے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے آدمی میں کبھی نہ کبھی بڑے پن کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ توحید کے تصور کے خلاف ہے جو صرف رب کبریا کا حق ہے۔

«عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ.»

(رواہ مسلم: باب النہی عن تجصیص القبر والبناء علیہ)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے قبر کو چونا گچ بنانے اس پر عمارت کھڑی کرنے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا: ہے۔"

کسی بزرگ کے سامنے دوزانو ہوکر بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہئے:

رکوع، سجود کی صورت میں دوسرے کے سامنے جھکنا جائز نہیں، عبادت کی نیت سے ہو تو شرک ہے، ادب کی بنیاد پر ہو تو گناہ ہے۔ ثواب کی نیت سے کسی کے سامنے کھڑا ہونا، جھکنا اور تشہد کی شکل میں بیٹھنا۔ شرک نہ سہی گناہ ضرور ہے، البتہ جب تک بزرگ کھڑا رہے۔ اس کے ساتھ کھڑا رہنا احترام کا تقاضا ہے اگر بزرگ بیٹھ جائے تو دوسرے کو بھی بیٹھ جانا چاہئے، اپنی سہولت کی خاطر اس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر کوئی بزرگ اپنے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھنے کو اپنا استحقاق اور ادب سمجھتا ہے تو اس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

❶ معانقہ اور بوسہ لینے سے روکنے کا مقصد یہ تھا کہ ہر ملاقات کے وقت ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالی عبادت

عبادت کی قبولیت میں عقیدہ، رسالت اور رزق حلال لازم ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام، دیگر مداروں اور علماء الناس کو حکم دیا ہے کہ حلال اور پاکیزہ چیزیں کھایا کرو اور ہر قسم کے حرام سے بچو! انبیاء علیہم سے حرام کھانے کی توقع نہیں کی جاسکتی اس کے باوجود انہیں حکم فرمایا کہ اے انبیاء کی جماعت تمہیں پاکیزہ رزق کھانا اور استعمال کرنا چاہئے:۔

﴿ يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴾ (پ۱۸، المومنون:۵۱)

''اے پیغمبرو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو جو تم عمل کرتے ہو میں اسے پوری طرح جانتا ہوں۔''

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴾ (پ۲، البقرہ:۱۷۲)

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں انہیں کھاؤ اور ''اللہ'' کا شکر ادا کرو، اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔''

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴾ (پ۲، البقرہ:۱۶۸)

''اے لوگو! جو زمین میں حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

یہاں بظاہر عام لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے، انہیں اس لیے یہ حکم دیا گیا ہے کہ حرام کا خاتمہ اور معیشت اس وقت صحیح خطوط پر استوار نہیں ہوسکتی جب تک معاشرے کے تمام لوگ حلال کھانے کا اہتمام نہ کریں۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس کا فہم رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں مسلمانوں کو رزق حلال کھانے کا حکم دیا ہے، وہاں انہیں بار، بار صدقہ کرنے کا بھی حکم دیا ہے کہ صدقہ ''اللہ'' کی رضا کے لیے کیا جائے اور اس میں نمود و نمائش کا عنصر نہیں ہونا چاہئے۔یہ عبادت کی تیسری قسم ہے۔جسے مالی عبادت کہا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(پ۲۸، المنافقون:۱۰،۱۱)

''ہم نے جورزق تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور وہ اس وقت کہے کہ اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ جب کسی کی مہلت پوری ہو جاتی ہے تو ''اللہ'' کسی شخص کو مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو ''اللہ'' اس سے پوری طرح باخبر ہے۔''

﴿وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ﴾

(پ۲۷، الحدید:۱۰)

''کیا وجہ ہے کہ تم ''اللہ'' کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ حالانکہ زمین و آسمانوں کی میراث ''اللہ'' ہی کے لیے ہے۔''

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝﴾ (پ۴، آل عمران:۹۲)

''جب تک تم اپنی محبوب چیز ''اللہ'' کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے اس وقت تک تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے اور جو تم خرچ کرو گے اسے ''اللہ'' جانتا ہے۔''

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝﴾

(پ۲۷، الحدید:۱۱)

''کون ہے جو ''اللہ'' کو قرضِ حسنہ دے؟ تا کہ ''اللہ'' اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھائے اور اس کے لیے بہترین اجر ہے۔''

شریعت میں صدقہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فرض اور دوسرا نفل ہے، زکوٰۃ فرض اور صدقہ نفل ہے۔ جسے عرفِ عام میں لوگ خیرات کہتے ہیں۔ دونوں کے لیے کچھ اصول اور ضابطے مقرر کیے گئے ہیں۔

صدقہ اور نذر کی شرائط:

یہ مالی عبادت ہے جسے نماز میں ''الطیبات'' کہا گیا ہے، اس کے لیے چار شرائط ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ۔صدقہ کرتے وقت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب ہونی چاہیے۔
② ۔مال حلال ہو اور جائز طریقہ سے کمایا گیا ہو۔
③ ۔ذبح اور صدقہ کرنے کا طریقہ ''اللہ'' اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے تابع ہو۔
④ ۔صدقہ کرنے کا مقام بھی شریعت کی ہدایت کے مطابق ہونا چاہیے۔

جس نے اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقہ اور حکم کے مطابق خرچ نہ کیا، بے شک وہ کروڑوں، اربوں روپے صدقہ کرے۔ ''اللہ'' کے ہاں اس کی دمڑی کے برابر بھی حیثیت (Zero Value) نہیں ہوگی۔

جس نے اس کی رضا اور فرمان کے مطابق خرچ کیا، اس کے معمولی صدقے میں سات سو گنا سے زیادہ اضافہ فرما کر قیامت کے دن اسے صدقہ کرنے والے کے سامنے پہاڑوں کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (پ۳،البقرہ:۲۶۱)

''جو لوگ اپنا مال ''اللہ'' کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور ''اللہ'' جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور ''اللہ'' بڑی وسعت والا، پوری طرح جاننے والا ہے۔''

جنتی لوگوں کی جزا کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان کے اوصاف میں یہ وصف بھی ہوگا کہ وہ اپنا مال اور نذر و نیاز ادھر اُدھر کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرتے تھے۔

﴿يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝﴾ (پ۲۹،الدھر:۷تا۱۱)

''جنتی وہ لوگ ہوں گے جو نذر پوری کرتے اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی ہر طرف دہشت پھیلی ہوئی ہوگی، یہ لوگ ''اللہ'' کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم تمہیں صرف ''اللہ'' کی خاطر کھلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے ہیں ہم تم سے نہ جزا چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ ہمیں اپنے ''رب'' سے اس دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے جو بڑا مصیبت والا اور طویل ہوگا۔ پس ''اللہ'' انہیں اس دن کے شر سے بچائے گا اور انہیں خوشی اور سرور عطا فرمائے گا۔''

حج کے مسائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ ......﴾(پ١٧، الحج:٢٩، ٣١)

''پھر وہ حج کے بعد اپنی میل کچیل دور کرو، اپنی نذریں پوری کرو اور اس قدیم گھر کا طواف کرو۔ جو ''اللہ'' کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے گا، اس کے لئے اس کے رب کے ہاں بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے چوپائے حلال کیے گئے ہیں سوائے ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں پس بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔ ''اللہ'' کے لیے یکسو ہو جاؤ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔''

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ» (رواہ البخاری: کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ من کسب طیب)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنی پاک کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اور اللہ کے ہاں صرف پاک چیز ہی قبول ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول کرتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس کو اس طرح پالتا اور بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ صدقہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مالی عبادت میں شرک

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ زمینوں، آسمانوں کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملک ہے اور اس پر اُسی کا اختیار اور اقتدار ہے۔ زمین و آسمانوں میں کوئی مخلوق ایسی نہیں جس کے پاس حقیقی اور دائمی اختیار ہو، یہاں تک کہ کوئی جاندار اپنی جان پر بھی اختیار نہیں رکھتا۔ جب حقیقت اور صورت حال یہ ہے تو پھر مالک حقیقی کا دیا ہوا، اسی کی رضا اور حکم کے مطابق ہی خرچ کرنا چاہیے۔ اس کا حکم ہے کہ ہر وہ چیز حرام ہے جس پر اس کا نام نہ لیا جائے یا جو اس کے سوا کسی کی طرف منسوب ہو۔ ہاں وہ چیز بھی حرام ہوگی جو کسی بت یا مزار پر چڑھائی جائے گی۔ جو اس طرح خرچ کیا جائے گا، وہ مالی عبادت میں شرک میں شمار ہوگا۔ اس کا کھانا اور استعمال کرنا حرام کیا گیا ہے۔

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝﴾

(پ ۲، البقرہ: ۱۷۳)

''تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر ''اللہ'' کے سوا دوسروں کا نام لیا گیا ہو حرام ہے، ہاں جو مجبور ہو جائے اور حد سے بڑھنے اور نافرمانی کرنے والا نہ ہو، ان کے کھانے میں اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ ''اللہ'' بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

''تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور گلا گھٹنے سے مرنے والا، چوٹ سے، گر کر، سینگ لگنے سے مرنے والا اور جسے درندے نے کھایا ہو، مگر جو تم ذبح کرلو اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا؟۔ اور یہ کہ تم تیروں کے ذریعے قسمت معلوم کرو، یہ سراسر نافرمانی ہے۔'' ❶ (پ ٦، المائدہ: ۳)

﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝﴾ (پ ۸، الانعام: ۱۴۵)

❶ تیروں کے اوپر لکھا ہوتا تھا یہ کرو اور یہ کام نہ کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''فرما دیں! جو میری طرف وحی کی گئی ہے میں اس میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، سوائے اس کے کہ وہ مردار یا بہایا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت، یقیناً یہ گندگی ہے یا نافرمانی ہے جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ جو مجبور کر دیا جائے کہ وہ بغاوت کرنے والا اور نہ حد سے گزرنے والا ہو، بے شک آپ کا رب بہت بخشنے والا، بڑا رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾

(پ۱۴، النحل:۱۱۵)

''تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ چیزیں حرام کی ہیں جن پر غیر اللہ کا نام لیا جائے پس جو مجبور کر دیا جائے، کہ نہ سرکش ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو، یقیناً اللہ بخشنے والا، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴾

(پ۸، الانعام:۱۲۱)

''اور جس پر ''اللہ'' کا نام نہ لیا گیا ہو اس میں سے نہ کھاؤ اور یقیناً یہ سراسر نافرمانی ہے، بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں، اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے۔''

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے کھانے کا حکم دیا ہے وہ انسان کے لیے ہر اعتبار سے مفید اور جن سے منع فرمایا ہے وہ روحانی اور جسمانی لحاظ سے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی حرمت کی وجوہات معلوم کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم کو مطمئن کرنے کے لیے ایسا کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ کاوش اس لیے کی جاتی کہ وہ اس کی حکمت سمجھے بغیر رُکنے کے لیے تیار نہیں تو ایسے شخص کو اپنے ایمان پر غور کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار بڑے حرام اور ان کی حکمت:

① مردار: ② خون

نزولِ قرآن کے وقت وحشی قبائل نہ صرف مردار کھایا کرتے بلکہ وہ جانوروں کا خون بھی پی جاتے تھے۔ جس طرح آج بھی افریقہ کے کئی وحشی قبائل جانوروں کا ہی نہیں بلکہ انسانوں کا بھی خون پینے سے گریز نہیں کرتے۔

① جدید تحقیق کے مطابق خون میں کئی ایسے جراثیم ہوتے ہیں جن سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج ممکن نہیں ہوتا۔

② مردار کے گوشت میں ایسے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں جو کھانے والے کی صحت کے لیے انتہائی مضر ہوتے ہیں۔

③۔ خنزیر کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ اس کے بارے میں جدید اور قدیم اطباء کا اتفاق ہے کہ اس کا گوشت کھانے سے انسان کے جسم میں نہ صرف مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں بلکہ آدمی میں بے حیائی اور بے شرمی کے جذبات بھی اُبھرتے ہیں۔ کیونکہ جانوروں میں خنزیر بڑا بے غیرت جانور ہے۔ اس لیے کہ کوئی جانور اپنی جنم دینے والی مادہ کے ساتھ اختلاط نہیں کرتا جب کہ خنزیر کی طبیعت میں اس کام میں کوئی جھجک نہیں پائی جاتی۔

④۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح کی یا پکائی ہوئی چیز اس لیے حرام کی گئی کہ اس سے روح، عزت اور ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ توحید کی غیرت رکھنے والے مسلمان سے یہ توقع کس طرح کی جا سکتی ہے کہ وہ غیر اللہ کے نام پر چڑھائی گئی چیز کھانے یا اسے استعمال کرنے پر آمادہ ہو جائے؟ یہ نہ صرف غیرتِ ایمانی کے منافی ہے بلکہ فطرت بھی اس بات کو گوارا نہیں کرتی بشرطیکہ کسی کی فطرت مسخ نہ ہو چکی ہو۔

مذکورہ بالا پانچ آیات آپ کے سامنے ہیں، چار آیات میں '' وَمَآ اُهِلَّ '' کا لفظ آیا ہے، اور پانچویں آیت میں '' لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ '' کے الفاظ آئے ہیں۔ جن کے بعد ارشاد ہوا کہ شیطان ایسے لوگوں کے دلوں میں اعتراضات اور سوال پیدا کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تاویلات اور شکوک و شبہات پیدا کریں، تاکہ مسلمان شرک اور حرام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانے میں مبتلا ہو جائیں۔ جو ان لوگوں کے پیچھے چلے گا وہ مشرکین میں شمار ہوگا۔

مفسرین اور اہل لغت نے ''اُھِلَّ'' کے دو معنیٰ کیے ہیں۔

① ۔ چاند دیکھنے کے وقت آواز بلند کرنا، جس طرح لوگ عید کا چاند دیکھ کر اونچی آواز سے کہتے ہیں، وہ چاند نظر آ رہا ہے۔ ذبح کرنے کے وقت مشرکین بتوں کا اور صاحب ایمان اللہ تعالیٰ کا نام لیتے تھے اور لیتے ہیں اس لیے ذبح کرنے کو ''اُھِلَّ'' سے تعبیر کیا گیا۔

② ۔ کسی چیز کو ذبح کرنا ہے۔

''وَمَآ اُھِلَّ'' کی غلط تاویلات اور ان کا جواب:

عربوں کے ہاں یہ رواج تھا کہ وہ کسی بت کے نام پر جانور ذبح کرتے تو اس پر بت کا نام لیتے تھے۔ بعض لوگ ''وَمَآ اُھِلَّ'' کے الفاظ کی تاویل کرتے ہیں کہ کیونکہ کلمہ پڑھنے والے کسی بت اور دوسرے کا نام نہیں لیتے لہٰذا اس طرح ذبح کرنے سے یہ چیز غیر اللہ میں شامل نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کلمہ پڑھنے والے حضرات ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام نہیں لیتے لیکن۔

① ۔ کیا یہ لوگ اپنے جانوروں کو مزارات کے لیے وقف نہیں کرتے اور ان پر چڑھاوا نہیں چڑھاتے؟

② ۔ کیا لوگ یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ اگر فلاں بت، مزار یا پیر کو نذرانہ پیش نہ کیا تو وہ ناراض ہو جائے گا جس سے ہمیں نقصان ہوگا؟

③ ۔ کیا ایسے لوگوں کا یہ عقیدہ نہیں ہوتا کہ فلاں مزار پر چڑھاوا پیش کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے؟

اَن پڑھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ بزرگ ہی ہماری مصیبتیں ٹالتے اور ہمیں رزق دیتے ہیں۔ پاکستان میں کئی اینکرز حضرات نے ایسے لوگوں کے انٹرویوز کیے اور انہیں ٹیلی کاسٹ کیا۔ جس میں ایسے لوگوں کی اکثریت تھی جو کھلے الفاظ میں کہتے پائے گئے یہ مزار والے ہی ہمیں اولاد اور رزق دیتے ہیں اور یہی ہمارے مسائل حل کرتے ہیں۔ آج سے صدیوں پہلے یہی اہل مکہ کہتے اور کیا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے اور ان کے بعد تابعین، تبع تابعین یا آئمہ کرام میں سے کسی امام نے روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی قبر پر چڑھاوا چڑھایا؟ یا ان سے اس طرح صدقہ دینے اور ذبح کرنے کا ثبوت ملتا ہے؟

ہاں مشرکین مکہ بتوں کے سامنے اور یہود و نصاریٰ مزارات پر جانور ذبح کرتے اور چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ جن کے بارے میں ان کا عقیدہ تھا کہ ان کی طفیل ہمیں رزق دیا جاتا ہے۔ اس لیے ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم انہیں خوش رکھیں۔ اگر یہ ناراض ہو گئے تو ہمارے رزق میں کمی واقع ہو جائے گی۔ اس کے لیے زمیندار طبقہ اپنی فصل میں اور جانور پالنے والے اپنے چوپاؤں اور بھیڑ، بکریوں میں ایک تعداد بتوں اور مزارات کے لیے وقف کرتے تھے۔ انہوں نے اس کے لیے کچھ اصول بھی بنا رکھے تھے۔ قرآن مجید ان کے اصولوں کا قدرے تفصیل کے ساتھ تذکرہ کرتا ہے۔

مشرکین مکہ کی خود ساختہ تقسیم:

﴿وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا لِشُرَكَآىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآىِٕهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰى شُرَكَآىِٕهِمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ۝ ...... وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا یَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ۝ وَ قَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ۝﴾ (پ۸، الانعام: ۱۳۶ تا ۱۳۹)

”اور انہوں نے ”اللہ“ کے لیے ان چیزوں میں سے حصہ مقرر کر رکھا ہے جو اس نے کھیتی اور چوپاؤں میں سے پیدا کی ہیں، پھر وہ اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ ”اللہ“ کے لیے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کے لیے ہے، جو ان کے شرکا کا حصہ ہے وہ ”اللہ“ کو نہیں پہنچتا اور جو ”اللہ“ کا حصہ ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ .... اورانہوں نے کہا یہ چوپائے اور کھیتی منع ہے۔ ان کے خیال کے مطابق جسے ہم چاہیں اس کے سوا سے کوئی نہیں کھا سکتا اور کچھ چوپائے ہیں جن کی پیٹھیں حرام ہیں اور کچھ چوپائے ہیں جن پر وہ ''اللہ'' کا نام نہیں لیتے اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ عنقریب ''اللہ'' انہیں اس کی سزا دے گا جو وہ جھوٹ بناتے ہیں، انہوں نے کہا جو ان چوپاؤں کے پیٹ میں ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لیے ہے اور وہ ہماری بیویوں پر حرام ہے، اگر وہ مردہ پیدا ہو تو اس میں سب شریک ہوں گے، عنقریب ''اللہ'' انہیں ان کے کہے کی سزا دے گا بے شک وہ بڑی حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

﴿ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (پ ۸، الانعام: ۱۴۳، ۱۴۴)

''اس نے آٹھ قسم کے جوڑے (پیدا کیے)، بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو۔ فرمائیں کیا اس نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دو مادہ؟ یا وہ بچہ جسے دونوں مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہوں؟ اگر تم سچے ہو، تو مجھے علم کے ساتھ بتاؤ اور اونٹنیوں میں سے دو اور گائیوں میں سے دو، ان سے پوچھیں کہ اس نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ؟ یا وہ بچہ جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہیں؟ کیا اس وقت تم موجود تھے جب ''اللہ'' نے تمہیں اس کی وصیت کی تھی؟ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو ''اللہ'' پر جھوٹ بولتا ہے تاکہ لوگوں کو بے علمی میں گمراہ کرے۔ بے شک ''اللہ'' ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

اہل مکہ نے اپنے خود ساختہ اصولوں کے مطابق کسی جانور کا مادہ اور کسی کا نر حرام ٹھہرا لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ جیسا کہ الانعام آیت 139,138 میں ان کا عقیدہ بیان ہوا ہے کہ جس جانور یا کھیتی کو وہ اپنے بتوں کی نذر کرتے ان کے بارے میں انہوں نے یہ اصول بنایا ہوا تھا کہ اس کو مرد کھا سکتے ہیں اور اس کو عورتیں کھا سکتی ہیں اور فلاں کو سب کھا سکتے ہیں۔ فرمایا۔ ان سے استفسار فرمائیں کیا تم اس وقت موجود تھے۔ جب ''اللہ'' نے اس طرح کی تقسیم کار کی تھی؟ ظاہر ہے نہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرام کیا اور نہ ہی یہ تقسیم فرمائی۔ جو لوگ اپنی مرضی سے حلال و حرام کے فیصلے کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیا کرتا۔

﴿فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝﴾ (پ۸، الانعام: ۱۱۸ تا ۱۲۰)

''جس چیز پر ''اللہ'' کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ اگر تم اس کے احکام پر ایمان رکھنے والے ہو۔ تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہیں کھاتے جس پر ''اللہ'' کا نام لیا گیا ہے، حالانکہ اس نے تمہارے لیے وہ چیزیں کھول کر بیان کر دی ہیں جو اس نے تم پر حرام کی ہیں مگر جس کی طرف تم مجبور کر دیے جاؤ، بے شک بہت سے لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کے ساتھ دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں بے شک آپ کا رب حد سے بڑھنے والوں کو اچھی طرح جاننے والا ہے، ظاہر گناہ کو چھوڑ دو اور چھپے ہوئے کو بھی بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب انہیں ان کے کیے کی سزا دی جائے گی۔''

«عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي يَوْمَ الدِّيْنِ»

(رواہ مسلم: باب الدليل على أن من مات على الكفر لا ينفعه عمل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اللہ کے رسول! ابن جدعان زمانۂ جاہلیت میں بہت صلہ رحمی کرتا تھا اور وہ مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا۔ کیا یہ کام اسے فائدہ دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کام اسے فائدہ نہیں دیں گے کیونکہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا اے میرے رب! قیامت کے دن میری خطاؤں کو معاف کر دینا۔'' یعنی وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا

شرک کے مراکز پر صدقہ کرنے کی اجازت نہیں:

«عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ» (رواہ ابو داؤد: باب مایؤمر بہ من الوفاء بالنذر)

''حضرت ضحاک بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی معظم ﷺ کے زمانے میں یک شخص نے نذر مانی کہ وہ 'بوانہ' مقام پر اونٹ ذبح کرے گا۔ آپ نے پوچھا: کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی تھی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا، وہاں جاہلیت کے میلوں میں سے کوئی میلہ لگتا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تجھے اپنی نذر پوری کرنی چاہیے۔ اس نذر کو پورا نہ کیا جائے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جسے پورا کرنے کی انسان طاقت نہ رکھتا ہو''

«عَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: اِذْبَحُوا لِلّٰهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ، وَبَرُّوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا»

(رواہ النسائی: تَفْسِيرُ الْعَتِيرَةِ [صحيح])

''نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا کہ ہم لوگ جاہلیت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عتیرہ ذبح کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ'' کے لیے ذبح کیا کرو چاہے کوئی سا مہینہ ہو، اور لوگوں کو کھلاؤ اور ''اللہ'' کے لئے نیک کام کیا کرو۔''

قبر کے پاس اور غیر اللہ کے نام پر صدقہ کرنا حرام ہے:

«عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ. قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً أَوْ شَاةً.»

(رواہ ابو داود: بَابُ كَرَاهِيَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ [صحیح])

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ''عَقْرَ'' جائز نہیں۔ بیان کرنے والے عبدالرزاق رحمہ اللہ ''عَقْرَ'' کی وضاحت کرتے ہیں کہ مشرکین قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کرتے تھے۔'' جس سے منع کیا گیا ہے۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نزول وحی سے پہلے نبی اکرم ﷺ سفل بلدح مقام پر زید بن عمرو بن نفیل سے ملے۔ نبی کریم ﷺ کو دسترخوان پر کھانا پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ پھر زید بن عمرو نے کہا کہ میں اس چیز کو نہیں کھاؤں گا جس کو تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو اور نہ ہی وہ چیز جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کی گئی ہو۔ زید بن عمرو قریش کے ذبیحوں کو کھانا عیب سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے بکری کو اللہ نے پیدا کیا ہے، اسی نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے اور اس کے ذریعے نباتات اگائی ہیں۔ پھر تم اس کا انکار اور غیر اللہ کی تعظیم کرتے ہوئے ان چیزوں کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو؟''

(رواہ البخاری: بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ)

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والے پر پھٹکار ہو گی:

«عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ، أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً، إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا. قَالَ: فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا»

(رواه مسلم: باب تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله)

''حضرت طفیل رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص باتیں بتلائی تھیں جو لوگوں کو نہ بتلائی ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے لوگوں کے علاوہ مجھے کوئی خاص بات نہیں بتلائی۔ سوائے اس کے جو میری تلوار کی نیام میں ہے۔ پھر نیام سے کاغذات نکالے جن میں لکھا ہوا تھا۔ ''اللہ'' اس شخص پر لعنت کرے جو ''اللہ'' کے سوا کسی کے نام پر ذبح کرتا ہے، اور اس پر ''اللہ'' کی لعنت ہو جو زمین پر کی گئی نشاندہی کو مٹاتا ہے، ❶ جو اپنے والدین پر لعنت کرتا ہے ❷ اس پر بھی ''اللہ'' کی پھٹکار ہو، ''اللہ'' کی لعنت ہو جو کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے۔'' ❸

مسافر مکھی کا نذرانہ دینے کی وجہ سے جہنم رسید ہوا:

«عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ فِي ذُبَابٍ وَدَخَلَ رَجُلٌ النَّارَ، مَرَّ رَجُلَانِ عَلَى قَوْمٍ قَدْ عَكَفُوا عَلَى صَنَمٍ لَهُمْ وَقَالُوا: لَا يَمُرُّ عَلَيْنَا الْيَوْمَ أَحَدٌ إِلَّا قَدَّمَ شَيْئًا، فَقَالُوا لِأَحَدِهِمَا: قَدِّمْ شَيْئًا، فَأَبَى فَقُتِلَ، وَقَالُوا لِلْآخَرِ: قَدِّمْ شَيْئًا، فَقَالُوا: قَدِّمْ وَلَوْ ذُبَابًا، فَقَالَ: وَأَيْشٍ ذُبَابٌ، فَقَدَّمَ ذُبَابًا فَدَخَلَ النَّارَ. فَقَالَ سَلْمَانُ: فَهٰذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فِي

❶ دوسرے کی زمین پر قبضہ کرنے کے لیے اس کی ملکیت کا نشان مٹانا۔

❷ اپنے والدین پر لعنت کرنے کا مطلب دوسرے کے والدین پر لعن طعن کرنا، جس کے جواب میں وہ لعن طعن کرنے والے کے ماں، باپ پر لعن طعن کرے گا۔ ویسے اس دور میں ایسے گستاخ بھی موجود ہیں جو اپنے والدین کو گالی گلوچ دیتے ہیں۔

❸ دوسرے فرقے کا سربراہ ہونے سے اس کا ایک حد تک احترام کیا جا سکتا ہے لیکن نیک سمجھ کر اس کا دلی احترام کرنا گناہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذُبَابٍ، وَدَخَلَ هٰذَا النَّارَ فِي ذُبَابٍ﴾(مصنف ابن ابی شیبہ)
''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور دوسرا مکھی کی وجہ سے جہنم میں پھینک دیا گیا۔ دو آدمی ایک بت پرست قوم کے پاس سے گزرے وہ لوگ بت پر نذرانہ دیے بغیر گزرنے نہیں دیتے تھے۔ انھوں نے ان دونوں میں سے ایک کو کہا یہاں نذرانہ پیش کرو۔ اس نے کہا میں ''اللہ'' کے سوا کسی کے لیے نذرانہ نہیں دوں گا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا، وہ جنت میں داخل ہوا۔ دوسرے سے بھی نذرانہ دینے کے لیے کہا۔ اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا۔ ایک مکھی کا ہی نذرانہ دے دو۔ اس نے مکھی کا نذرانہ دے دیا۔ اس وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوا۔''

اپنی طرف سے حرام، حلال کے اصول بنانے کی اجازت نہیں:

حضرات! شریعت نام ہے، اللہ اور اس کے رسول کے فرمودات کا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی چیز کو حلال اور حرام قرار دیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام یا حلال کرنے کا حکم دیا، بصورت دیگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار نہیں کہ وہ حلال وحرام کے ضابطے اپنی مرضی سے بنائیں اور ان کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام اور اس کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال قرار دیں۔ نبی علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے اسی اصول کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ﴾(پ۲۸، التحریم: ۱)
''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یہ اختیار نہیں کہ آپ ''اللہ'' کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دیں۔''

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کی بنیاد پر نبی معظم ﷺ کی پانچ ضمانتیں (Guarantees)

﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (پ ۲۸، الصف:۹)

''وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ بات کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔''

﴿ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ ﴾ (پ ۲۸، المجادلہ:۲۱)

''اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے یقیناً اللہ بڑا قوت والا اور غالب رہنے والا ہے۔''

﴿ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ ﴾ (پ ۲۴، المومن:۵۱)

''یقیناً ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی کریں گے اور جس دن گواہ کھڑے کیے جائیں گے۔''

قرآن مجید کی شہادت اور دنیا کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب نبی معظم ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز فرمایا تو کوئی نہیں سمجھتا اور مانتا تھا کہ یہ دعوت کبھی پذیرائی اختیار کر سکے گی۔ لیکن آپ ﷺ پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ فرمائے جا رہے تھے۔ لوگو! کلمہ پڑھو، اسے سمجھو اور اس کے تقاضے پورے کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔ لوگوں کے انکار اور بے یقینی کے باوجود مکہ معظمہ میں نبوت کے ابتدائی سالوں میں آپ ضمانت دیتے کہ اس دعوت کو اخلاص کے ساتھ قبول کرو تم کامیاب ٹھہرو گے.......... ایک نہیں اس کے لیے آپ ﷺ پانچ ضمانتیں دیا کرتے تھے۔

① سابقہ جرائم اور گناہوں کی معافی:

نبی ﷺ کلمہ طیبہ کے فوائد اور ثمرات سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ جس نے پورے یقین کے ساتھ کلمہ پڑھا تو اس کے سابقہ گناہوں اور جرائم کو معاف کر دیا جائے گا۔ اللہ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ'' کس قدر انقلابی کلمہ اور عظیم ترین اعلان ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت بھی اس جیسا اعلان کرنے کا حوصلہ اور ہمت نہیں رکھتی نبی معظم ﷺ نے نہ صرف اس بات کا اعلان کیا بلکہ اپنی ذات اور حکومت کے حوالے سے اس کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا:۔

«عن عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ......»

(رواہ مسلم: باب قول اللہ تعالیٰ وانذر عشیرتک الاقربین)

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنا دایاں ہاتھ آگے کریں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے فرمایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا۔ آپ ﷺ پوچھتے ہیں۔ عمرو! کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ایک شرط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں، ارشاد ہوا کونسی شرط؟ میں نے عرض کی کہ میرے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو تجھے معلوم نہیں بلاشبہ اسلام پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے؟''

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَعَمَدَ صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَصَّ بِهِمْ وَطَافَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ... أَتَى الْكَعْبَةَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ وَمَا تَظُنُّونَ قَالُوا نَقُولُ ابْنُ أَخٍ وَابْنُ عَمٍّ حَلِيمٌ رَحِيمٌ قَالَ وَقَالُوا ذٰلِكَ ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقُولُ كَمَا قَالَ يُوسُفُ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ»

(السنن الکبریٰ: جزء ۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو فرمایا جو اپنے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں رہے گا۔ جو اسلحہ رکھ دے اسے بھی پناہ دی جائے گی۔ قریش کے سردار بیت اللہ میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے طواف مکمل کیا تو کعبۃ اللہ کے پاس آئے اور اس کی دہلیز پکڑ کر فرمایا: تم میرے بارے میں کیا کہتے اور سوچتے ہو؟ وہ کہنے لگے ہم سمجھتے ہیں۔ آپ ہمارے چچا زاد بھائی، حلیم الطبع اور رحم فرمانے والے ہیں۔ یہ الفاظ انہوں نے تین بار کہے۔ آپ نے فرمایا: میں وہی بات کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے کہی تھی۔ جاؤ آج تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔ ''اللہ'' تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے، یقیناً وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔''

② امن وامان کی گارنٹی:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾ (پ۷، الانعام: ۸۲)

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا ان کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔''

﴿ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (پ۱۸، النور: ۵۵)

''اللہ'' ضرور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ پس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، جو اس کے بعد کفر کریں، وہ لوگ فاسق ہیں۔''

«عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ......»

(رواه البخاري: باب صدقة قبل الرد)

"حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ کی خدمت میں دو آدمی حاضر ہوئے۔ ایک نے فقر و فاقہ کی اور دوسرے نے راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے، بہت جلد ایسا دور آئے گا کہ جب کسی محافظ کے بغیر مکہ سے ایک قافلہ نکلے گا اور اسے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔"

«عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا. قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ...... قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ......»

(رواه البخاري: باب علامات النبوة في الإسلام)

"حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عدی! کیا آپ نے حیرہ دیکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا دیکھا نہیں، البتہ میں اُس کے بارے میں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی عمر لمبی ہوئی تو ایک عورت کو دیکھے گا۔ جو حیرہ سے چلے گی اور کعبہ کا طواف کرے گی۔ اسے "اللہ" کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔ عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو دیکھا وہ حیرہ سے آئی اور اس نے کعبہ کا طواف کیا، اسے "اللہ" کے سوا کسی کا خوف نہیں تھا۔"

③ غربت اور معاشی بدحالی کا علاج:

قرآن مجید نے مسلمان سے ...... اخلاقی، روحانی اور معاشی تحفظ کے لئے یہ عقیدہ دیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کا رزق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔اس نے ہر کسی کا مقدر لکھ دیا ہے، جس میں کمی، بیشی نہیں ہوسکتی۔ یہاں تک کہ انسان کا رزق اس کے ماں باپ بھی نہیں کھا سکتے۔

«عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ ﷺ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»

(رواہ البخاری: کتاب القدر، باب لا مانع لما اعطی اللہ)

''مغیرہ بن شعبہ کے غلام وراد رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو آپ نبی اکرم ﷺ سے نماز کے بعد سنا کرتے تھے۔ وہ مجھے لکھ کر بھیجیں مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لکھوایا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز کے بعد یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا۔ ''اللہ'' کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے ''اللہ'' جسے تو دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے ہاں کسی کو کسی بڑے کی بڑائی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

نبی ﷺ کا فرمان ہجرت کے دوران:

«لأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِسُرَاقَةَ . وَنَظَرَ إِلَى ذِرَاعَيْهِ: كَأَنِّي بِكَ وَقَدْ لَبِسْتَ سِوَارَيْ كِسْرَى............لَمَّا جِئَ بِفَرْوَةِ كِسْرَى وَسَيْفِهِ وَمِنْطَقَتِهِ وَتَاجِهِ وَسِوَارَيْهِ. أَلْبَسَ ذَلِكَ كُلَّهُ لِسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ»

(البدایہ والنہایہ: فَصْلٌ فِي تَرْتِيبِ الْإِخْبَارِ بِالْغُيُوبِ الْمُسْتَقْبِلَةِ بَعْدَهُ)

''نبی اکرم ﷺ نے سراقہ کے ہاتھوں کی طرف دیکھا اور فرمایا سراقہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا، چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں جب کسریٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے تخت، اُس کی تلوار، اُس کا تاج اور اُس کے کڑے لائے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ چیزیں۔سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیں اور اسے کسریٰ کے کنگن پہنائے۔''

دوسری روایت میں ہے سراقہ نے کہا کیا یہ بات آپ لکھ کر دیں گے؟ آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اسے میری طرف سے لکھ دو۔(سیرت ابن ہشام)

''حضرت ابوسکینہ محرر قبیلہ کے ایک فرد ہیں وہ نبی ﷺ کے ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے خندق کھودنے کا حکم دیا تو کھودائی کے دوران ایک چٹان رکاوٹ بن گئی۔لوگوں نے آپ کو بتلایا۔رسول اللہ ﷺ ہاتھ میں کدال لیے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی چادر مبارک خندق کے کنارے رکھ کر آپ نے یہ کلمات پڑھتے ہوئے ضرب لگائی ''تیرے رب کے سچائی اور عدل والے کلمات مکمل ہو گئے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے'' چٹان کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی ضرب کے وقت جو اس سے چمک نکلی اسے دیکھ رہے تھے پھر آپ ﷺ نے دوسری ضرب لگائی اور وہی کلمات کہے چٹان کا دوسرا تہائی حصہ ٹوٹ گیا۔حضرت سلمان فارسی اس وقت بھی چمک نکلنے کا منظر دیکھ رہے تھے۔پھر آپ ﷺ نے تیسری ضرب لگاتے ہوئے وہی کلمات بولے تو چٹان کا بقیہ حصہ ٹوٹ گیا۔حضرت سلمان فارسی اس وقت بھی چمک نکلنے کا منظر دیکھ رہے تھے۔اللہ کے رسول ﷺ اپنی چادر پکڑ کر خندق سے باہر نکلے اور تشریف فرما ہوئے سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے جب بھی چٹان پر ضرب لگائی تو اس میں سے بجلی نمودار ہوئی۔اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: سلمان کیا آپ نے یہ منظر دیکھ لیا ہے میں نے کہا ہاں! میں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔میں نے یہ منظر دیکھا ہے۔آپ نے فرمایا: جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو مجھے کسریٰ کے محلات، شہر اور اس کے ارد گرد کی بستیاں دکھلائی گئیں۔آپ کے پاس بیٹھے ہوئے صحابہ نے عرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ اللہ کے رسول ﷺ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر فتح عطا فرمائے اور ہمیں ان کے گھروں کا مالک بنادے اور ان کے شہروں کو ہمارے ہاتھوں فتح کردے اللہ کے رسول ﷺ نے دعا کی اور فرمایا جب میں نے دوسری ضرب لگائی تو مجھے قیصر کے محل اور اس کے اردگرد کے شہر دکھلائے گئے۔ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ کے رسول ﷺ دعا فرمائیے کہ اللہ ان کا بھی ہمیں فاتح بنادے اور ہمیں ان کے گھر اور مال غنیمت کے طور پر عطا فرمادے اور ان کے شہروں کو ہمارے ہاتھوں برباد کرے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جب میں نے تیسری ضرب لگائی تو مجھے حبشہ اور اس کے گرد ونواح کے شہر دکھلائے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک وہ تمہیں کچھ نہ کہیں تم بھی حبشہ اور ترکوں کو چھوڑ دو۔"

(رواہ النسائی: باب غزوۃ الترک والحبشۃ [حسن])

④ اقتدار اور اختیار کی ضمانت:

سرورِ دو عالم ﷺ کی بعثت سے پہلے اہلِ حجاز نہ صرف انتشار اور خلفشار کا شکار تھے بلکہ اپنے افکار و کردار کی وجہ سے اس قدر بے حیثیت اور ناچیز سمجھے جاتے تھے کہ دنیا کی ترقی یافتہ حکومتوں اور تہذیبوں نے انہیں اپنے ساتھ ملانے سے انکار کر دیا تھا۔ بڑی حکومتوں نے مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے ان کے حصے بکھیر کر کے انہیں اپنے زیرِ نگین کر رکھا تھا۔ نبی آخر الزمان ﷺ نے اہلِ عرب کو عقیدۂ توحید کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔ اگر تم اس پر صحیح معنوں میں ایمان لے آؤ تو میں تمہیں عرب وعجم کے اقتدار کی ضمانت دیتا ہوں۔ سیاسی شعور رکھنے والوں کے لیے یہ بات اس قدر عجیب تھی کہ انہوں نے بے یقینی کے عالم میں سوالات اٹھائے کہ دنیا پر چھائی ہوئی روم اور ایران کی حکومتوں کا کیا بنے گا؟ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب منافق طعنہ دیتے کہ جنہیں پہننے کے لیے کپڑا، کھانے کے لیے روٹی، سر چھپانے کے لئے چھت میسر نہیں۔ کیا یہ لوگ سلطنتِ رومہ پر قابض اور ایران کے فاتح بنیں گے؟ ان کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے نبی ﷺ کو یہ دعا سکھلائی جو دعا ہونے کے ساتھ مستقبل کی پیش گوئی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے عقیدے کی ترجمان بھی ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ پھر وہ وقت آیا جب مسلمان دنیا میں واحد سیاسی (Political) پاور کے طور پر تقریباً ایک ہزار سال تک برسراقتدار رہے۔

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (پ۳، آل عمران:۲۶)

''کہو اے ساری کائنات کے مالک اللہ! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے تو عزت عطا فرمائے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں ہر قسم کی خیر ہے یقیناً تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

اسی کے پیش نظر نبی ﷺ نے اپنے چچا سے کہا تھا:

«فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَمِّ كَلِمَةً وَّاحِدَةً تُعْطُونَهَا تَمْلِكُونَ بِهَا الْعَرَبَ وَتَدِينُ لَكُمْ بِهَا الْعَجَمُ»

(البدايه والنهايه: فَصْلٌ فِي وَفَاةِ أَبِي طَالِبٍ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ)

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: چچا یہ ایسا کلمہ ہے جس سے تم عرب کے مالک بن جاؤ گے اور عجم تمہارا تابعدار بن جائے گا۔''

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ» (رواه البخاری: بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کو ''اللہ'' کی راہ میں خرچ کرو گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن شرط یہ ہے کہ

﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

(پ ۴، آل عمران: ۱۳۹)

''سستی نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اگر تم ایماندار ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔''

یہ کامیابی کس طرح حاصل ہوسکتی ہے، اور کیسے ہوگی؟

دنیا میں جتنے حلف (Oath) اٹھائے جاتے ہیں۔ان میں صرف وفاداری کا اظہار ہوتا ہے۔ پہلے سے موجود کسی غلط نظام اور قانون کی نفی نہیں کی جاتی، بلکہ طیبہ جو ہمارے ایمان اور نظام حیات کا ترجمان ہے، اس میں پہلے نفی ہے اور پھر اثبات۔ ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لیے کہ کسی بھی تعمیر سے پہلے اس کی بنیاد کا ہموار اور صحیح ہونا لازم ہے۔ انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ کھانے پینے سے پہلے دیکھتا ہے، جس برتن میں کھانے پینے لگا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کثافت تو نہیں پائی جاتی، یہاں تک کہ جانور بھی پانی پینے سے پہلے لمبا سانس لے کر تنکے پیچھے ہٹا لیتے اور کوئی چیز کھانے سے پہلے اسے سونگتے ہیں۔ یہی کلمہ طیبہ اور ایمان کی مثال ہے کہ جس دل میں نور توحید ڈالا جارہا ہے، پہلے اس کی صفائی اور پاکیزگی ضروری ہے۔ کیونکہ ایک دل میں بیک وقت شرک اور توحید اکٹھے نہیں رہ سکتے۔کلمہ مبارکہ سے پہلے لفظِ نفی لاکر باطل نظریات اور نظام ہائے زندگی کی نفی اس لیے کی جاتی ہے کہ اس کے بغیر آدمی نہ حق قبول کرسکتا ہے اور نہ ہی صحیح انداز میں اس کا ابلاغ اور نفاذ کرسکتا ہے۔ پھر "لا" میں ایک طرح کی جرأت اور بہادری پائی جاتی ہے۔ جب تک یہ دو چیزیں سچائی کے بارے میں پیدا نہ ہوں اس وقت تک کسی اچھی تبدیلی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اگر مسلمان، معاشرہ اور قوم کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو باطل کی نفی کرتے ہوئے پہلے انسان کی سوچ تبدیل کرنا پڑے گی۔ سوچ بدلنے سے انسان بدلتا ہے اور انسان کے بدلنے سے نظام تبدیل ہوتا ہے، جسے سیاسی زبان میں انقلاب کہا جاتا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ (پ ۱۳، الرعد: ۱۱)

''بے شک ''اللہ'' کسی قوم کو نہیں بدلتا، یہاں تک کہ وہ خود نہ بدلیں۔''

اسلام سے پہلے اور اب بھی انقلاب کے لیے کبھی بادشاہت کو مرکزیت ٹھہرایا گیا اور کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمہوریت اس کا پیش خیمہ سمجھی گئی۔ کسی نے عصری تعلیم بالخصوص ٹیکنالوجی کو انقلاب کا محور قرار دیا اور کچھ لوگوں نے دستور اور قانون میں اس کا حل تلاش کیا، لیکن انسان سدھرنے کی بجائے بگڑتا ہی چلا جا رہا ہے۔ جبکہ انقلاب کے لیے انسان کی سوچ کو بدلنا از حد ضروری ہے۔ اس کے لیے نسلی نہیں حقیقی، رسمی نہیں شعوری، صرف ثواب کے لیے نہیں بلکہ انقلاب کے لیے بھی کلمہ مبارکہ کو سمجھنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کی ضرورت ہے۔ اہل مکہ صاحب زبان ہونے کی وجہ سے کلمہ کا معنیٰ خوب سمجھتے تھے۔ اس لیے وہ کسی کی نفی کرنے کے لیے تیار نہ تھے وہ کلمہ سمجھتے تھے مگر پڑھتے نہیں تھے۔ آج کروڑہا مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔ اسی وجہ سے امت کے اخلاق اور کردار میں واضح فرق نہیں دکھائی دیتا۔ جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کلمہ کو پوری تحقیق اور شعوری طور پر پڑھا تھا۔ جس سے ان میں ایسی تبدیلی آئی جس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

قادسیہ کے معرکہ سے قبل سفارت کے دوران حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ربعی رضی اللہ عنہ نے اسلام کی ان الفاظ میں ترجمانی فرمائی تھی۔

«فَقَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ:.....وَإِخْرَاجُ الْعِبَادِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللهِ»(البدایة والنهایه)

''مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے رستم کے سوال کے جواب میں فرمایا: ہم اس لیے آئے ہیں کہ لوگوں کو لوگوں کی عبادت سے نکال کر ایک اللہ کی عبادت پر لگا ئیں۔''

حضرت ربعی رضی اللہ عنہ نے رستم کے ایک سوال کے جواب میں اپنی آمد اور جماعت کا مقصد یوں بیان کیا۔

«إِنَّا قَدْ أُرْسِلْنَا لِنُخْرِجَ النَّاسَ مِنْ ظُلُمٰتِ الْجَهَالَةِ إِلَى نُوْرِ الْاِيْمَانِ وَمِنْ جَوْرِ الْمُلُوكِ إِلَى عَدْلِ الْاِسْلَامِ»(البدایه والنهایة)

''ہمیں اس لیے بھیجا گیا ہے کہ لوگوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لا کھڑا کریں اور ہمارے آنے کا یہ بھی مقصد ہے کہ عوام کو بادشاہوں کے جور و ستم سے نکال کر اسلام کے عادلانہ نظام میں زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔'' (سیرت ابن ہشام، البدایہ والنہایہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ جنت کی ضمانت:

نبی ﷺ اس بات کی بھی ضمانت دیا کرتے تھے کہ جس نے اخلاص نیت کے ساتھ کلمہ پڑھا اور ہر قسم کے شرک سے بچتے ہوئے اس کے تقاضے پورے کرتا رہا۔ جونہی اس کی موت واقع ہوگی تو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝﴾

(پ۲۶، حم السجدۃ ۳۰ تا ۳۲)

”جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب ”اللہ“ ہے اور اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو، اور نہ غم کرو، بلکہ اُس جنّت کے بارے میں خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گے، وہاں جو چاہو گے تمہیں ملے گا اور جس کی خواہش کرو گے اُسے پاؤ گے یہ اُس ”رب“ کی طرف سے مہمان نوازی ہے جو غفور ورحیم ہے۔“

«عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ» (رواہ مسلم: بَابٌ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِالْإِيمَانِ وَهُوَ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَحُرِّمَ عَلَى النَّارِ)

”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو فوت ہوا اور اسے اس بات پر یقین ہو کہ ”اللہ“ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا، اور اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مع اللہ کا معنیٰ

مع اللہ کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا ہے۔ مذہب کی تاریخ اور قوموں کی عبادات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ہر دور میں تھوڑے لوگوں کو چھوڑ کر باقی لوگ کسی نہ کسی انداز میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے ہیں۔ جن میں اکثریت کی عبادت اور دعا کرنے کا طریقہ بالواسطہ رہا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اس طرح عبادت کرنے میں یکسوئی حاصل ہوتی ہے اور بزرگوں یا ان کی ارواح کے واسطے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ جب کہ قرآن مجید اس طریقہ کو ''اللہ'' کی عبادت کے ساتھ دوسروں کو شامل کرنا شرک قرار دیتا ہے۔ اس سے صرف منع ہی نہیں کیا، بلکہ اس کی سزا جہنم بتلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات، اسماء و صفات اور اپنے حکم میں شرکت گوارا نہیں کرتا، اسی طرح دعا اور اپنی عبادت میں بھی کسی کی شراکت گوارا نہیں کرتا کیونکہ اس کے سوا یا اس کے ساتھ کوئی دوسرا حقیقی الٰہ نہیں ہے۔ جب اس کے ساتھ دوسرا ''الٰہ'' نہیں تو پھر کسی انداز میں بھی کسی کو اس کی عبادت میں شریک نہیں بنانا چاہئے، قرآن مجید اس کے لیے ''مَعَ'' یعنی ''ساتھ'' کا لفظ استعمال کرتا اور اس سے منع کرتا ہے۔

﴿وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۞﴾

(پ۲۷، الذاریات: ۵۱)

''اللہ'' کے ساتھ کسی کو معبود نہ بناؤ، میں تمہیں اس کی طرف سے واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید، فرقانِ حمید میں کھلے اور ٹھوس دلائل کے ساتھ واضح فرمایا ہے کہ اے انسان! میں نے تجھے اور پوری کائنات کو بلاشرکت غیرے پیدا کیا ہے، بالخصوص تیری تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ تو صرف اور صرف میری بندگی اور تابعداری اختیار کرے۔ اس سبق کی یاددہانی کے لیے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ جن میں آخری پیغمبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ انبیاء کرام ﷺ اور آپ ﷺ کی دعوت یہی تھی اور ہے۔ لوگو! معبودانِ باطل کو چھوڑ کر صرف ایک ''اللہ'' کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ اور اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنا۔ لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا اگر تم اس طریقہ دعا اور عبادت سے باز نہ آئے تو بالآخر تم نے مرنا ہے اور تمہیں اس کا جواب دینا ہوگا:۔

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۠﴾ (پ۲۰، القصص:۸۸)

''اور ''اللہ'' کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، حکمرانی اسی کی ہے اور تم سب اسی کے حضور پیش کیے جانے والے ہو۔''

﴿قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ۫ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۫ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ﴾ (پ۷، الانعام:۱۹)

''فرما دیجیے کون سی چیز گواہی میں سب سے بڑی ہے؟ بتلا دیں کہ میرے اور تمہارے درمیان ''اللہ'' گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تا کہ میں اس کے ساتھ تمہیں اور جس تک قرآن پہنچے اُسے ڈراؤں، کیا واقعی تم گواہی دیتے ہو کہ حقیقتاً ''اللہ'' کے ساتھ اور بھی معبود ہیں؟ انہیں بتلائیں کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا، فرما دیجیے وہ ایک ہی معبود ہے اور جو تم شرک کرتے ہو بے شک میں اس سے بری الذمہ ہوں۔''

اس شہادتِ اکبر کے باوجود بے شمار لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا اس کے سوا دوسروں کو پکارتے، ان کے سامنے جھکتے اور نذر و نیاز پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس اپنے عقیدہ، عمل کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس باطل نظریہ اور کردار کی حمایت اور جواز کے لیے کوئی دلیل نہیں اُتاری۔ اسی لیے بار بار پوچھا جاتا ہے کہ اگر کسی کے پاس عقل اور نقل کے معیار پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری ہونے والی کوئی دلیل ہے تو پیش کرے:۔

﴿ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ۭ﴾(پ ۲۰، النمل:۶۰)

’’بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا، اور اس کے ذریعے سبز وشاداب باغ اُگائے جن کا اُگانا تمہارے بس میں نہیں۔ کیا ’’اللہ‘‘ کے ساتھ کوئی الہ ہے؟ بلکہ یہ لوگ حق سے پھرنے والے ہیں۔‘‘

اس حقیقت کو ہر دور کے مشرک مانتے تھے اور مانتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی نے زمین وآسمان پیدا کیے ہیں نہ کوئی بارش برسا سکتا ہے اور نہ ہی زمین کو گل وگلزار کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مشرک اپنے معبودوں کو ’’اللہ‘‘ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ ’’يَعْدِلُوْنَ‘‘ کا لفظ عدل سے نکلا ہے۔ عدل کے کئی معانی ہیں ان میں ایک معنی زیادتی کرنا اور کسی کو ’’اللہ‘‘ کے برابر ٹھہرانا ہے۔

﴿ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ۭ﴾

(پ ۲۰، النمل:۶۱)

’’اور کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس میں دریا چلائے اور اس میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں اور دو دریاؤں کے درمیان پردہ حائل کر دیا۔ کیا ’’اللہ‘‘ کے ساتھ کوئی اور الہ ہے؟ ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔‘‘

ارشاد ہوتا ہے اے لوگو! بتاؤ کہ کس نے زمین میں ٹھہراؤ پیدا کیا، کس نے اس میں دریا اور نہریں چلائیں، کس نے مضبوط پہاڑ بنا کر انہیں زمین میں گاڑ دیا اور کس نے دو سمندروں کے درمیان ایک پردہ حائل کیا ’’اللہ‘‘ کے ساتھ کوئی اور ہے؟ جس نے یہ کام کیے ہوں۔ ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ یا اس کے سوا کسی نے یہ کام نہیں کیے توحید باری تعالیٰ کے دلائل جاننے کے باوجود لوگوں کی اکثریت توحید کے علم سے نابلد ہے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ (پ ۲۰، النمل: ۶۲)

''کون ہے جو مجبور کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور مجبور کی تکلیف دور کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تمہیں زمین پر خلیفہ بناتا ہے؟ کیا ''اللہ'' کے ساتھ کوئی اور بنانے والا ہے بہت تھوڑے لوگ ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔''

ان آیات میں مشرکین کو سوال و جواب کی صورت میں عقیدہ توحید سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مشرک کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خوشی اور کامیابی کے وقت خالق حقیقی کو بھول جاتا ہے لیکن جب ہر طرف سے مایوس اور لاچار ہوتا ہے تو پھر اپنے رب کو آواز پر آواز دیتا اور اسے انتہائی مجبوری اور بے انتہا معذوری کے وقت پکارتا ہے تو رب کریم پھر بھی اسے مایوس نہیں کرتا۔

﴿ اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴾ (پ ۲۰، النمل: ۶۳)

''کون ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ دکھاتا ہے؟ اور کون بارش سے پہلے خوش خبری دینے کے لیے ہوائیں چلاتا ہے؟ کیا ''اللہ'' کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ ہے؟ ''اللہ'' لوگوں کے شرک سے بلند و بالا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس فرمان میں اپنی اُلوہیت کے جو دلائل دیے ہیں ان کے ساتھ ہر شخص کو واسطہ پڑتا ہے۔ دنیا میں کوئی آدمی نہیں جسے سفر درپیش نہ ہو، اللہ تعالیٰ سمندروں اور صحراؤں، اندھیروں اور طوفانوں فضاؤں اور ہواؤں میں مسافروں کی راہنمائی فرماتا اور انہیں ان کی منزلوں تک پہنچاتا ہے۔ یہی صورت حال بارش کی ہے جس سے ہر کوئی لطف اندوز اور سیراب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے ہر ملک اور علاقہ میں ہوائیں چلاتا ہے۔ خاص طور پر شدید گرمی کے موسم میں جب لوگ بارش کی ایک ایک بوند کو ترس رہے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی دعاؤں کو مستجاب کرتے ہوئے بادل نمودار کرتا اور ٹھنڈی ہوا چلاتا ہے۔ جس سے طبیعت بحال اور جسم و جان کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ ظاہر ہے ٹھنڈی ہوائیں چلانا، بحر و بر کے سفر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسافروں کی رہنمائی کرنا صرف ''اللہ تعالیٰ'' کا کام ہے۔ اس لیے استفسار فرمایا کہ اے مسافرو اور ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہونے والو! بتاؤ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا یا اُس کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے جو بحر و بر کے سفر میں تمھاری رہنمائی کرتا اور ٹھنڈی ہوائیں چلا کر تمھارے جسم و جان کو راحت پہنچاتا ہے؟ زمین و آسمانوں میں کوئی ہستی ایسی نہیں جو ان میں سے کوئی ایک کام کر سکے۔ اللہ تعالیٰ مشرکین کے مشرکانہ تصورات اور اعمال سے بلند و بالا ہے لیکن مشرک اپنی ذہنی پستی کی بناء پر زندہ اور مدفون بزرگوں اور دوسروں کو ''اللہ'' کے ساتھ پکارتے اور اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

﴿ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾ (پ ۲۰، النمل ۶۴)

''اور وہ کون ہے جس نے مخلوق کی ابتدا کی اور پھر اسے لوٹائے گا اور کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا ''اللہ'' کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ فرمادیں اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔''

اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کی عبادت کرنے والوں کا انجام:

﴿ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴾

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۲)

''اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنانا ورنہ مذمت کیا ہوا اور بے یار و مددگار ہو کر بیٹھے رہو گے۔''

﴿ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۹)

''یہ حکمت سے بھرپور باتیں ہیں آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی کی ہیں کہ ''اللہ'' کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنانا، ورنہ ملامت کیا ہوا، دھتکارا ہوا جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

اللہ، اللہ! کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ رسول مقبول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یا اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کسی کو شریک بنا سکتے ہیں مگر شرک کے گناہ اور اس کی سنگینی کے پیش نظر آپ کو مخاطب کیا گیا کہ اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو پکارا اور شریک ٹھہرایا تو آپ دنیا میں بھی ملامت شدہ اور بے یار و مددگار ہو جائیں گے اور آخرت میں سزا پائیں گے۔

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ﴾

(پ۱۹، الشعراء:۲۱۳)

''اے نبی ﷺ ''اللہ'' کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا ورنہ آپ بھی عذاب پانے والوں میں شامل ہو نگے۔''

بار، بار بتلانے اور سمجھانے کے باوجود جو آدمی دعا، مناجات، صدقہ، خیرات، نذر و نیاز اور عبادات میں کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک سمجھتا اور بناتا ہے اسے چیلنج کیا جا رہا ہے کہ اسے اپنے کام اور انجام کا بہت جلد پتہ چل جائے گا۔

﴿الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴾

(پ۱۴، الحجر:۹۶)

جو ''اللہ'' کے ساتھ کسی اور کو معبود بناتے ہیں عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا۔''

﴿الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ﴾

(پ۲۶، ق:۲۶)

''جس نے ''اللہ'' کے ساتھ کسی کو الٰہ بنایا، اسے شدید عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔''

ان ارشادات سے ثابت ہوا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا یا اس کے ساتھ ملائکہ، انبیاء کرام، اولیاء اور صلحاء، جنات اور شیاطین غرضیکہ کائنات میں کسی کو بھی اس کی ذات، اسماء و صفات، عبادات اور اختیارات میں شامل سمجھا اور بنایا اسے جہنم میں پھینکا اور شدید ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس عذاب میں اسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من دون اللہ کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے، ان سب کی تشریف آوری کا بنیادی اور مرکزی مقصد یہ تھا کہ وہ لوگوں کو دوسروں کی عبادت سے ہٹا کر صرف ایک ''اللہ'' کی عبادت پر لگائیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ''اللہ'' کے سوا یا اس کی عبادت کرنے کے ساتھ دوسروں سے مانگتے اور ان کی بھی عبادت کرتے ہیں۔ بے شک وہ کسی کا خیال رکھ کر ایسا کریں جس طرح چلّہ کشی کرنے والے اپنے سامنے شیخ کا تصور یا اس کا فوٹو رکھ کر ذکر وفکر کرتے ہیں۔ انبیاء کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے براہ راست مانگنے اور اس کی عبادت کرنے پر لگایا جائے۔ اس کے لیے قرآن مجید ﴿مَعَ اللهِ﴾ 'اللہ کے ساتھ'' کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کے لیے ''مِنْ دُوْنِ اللهِ'' کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ گویا کہ تمام انبیاء کرام ''In Direct'' عبادت کو ''Direct'' کرنے کے لیے مبعوث کیے گئے تھے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی ''Direct'' عبادت کے سوا دوسرے طریقوں کو غیر اللہ کی عبادت قرار دیتا ہے۔ اس کے لیے ''مَعَ اللهِ'' اور ''مِنْ دُوْنِ اللهِ'' کے الفاظ بول کر نہ صرف اس طرح عبادت کرنے سے روکتا ہے۔ بلکہ اسے ''اللہ'' کی عبادت کی بجائے دوسروں اور شیاطین کی عبادت قرار دیتا ہے۔ اس کے باوجود کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ''مِنْ دُوْنِ اللهِ'' اور ''مِنْ دُوْنِهٖ'' سے مراد صرف بت ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی عبادت کی جائے قرآن مجید نے اسے ''مِنْ دُوْنِ اللهِ'' میں شامل کیا ہے۔ آئیں قرآن مجید کی چند آیات کی روشنی میں قدرے تفصیل سے جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن مجید کن معنوں اور کس کس کے لئے ''مَعَ اللهِ'' اور ''مِنْ دُوْنِ اللهِ'' کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اگر ہم ان کے معنیٰ سمجھ جائیں تو ہمارا عقیدہ اور عمل یقیناً شرک سے پاک ہو جائے گا اور ہم صرف ایک ''رب'' کی بندگی کرنے کے ساتھ سب سے بڑھ کر اس سے محبت کریں گے۔ جس کا پہلا فائدہ در در کی ٹھوکریں کھانے سے بچ جائیں گے اور رب تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کے سامنے جھکنے سے خوددار،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حقیقی مسلمان بن جائیں گے۔ اسی لئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیتے اور اس کے سوا ہر کسی کی عبادت سے روکتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا اور اپنے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کرنے کے حق میں کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔

﴿قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (پ ۲۴، غافر: ۶۶)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے فرمادیں کہ جنہیں تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارتے ہو، اُن کی عبادت سے مجھے منع کیا گیا ہے میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلائل آ چکے ہیں، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف رب العالمین کے آگے سر تسلیم خم کروں۔''

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (پ ۱۱، یونس: ۱۰۴)

''فرمادیں اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے شک میں ہو تو میں ان سے نہیں مانگتا جن سے تم ''اللہ'' کے سوا مانگتے ہو میں صرف ''اللہ'' سے مانگتا ہوں جو تمہیں موت دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہو جاؤں۔''

یہاں ''أَعْبُدُ'' اور ''تعبدون'' کے الفاظ کا پہلا مفہوم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ مانگنا ہے۔

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ۝﴾ (پ ۲۲، فاطر: ۴۰)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمائیں کہ کبھی تم نے اپنے اُن شریکوں کے بارے میں غور کیا ہے جنہیں تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہو؟ مجھے بتاؤ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی کیا شراکت ہے یا ہم نے انہیں کوئی تحریر لکھ دی ہے؟ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا پر وہ واضح ثبوت رکھتے ہیں؟ ہر گز نہیں بلکہ ظالم ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں۔"

یہاں غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کو چیلنج کے انداز میں مخاطب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارتے ہو۔ دکھاؤ انہوں نے پوری دھرتی میں کونسی چیز پیدا کی ہے؟ یا آسمانوں کی بناوٹ، سجاوٹ اور ان کے درمیان بسنے والی مخلوق میں سے کس کی تخلیق میں وہ شامل تھے؟ یا ان کے پاس کوئی ایسی آسمانی کتاب ہے جس میں ان کے باطل عقیدہ اور طریقہ کی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ دلیل موجود ہے؟ اگر کوئی دلیل ہے تو اسے پیش کرو۔ ظاہر ہے کہ جنہیں یہ پکارتے اور ان کے سامنے جھکتے اور نذرانے پیش کرتے ہیں۔ نہ انہوں نے کسی چیز کو پیدا کیا ہے اور نہ ہی آسمانوں کی ساخت اور پرداخت میں شریک ہوئے اور نہ ہی ان کے پاس کسی آسمانی کتاب کی کوئی ایک دلیل ہے بلکہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ (النحل: ۲۰ تا ۲۲)

ان کے شرکیہ عقائد اور اعمال کا اس کے علاوہ کوئی وجود نہیں کہ یہ جھوٹی داستانوں، من گھڑت کہانیوں اور خود ساختہ کرامات کے ساتھ ایک دوسرے کو دھوکا دیتے ہیں۔ بتوں کے پرستار اپنے اپنے بتوں اور قبروں کے مجاور اپنے اپنے مزارات کے بارے میں جھوٹی کرامات، بے بنیاد داستانیں اور مشکل کشائی کے واقعات بیان کرتے ہیں تاکہ بتوں کے پوجنے والوں اور قبروں کے پرستاروں سے اپنے اپنے انداز میں نذر و نیاز وصول کرتے رہیں یہاں تک کہ آخرت کے بارے میں بھی دھوکا دیتے ہیں کہ یہ بزرگ ''اللہ'' کے ہاں تمہارے سفارشی ہوں گے۔

''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' سے مراد بُت اور تصویریں:

﴿إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ۝﴾

(پ ۱۷، الانبیاء: ۵۲)

''اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ یہ مورتیں کیا ہیں جن کا تم اعتکاف کرتے ہو؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (العنكبوت:١٦، ١٧)

''جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ صرف ''اللہ'' کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم حقیقت سمجھ جاؤ تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم ''اللہ'' کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ پس ''اللہ'' ہی سے رزق مانگو اور اسی کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرتے رہو تم نے اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔''

سورج، چاند، ستارے ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' میں شامل ہیں:

﴿فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَ حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنِ ؕ وَ لَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝﴾

(پ۷، الانعام:۷۶ تا ۸۰)

''جب ابراہیم علیہ السلام پر رات چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا کہنے لگا یہ میرا رب ہے، جب وہ غروب ہو گیا تو کہنے لگا، میں غروب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جب اس نے چمکتا ہوا چاند دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے، جب وہ غروب ہو گیا تو کہنے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لگا اگر میرے ''رب'' نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو یقیناً میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاتا۔ جب اس نے سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے اور یہ سب سے بڑا ہے۔ جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگا اے میری قوم! بے شک میں اس سے بری ہوں جو تم شرک کرتے ہو۔ میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس کی طرف پھیر لیا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ اس کی قوم اس سے جھگڑنے لگی، اس نے کہا کیا تم میرے ساتھ ''اللہ'' کے بارے میں جھگڑتے ہو، حالانکہ اس نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں ان سے نہیں ڈرتا جن کو تم اس کے ساتھ شریک بناتے ہو مگر یہ کہ میرا رب ہی کچھ چاہے۔ میرے رب نے ہر چیز کا علم کے ساتھ احاطہ کر رکھا ہے کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''

﴿وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۙ﴾ (پ ۱۹، النمل: ۲۴)

''میں نے دیکھا ہے کہ (ملکہ) اور اس کی قوم ''اللہ'' کی بجائے سورج کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال خوشنما بنا دیے ہیں اور انہیں ہدایت کے راستہ سے روک دیا ہے۔''

ملائکہ ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' میں شمار ہوتے ہیں:

﴿وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ أَهٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (پ ۲۲، سبا: ۴۰، ۴۱)

''جس دن ''اللہ'' تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا۔ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟ ملائکہ جواب دیں گے تو پاک ہے۔ ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ آپ ہمارے مالک ہیں یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے، ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لانے والے ہیں۔''

یاد رہے کہ مشرکین میں ہمیشہ سے ایک طبقہ ایسا رہا ہے جو ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتا اور ان سے مدد طلب کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قیامت کے دن ملائکہ ہماری سفارش کریں گے۔ ملائکہ کو ان لوگوں کے سامنے کھڑے کر کے سوال کیا جائے گا تو وہ اپنی پرستش کا انکار کریں گے۔

عزیر علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، مریم علیہا السلام، علماء اور پیر ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' میں شامل ہیں:

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (پ ۱۰، التوبہ: ۳۰، ۳۱)

''اور یہودیوں نے کہا عزیر علیہ السلام ''اللہ'' کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا مسیح ''اللہ'' کا بیٹا ہے یہ ان کی اپنی باتیں ہیں وہ اپنے سے پہلے کفار جیسی باتیں کرتے ہیں ''اللہ'' انہیں غارت کرے، وہ کدھر بہکے جا رہے ہیں انہوں نے اپنے علماء اور پیروں فقیروں کو ''اللہ'' کے سوا رب بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ صرف ایک ''الٰہ'' کی عبادت کریں اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ان کے شرک اور شریکوں سے پاک ہے۔''

﴿وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ ...﴾ (پ ۷، المائدۃ: ۱۱۶)

اور جب ''اللہ'' فرمائے گا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو ''اللہ'' کے سوا معبود بنالو؟......''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (پ۹، الاعراف:۱۹۴)

''بے شک جنہیں تم ''اللہ'' کے سوا پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہیں پس انہیں بلاؤ پھر اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری بات کا جواب دیں۔''

قرآن مجید نے کئی مقامات پر ''اَلَّذِيْنَ'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کے بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ ''اَلَّذِيْنَ'' کا لفظ ''ذی روح'' (Living Being) اور ''ذوی العقول'' (Rational Being) کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی روح اور عقل رکھنے والی مخلوق۔ ظاہر بات ہے کہ اس فرمان میں پہلی مراد نیک لوگ ہیں۔ معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یا اس کے ساتھ جن بزرگوں کو مشکل کشا، حاجت روا اور وسیلہ بناتے ہو وہ تو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اگر تم اپنے عقیدے میں سچے ہو تو انہیں بلاؤ کیا وہ تمہاری بات کا جواب دے سکتے ہیں؟

قیامت کے دن نیک لوگوں کا جواب:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝﴾ (الفرقان:۱۷، ۱۸)

''اور جس دن ''اللہ'' انہیں اور وہ اس کے سوا جن کی عبادت کرتے تھے اکٹھا کرے گا۔ وہ پوچھے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود ہی گمراہ ہو گئے تھے؟ وہ عرض کریں گے، آپ کی ذات پاک ہے ہمارے لیے یہ جائز نہیں تھا کہ آپ کے سوا کسی اور کو اپنا مالک ومختار بناتے لیکن آپ نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کی فراوانی عطا فرمائی تھی، جس وجہ سے یہ آپ کا فرمان بھول گئے اور ہلاک ہونے والوں میں شامل ہوئے۔''

شرک کرنے والا شخص حقیقی عقل کھو بیٹھتا ہے جس وجہ سے اسے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا اس کے اختیارات میں شریک کر رہا ہے اس کی اپنی حیثیت کیا ہے؟
مشرک اپنی بے عقلی کی وجہ سے ان بندوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں شریک سمجھتے ہیں جو زندگی بھر شرک کی مخالفت کرتے رہے۔ جب یہ لوگ دنیا سے کوچ کر گئے تو شرک کرنے والوں نے اپنے مفادات کی خاطر انہیں بھی اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرالیا۔ ان کی قبروں پر عرس، میلے لگائے اور انہیں حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر ان کی قبروں کے سامنے سجدے کیے اور ان کی قبروں کے سامنے اپنی حاجات پیش کرتے رہے۔ یہی کام اور باتیں عبادت کا خلاصہ ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اور جن کی عبادت کی جاتی تھی انہیں قیامت کے دن اکٹھا کر کے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی راہِ راست سے بھٹک گئے تھے؟ انبیاء کرام علیہم السلام نیک علماء اور صلحاء حضرات اپنے رب کے حضور عرض کریں گے، ہمارے خالق و مالک! آپ ہر قسم کے شرک سے مبرا ہیں۔ جہاں تک ہماری ذات کا معاملہ ہے۔ ہمارے لیے یہ کیسے جائز تھا کہ ہم تیری ذات اور عبادت کی طرف بلانے کی بجائے انہیں اپنی یا دوسروں کی عبادت کرنے کے لیے کہتے؟ دراصل آپ نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کی زندگی اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں۔ یہ لوگ شکر گزار بننے کی بجائے آپ کی ذات اور احکام کو بھول گئے اور ہلاک ہونے والوں میں شامل ہوئے۔ اس طرح انبیاء، ملائکہ اور نیک لوگ صفائی پیش کرنے کے بعد اپنی عبادت کرنے والوں کی عبادت کا انکار کریں گے۔
معزز حضرات! آپ نے تفصیل کے ساتھ پڑھ لیا کہ قرآن مجید نے ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' سے مراد صرف بت نہیں لیے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بھی پکارا جائے اور جس کی بھی عبادت کی جائے وہ ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' اور ''مِنْ دُوْنِهٖ'' میں شامل ہوگا۔
افسوس! اتنی واضح آیات ہونے کے باوجود بعض مفسر ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' کا ترجمہ بت وغیرہ کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی عبادت کی جائے وہ ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' ہے:
﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَصِيبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿ (پ۸الاعراف:۳۷)

''پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جو ''اللہ'' پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ان کے لکھے کے مطابق ان کا حصہ ملے گا، یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے ملائکہ آئیں گے اور وہ انہیں فوت کریں گے تو کہیں گے کہاں ہیں وہ جنہیں تم ''اللہ'' کے سوا پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے وہ ہم سے غائب ہو گئے پھر وہ اپنے آپ پر شہادت دیں گے کہ واقعی وہ کفر کرنے والے تھے۔''

شیطان ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' کا سب سے بڑا محرک ہے:

﴿ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴾ (پ۵، النساء:۱۱۷تا۱۱۹)

''یہ ''اللہ'' کو چھوڑ کر صرف دیویوں کی پرستش کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ صرف باغی شیطان کو پوجتے ہیں۔ (وہ اس شیطان کی عبادت کرتے ہیں) جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں میں سے مقرر حصہ لے کر رہوں گا۔ اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں کہوں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔ سنو جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ کھلم کھلا نقصان میں پڑ جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ کی حقیقت

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ ﴾(پ٦، المائدہ:٣٥تا٣٧)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو''اللہ'' سے ڈرو اور اس کی قربت کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ہے اگر وہ ہو جو کچھ زمین میں ہے اگر وہ یہ اور اس کے ساتھ اتنا ان کے پاس اور بھی ہو وہ اسے قیامت کے دن کے عذاب کے بدلے اسے فدیہ دیں تو وہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں جب کہ وہ اس سے کسی طرح نکلنے والے نہیں اور ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔''

وسیلہ کے بارے میں تمام مسالک (Schools of Thought) کا نکتۂ نظر:

① ۔مولانا امین احسنؒ اصلاحی کا نقطۂ نظر:

''وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ'' وسیلة کے معنی قربت کے ہیں اور إليه کی تقدیم سے حصر کا مفہوم پیدا ہو گیا ہے۔ یعنی خدا کا قرب اور اسی کا تقرب ڈھونڈو، جس کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کے احکام و حدود کی پوری پوری پابندی کرو اور ان کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتے رہو۔ خدا اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ اور وسیلہ جیسا کہ آیت ''وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ'' کے تحت ہم واضح کر چکے ہیں کتاب اللہ اور شریعت ہی ہے۔ اس وجہ سے کتاب اللہ اور شریعت کو مضبوطی سے تھامنا ہی خدا سے قربت کا واسطہ ہے۔ گویا آیت میں تنبیہ ہے کہ جن لوگوں نے خدا اور اس کی شریعت سے بے پرواہ ہو کر دوسروں کا تقرب ڈھونڈا اور ان کو اپنی نجات و فلاح کا ضامن سمجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹھے ہیں۔ وہ بڑی غلط امیدوں اور بڑے ہی غلط سہاروں پر جی رہے ہیں۔ فوز وفلاح کی راہ یہ ہے کہ خدا ہی سے ڈرو اور اسی کا قرب ڈھونڈو قرآن میں دوسری جگہ اس بات کی بھی تصریح ہے کہ جن فرشتوں کو نادانوں نے خدا کی قربت کا ذریعہ سمجھ کر معبود بنا یا وہ خود ہر لحہ خدا کے قرب کے لیے ساعی وسرگرم اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴾

(پ۱۵، الاسراء:۵۷)

''وہ لوگ جن کو یہ مشرکین پکارتے ہیں خود اپنے رب کے قرب کے حصول کے لیے ساعی رہتے ہیں کہ کون زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کرتا ہے۔ اور اس کی رحمت کی امید کرتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔''

④۔ سابق جسٹس پیر کرم شاہ صاحب بریلوی کی تفسیر:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ (پ۶، المائدۃ:۳۵)

''اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ اور جدوجہد کرو اس کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

ابن منظور لفظ وسیلہ کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اَلْوَسِيلَةُ فِي الْأَصْلِ مَا يُتَوَصَّلُ بِهِ إِلَى الشَّيْءِ وَيُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْهِ

(لسان العرب)

''یعنی جس چیز کے ذریعہ کسی تک پہنچا جائے اور اس کا قرب حاصل ہو اسے وسیلہ کہتے ہیں۔ اَلْوَسِيلَةُ كُلُّ مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ (کشاف) ایمان، نیک اعمال، عبادات، پیروی سنت اور گناہوں سے بچنا یہ سب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اور اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرب حاصل کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہیں۔''
اور مرشد کامل جو اپنی روحانی توجہ سے اپنے مرید کی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اتار دے۔ دل میں یاد الٰہی کی تڑپ پیدا کر دے۔ اس کے وسیلہ ہونے میں کون شبہ کر سکتا ہے؟ کاملین امت نے ایسے مرشد کی تلاش میں سیکڑوں، ہزاروں میل کی مسافت کو پاپیادہ طے کیا اور ان کی رہنمائی اور دستگیری سے آسمان معرفت وحکمت پر مہر و ماہ بن کر چکے ہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

③۔ مفکر اسلام مولانا سید ابو الاعلیٰ'' مودودی کی وضاحت:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (پ۶، المائدۃ:۳۵)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کی جناب میں باریابی کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدو جہد کرو، شاید کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے۔''

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ ﴾

(پ۱۵، الاسراء:۵۷)

''جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون ان سے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق۔''

یہ الفاظ خود گواہی دے رہے ہیں کہ مشرکین کے جن معبودوں اور فریادرسوں کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے۔ ان سے مراد پتھر کے بت نہیں ہیں۔ بلکہ یا تو فرشتے ہیں یا گزرے ہوئے زمانے کے برگزیدہ انسان۔ مطلب صاف صاف یہ ہے کہ انبیاء ہوں یا اولیاء یا فرشتے، کسی کی بھی یہ طاقت نہیں ہے کہ تمھاری دعائیں سنے اور تمھاری مدد کو پہنچے۔ تم حاجت روائی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ان کو وسیلہ بنا رہے ہو۔ اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ خود اللہ کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں۔ اور اس کا زیادہ سے زیادہ تقرب حاصل کرنے کے وسائل ڈھونڈ رہے ہیں۔ (تفہیم القرآن: ابوالاعلیٰ مودودی)

④۔ مسلک دیوبند کے مفتی اعظم مولانا محمد شفیعؒ:

''وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ'' یعنی اللہ کا قرب تلاش کرو، لفظ وسیلہ وَسَلٌ مصدر سے مشتق ہے، جس کے معنی ملنے اور جڑنے کے ہیں۔ یہ لفظ سین اور صاد دونوں سے تقریباً ایک ہی معنی میں آتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ وَصْلٌ بالصاد مطلقاً ملنے اور جوڑنے کے معنی میں ہے، اور وَسَلٌ بالسین رغبت ومحبت کے ساتھ ملنے کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔

صحاح جوہری اور مفردات القرآن راغب اصفہانی میں اس کی تصریح ہے، اس لیے صاد کے ساتھ وُصْلَه اور وَصِيلَه ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو دو چیزوں کے درمیان میل اور جوڑ پیدا کر دے، خواہ وہ میل اور جوڑ رغبت ومحبت سے ہو یا کسی دوسری صورت سے، اور سین کے ساتھ لفظ وسیلہ کے معنی اس چیز کے ہیں جو کسی کو کسی دوسرے سے محبت ورغبت کے ساتھ ملا دے۔ (لسان العرب: مفردات راغب)

اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ہر وہ چیز ہے جو بندہ کو رغبت ومحبت کے ساتھ اپنے معبود کے قریب کر دے، اس لیے سلف صالحین صحابہ وتابعین نے اس آیت میں وسیلہ کی تفسیر طاعت وقربت اور ایمان وعمل صالح سے کی ہے، بروایت حاکم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وسیلہ سے مراد قربت واطاعت ہے اور ابن جریر نے حضرت عطاء، مجاہد اور حسن بصری رحمہم اللہ وغیرہ سے بھی یہی نقل کیا ہے۔

اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر یہ نقل کی ہے:۔

«تَقَرَّبُوا إِلَيْهِ بِطَاعَتِهِ وَالْعَمَلِ بِمَا يُرْضِيهِ» (تفسیر الطبری)

''یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب حاصل کرو، اس کی فرمانبرداری اور رضامندی کے کام کر کے۔'' اس لیے آیت کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرو، بذریعہ ایمان اور عمل صالح کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ اور مقام محمود:

مسند احمد کی ایک صحیح حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ وسیلہ جنت کا ایک اعلیٰ درجہ ہے۔ جس سے اعلیٰ کوئی درجہ نہیں ہے، تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ مقام مجھے عطا فرمادے۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان کہے تو تم بھی وہی کلمات کہتے رہو جو مؤذن کہتا ہے، اس کے بعد مجھ پر درود پڑھو اور میرے لیے وسیلہ کی دعا کرو۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ وسیلہ جنت کا ایک خاص درجہ ہے جو رسول کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ آیت مذکورہ میں ہر مومن کو وسیلہ طلب کرنے اور ڈھونڈنے کا حکم بظاہر اس خصوصیت کے منافی ہے، مگر جواب واضح ہے کہ جس طرح ہدایت کا اعلیٰ مقام رسول کریم ﷺ کے لیے مخصوص ہے اور آپ ﷺ ہمیشہ اس کے لیے دعا کیا کرتے تھے، مگر اس کے ابتدائی اور متوسط درجات تمام مومنین کے لیے عام ہیں۔ اسی طرح درجات سب مومنین کے لیے آپ ﷺ ہی کے واسطہ اور ذریعہ سے عام ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اپنے مکتوبات میں اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے تفسیر مظہری میں اس پر متنبہ فرمایا ہے کہ لفظ وسیلہ میں محبت اور رغبت کا مفہوم شامل ہونے سے اس طرف اشارہ ہے کہ وسیلہ کے درجات میں ترقی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پر موقوف ہے، اور محبت پیدا ہوتی ہے اتباع سنت سے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ'' اس لیے جتنا کوئی اپنی عبادات، معاملات، اخلاق، معاشرت اور زندگی کے تمام شعبوں میں رسول کریم ﷺ کی سنت کی اتباع کرے گا اتنی ہی اللہ تعالیٰ کی محبت اس کو حاصل ہوگی، اور وہ خود اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہو جائے گا، اور جتنی زیادہ محبت بڑھے گی اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔

لفظ وسیلہ کی لغوی تشریح اور صحابہ و تابعین کی تفسیر سے جب یہ معلوم ہو گیا کہ ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کا ذریعہ بنے وہ انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا وسیلہ ہے۔ اس میں جس طرح ایمان اور عمل صالح داخل ہیں اسی طرح انبیاء و صالحین کی صحبت و محبت بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داخل ہے کہ وہ بھی رضائے الٰہی کے اسباب میں سے ہیں۔ اور اسی لیے ان کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا درست ہوا۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط کے زمانہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ (معارف القرآن) ❶

⑤۔ مسلک اہل حدیث کے سرخیل شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ارشاد:

قرآن شریف میں ایک جگہ ارشاد ہے:۔

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (پ ٦، المائدۃ: ٣٥)

''یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کے نزدیک وسیلہ چاہا کرو، اور اس کی راہ میں جہاد کیا کرو، تاکہ تم خلاصی پاؤ۔''

اس آیت میں جو ''الوسیلہ'' کا لفظ ہے، بعض لوگ اس سے مراد وہ وسیلہ لیتے ہیں جس کو اردو میں ذریعہ کہتے ہیں، وہ اس کے معنی کرتے ہیں ''خدا کے پاس پہنچنے کا ذریعہ بناؤ۔'' یہاں تک کوئی حرج نہ ہوتا مگر وہ اس سے مراد وہ ذریعہ لیتے ہیں جو پیر پرستی یا قبر پرستی تک پہنچا دیتا ہے۔

آیت موصوفہ کا ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے یوں کیا ہے:۔

''اے مسلماناں تبرسید از خداد بطلبید قرب بسوئے او وجہاد کنید در راہ او تا رستگار شوید۔''

''یعنی اے مسلمانو! خدا سے ڈرو، اور خدا کا قرب چاہو، اور اس کے راستے میں جہاد کرو۔''

اس آیت میں جو لفظ ''الوسیلہ'' آیا ہے بوجہ عربی زبان نہ جاننے کے اس کے معنی سمجھنے میں ان لوگوں کو غلطی لگی ہے۔

دعویٰ تو یہ کیا جاتا ہے کہ خدا کے ان بزرگوں کو ہم وسیلہ بناتے ہیں یعنی اصل فاعل خدا ہے یہ بزرگ ہمارے اور خدا کے درمیان ہو کر ہماری عرض خدا تک پہنچاتے ہیں، مگر الفاظ ایسے ہیں جن

❶ زندہ بزرگوں سے دعا کروانا نہ کہ فوت شدگان سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل دعا تو ان بزرگوں سے ہے، اور خدا کو ان کے پاس وسیلہ لایا جاتا ہے۔ چنانچہ شَیْئًا لِلّٰهِ کے معنی بھی یہی ہے کہ ''اے بزرگ خدا کے واسطے کوئی چیز دے'' یہ الفاظ صاف کہہ رہے ہیں کہ دینے والا اس بزرگ کو سمجھا گیا ہے اور ذریعہ (وسیلہ) خدا کو بنایا گیا ہے، اور یہ عمل آیت کریمہ کے صریح خلاف ہے۔ اس سے بڑھ کر ایک اور وظیفہ سنیے جو سراسر وسیلہ کے خلاف ہے، غور سے سنیے، خدا کے بندے کلمہ اسلام پڑھنے والے توحید کے قائل مسلمان یہ وظیفہ پڑھتے ہیں۔

امداد کن امداد کن، ازبندہ غم آزاد کن

دردین ودنیا شادکن یا شیخ عبدالقادر

''یعنی میری مدد کر، میری مدد کر، غم و فکر کی قید سے مجھے آزاد کر، دین و دنیا میں مجھے خوش کر اے شیخ عبدالقادر صاحب۔''

وسیلہ سے شرک کا دروازہ کھلتا ہے:

بعض حضرات کچھ ضعیف روایات اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے کہ جب انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر بارش کے لیے دعا کی اے اللہ! ہم پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرواتے تھے۔ اب دعا کے لیے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو لے کر حاضر ہوئے ہیں، اس لیے ہم پر رحمت کی برکھا نازل فرما۔ یاد رہے کہ حضرت عمر، حضرت عباس رضی اللہ عنہما در صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی مرحوم شخصیت کے وسیلے کے قائل ہوتے تو وہ اپنی دعا میں اس کا ضرور نام لیتے اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر دعا کرتے کیوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے قائل نہ تھے۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کروائی۔ یہ ان کی عاجزی اور تواضع تھی ورنہ مقام و مرتبہ کے لحاظ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہیں اعلیٰ تھا، آپ خلیفۃ الرسول، عشرہ مبشرہ اور ایمان اور اعمال کے لحاظ سے تمام صحابہ میں دوسرے نمبر پر تھے۔ جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اس لیے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دعا کے لئے لے کر گئے کہ عمر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ تقریباً تمام صحابہ سے بڑے اور رشتہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر تھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کون ساوسیلہ جائز بلکہ ضروری ہے

عظیم ترین وسیلہ

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (پ۹، الاعراف:۱۸۰)

"اللہ" کے نہایت ہی خوبصورت نام ہیں اُسے انہی ناموں سے پکارا کرو۔"

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۝﴾

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۱۱۰)

"فرمادیں اللہ تعالیٰ کو پکارو یا رحمان کو، جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ اسے بالکل آہستہ کر۔ اس کے درمیان کا راستہ اختیار کر۔"

ایک سچے مسلمان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور وہی واسطہ اور وسیلہ پیش کرے جس کی ذات کبریا نے اجازت دی ہے۔ احمق ترین شخص بھی یہ حرکت نہیں کرسکتا کہ جس سے وہ کچھ مانگنا چاہتا ہے وہ اس کے سامنے ایسا انداز اختیار کرے کہ وہ اسے دینے کی بجائے ناراض ہوجائے۔ دانشمندی اور مسلمانی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کے اسمائے عالیہ اور صفات مبارکہ کو وسیلہ بنایا جائے۔

«عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ: فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى»

(رواه الترمذی: کتاب الدعوات [صحیح])

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دعا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا۔ یا اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق اور مستحق نہیں، تو اکیلا اور بے نیاز ہے، نہ آپکو کسی نے پیدا کیا ہے اور نہ ہی آپ نے کسی کو جنم دیا، تیرا کوئی ہمسر نہیں میں تیری ذات اور صفات کے واسطے سے دعا کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس آدمی نے اللہ کا بہت بڑا نام لے کر دعا کی ہے اور اس طرح جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے اور جب اُس سے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ بھی اس طرح دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ»

(رواہ احمد: باب مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ [حسن لغیرہ])

"اے اللہ میں آپ کے ہر نام سے جسے آپ نے اپنے لیے پسند کیا ہے اور اپنی کسی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے یا آپ نے اپنے علمِ غیب میں محفوظ رکھا ہے، میں عرض کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میری پریشانیوں کا مداوا اور غموں کا تریاق بنا دے۔"

ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں قرآن پاک حفظ کرنا چاہتا ہوں لیکن بار بار بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے انہیں حفظِ قرآن کے لئے جو دعا سکھلائی اس میں اس طرح اللہ تعالیٰ کے اسمائے عظمٰی کو وسیلہ اور واسطہ کے طور پر ارشاد فرمایا ہے۔

«اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تَرَامُ اَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ....»

(مستدرک للحاکم: کتاب الوتر [صحیح])

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے زمین و آسمان، جلالت و جبروت اور ایک عزت و اکرام کے۔ کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اے مہربان ''اللہ'' میں تیرے جلال اور تیرے حسین وجمیل چہرے کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔''

محبوب ترین وسیلہ

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝﴾ (پ ۳، آل عمران: ۳۱)

''اے نبی ﷺ! لوگوں سے بتلا دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔''

اس ارشاد ربانی میں یہ بات بالکل واضح کر دی گئی ہے کہ لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کے خواہاں اور کرم کے طلبگار ہو تو اس کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ اور وسیلہ ہے کہ تم نبی آخر الزمان ﷺ اور سرور دو جہاں کی سمع واطاعت کرتے چلے جاؤ۔ اس کے بغیر میرے قریب ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر تم حقیقتاً سچے دل کے ساتھ میری قربتیں، رحمتیں، شفقتیں اور محبت چاہتے ہو تو سب سے بڑا وسیلہ میرے نبی کی وفا اور اس کی غلامی میں پنہاں ہے۔ یاد رہے پہلی امتوں نے اپنے اپنے رسول کا طریقہ چھوڑ کر ادھر ادھر کے طریقے، راستے اور شخصیات کو اختیار کر لیا تھا۔ جن کی وجہ سے نا صرف گمراہ ہوئے بلکہ ''اللہ'' کے غضب کے لائق ٹھہرے۔

نیک اعمال کا وسیلہ

اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور رسول معظم کے طریقے کے مطابق کیے ہوئے اعمال کو مشکل اور مصیبت کے وقت بارگاہ ایزدی میں وسیلے کے طور پر پیش کرنا بھی جائز ہے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ماضی کے حوالے سے تین آدمیوں کا واقعہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ فرمایا: تین مسافر ایک خوفناک طوفان سے بچنے کے لیے غار میں پناہ گزین ہوئے۔ لڑھکتی ہوئی چٹان غار کے دروازے کو بند کر دیتی ہے۔ انہوں نے نکلنے کا راستہ نہ پا کر باہم مشورے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے یہ طے کیا کہ زندگی میں کیے ہوئے اعمال میں سے اللہ کی بارگاہ میں کسی عمل کا واسطہ دیا جائے۔ ایک نے کہا: اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں ایک دن بکریاں چراتے ہوئے رات گئے گھر آیا۔ میں نے بکریوں کا دودھ دھویا تو اس وقت میرے بوڑھے والدین سو چکے تھے۔ میں نے ان کے آرام کی خاطر انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا جب کہ میرے بچے میرے سامنے بھوک کی وجہ سے چلا رہے تھے۔ یہاں تک کہ بچے روتے روتے سو گئے۔ اے مالک الملک! اگر یہ نیکی آپ کی بارگاہ میں قبول ہو چکی ہے تو ہمیں اس مشکل سے نجات عطا فرما۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پتھر تھوڑا سا سرک گیا۔

دوسرے نے دعا کی میری چچازاد بہن انتہائی پریشانی کی حالت میں میرے پاس سائلہ کی حیثیت سے آئی۔ میں نے اس سے برے خیالات کا اظہار کیا، اس نے مجھے سمجھایا۔ لیکن میں نے اس سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ حالات سے مجبور ہو کر بالآخر اس نے سپردگی ظاہر کی۔ میں جب بے حیائی کا ارتکاب کرنے لگا۔ تو اس نے روتے ہوئے کہا کہ میں اپنے بچوں کی جان بچانے کی خاطر مجبور ہو چکی ہوں۔ تجھے ''اللہ'' سے ڈرنا چاہئے۔ میں پیچھے ہٹ گیا الٰہی حقیقت یہ ہے کہ تیرا خوف میرے دل میں اتر گیا جس سے میں نے کپڑے پہن لیے۔ مالک اگر میرا عمل تجھے منظور ہے تو ہمارے لیے راستہ کھول دیجیے پتھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا لیکن ابھی وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ تیسرے نے دعا مانگتے ہوئے اس طرح اپنا نیک عمل پیش کیا۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ میرے پاس ایک ملازم تھا وہ ناراض ہو کر اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے تھوڑے سے مال کو اپنے مال میں شامل کر لیا۔ جو وقت کے ساتھ بڑھتا رہا۔ وہ ایک مدت کے بعد غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر میرے پاس آ کر اسی مال کا مطالبہ کرنے لگا۔ میں نے اسے کہا کہ یہ ساری بھیڑ بکریاں تیری ہیں۔ وہ یقین نہیں کر رہا تھا۔ میں نے اسے تفصیل بتائی تو وہ مال لے کر اپنے گھر لوٹ گیا۔ خالق دو جہاں اگر یہ نیکی تو نے قبول فرمائی ہے تو ہمیں موت کے منہ سے نکال دے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اب باقی پتھر پیچھے ہٹا اور وہ اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے نجات پا گئے۔ حضرات! یہی شریعت کا نقطہ نظر ہے کہ آدمی نیک اعمال کے ذریعے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگا۔ (رواہ البخاری: باب من استأجر اجیراً ...)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسیلے کے نقصانات

دنیا کا نظام اسباب، وسائل پر چل رہا ہے۔ وسائل کے بغیر انسان اور اس کی گزران ممکن نہیں، پیاس اور بھوک کے وقت کھایا، پیا نہ جائے تو انسان کب تک زندہ رہ سکتا ہے؟ کیونکہ دنیا کا نظام اسباب کے بغیر چل نہیں سکتا، اس لیے انہیں اختیار کرنے کا حکم ہے، البتہ انہیں کارآمد بنانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ شریعت نے کمزور کی مدد کرنا اور بے سہارا کو سہارا دینا، انسان بالخصوص مسلمان پر لازم قرار دیا ہے، لیکن اس کی حدود نیک اور اچھے امور میں ہے۔ اگر کوئی برائی کے کاموں میں کسی کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کرتا ہے تو یہ شریعت کی نظر میں خیرخواہی کی بجائے برائی کو بڑھانا اور نظام کو خراب کرنے کے زمرے میں شمار ہوگا۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (پ ٦، المائدہ: ٢)

''نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرو، گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور ''اللہ'' سے ڈرو، بے شک ''اللہ'' بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔''

اگر اس اصول کا خیال نہ رکھا جائے تو دنیا کا نظام صحیح خطوط پر نہیں چل سکتا؟ اور نہ ہی یہ نظام متوازن اور حق پر مبنی کہلانے کا حقدار ہوگا۔ لیکن دنیا اور انسان کے معاملات کو ذات کبریا اور آخرت پر قیاس کرنا کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں۔ اس طرح کی سوچ رکھنے والا نہ صرف خود گناہِ عظیم کا مرتکب ہوتا ہے۔ بلکہ لوگوں کو آخرت کی جوابدہی سے بےخوف کرنے کے ساتھ ان کے لیے جرائم کا دروازہ کھولتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خالق و مخلوق کے درمیان نہ کوئی رکاوٹ ہے اور نہ ہونی چاہیے نہ ہی اللہ تعالیٰ نے کوئی واسطہ مقرر کیا اور نہ اس کی تلاش کی ضرورت ہے۔ انسان کے دل میں شیطان یہ خیال ڈالتا ہے کہ تو گناہ گار اور خطا کار ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف پاکباز بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک باز لوگوں کو پسند کرتا اور ان کی دعاؤں کو زیادہ قبول کرتا ہے۔ مگر رحیم و کریم رب کی طرف سے دعا میں کسی کی حرمت، طفیل اور وسیلہ کو لازم قرار نہیں دیا گیا۔ اگر وسیلہ اور گناہوں سے پاک ہونے کی شرط رکھ دی جاتی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کروڑہا انسان اپنی کوتاہیوں اور وسیلہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنے رب کی رحمتوں سے محروم رہتے۔
رب کریم نے گناہ گاروں کی جھجک دور کرنے کے لئے ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۵۳)

''اے نبی ﷺ میرے بندوں کو بتاؤ! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے ''اللہ'' کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ یقیناً ''اللہ'' سارے گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ غفور ورحیم ہے۔''

وسیلہ کی کیوں ضرورت نہیں؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے:

﴿اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝﴾
(پ ۱۳، الرعد: ۸ تا ۱۰)

''اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ اٹھائے ہوئے ہے اور رحم جو کچھ کم کرتے ہیں اور جو کچھ زیادہ کرتے ہیں اور اس کے ہاں ہر چیز کا اندازہ مقرر ہے۔ وہ غیب اور ظاہر کو جاننے والا، بہت بڑا اور نہایت بلندو بالا ہے۔ اس کے لیے برابر ہے کہ تم میں سے کوئی بات چھپا کر کرے یا اسے بلند آواز سے کرے اور جو رات کو چھپا ہوا ہے اور جو دن کو ظاہر چلانے والا ہے۔''

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝﴾ (پ ۲۶، ق: ۱۶)

''یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم اُس کے دل میں پیدا ہونے والے خیالات کو جانتے ہیں، ہم اس سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔''

﴿وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝﴾
(پ ۲۹، الملک: ۱۳)

''چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے کرو، اللہ کے لیے سب برابر ہے کیونکہ وہ دلوں کا حال جانتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالق ومخلوق کے درمیان وسیلے اور توسل کا بہانہ بنا کر پوپ نے عیسائیوں کو یہ تصور دیا کہ وسیلے کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس نظریے کی بدولت پادریوں، پنڈتوں اور راہبوں نے بڑی، بڑی جائیدادیں بنائیں، لوگوں کی عزتوں پر ڈاکے ڈالے اور انسان پر انسان کی خدائی کا تصور قائم کرنے کی کوشش کی۔ بدقسمتی سے اسی عقیدے کو بزرگوں کی محبت وعقیدت کے نام پر مسلمانوں میں عام کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ چند پاک باز لوگوں کو چھوڑ کر باقی پیروں اور گدی نشینوں نے کتنی بچیوں کو بے آبرو کرنے کے ساتھ سیکڑوں مربعے زمین اور کروڑوں کی جائیدادیں بنائیں اور سیاسی اجارہ داریاں قائم کر لی ہیں۔ اجازت تو زندہ بزرگ سے دعا کروانے کی تھی مگر پیروں کی غالب اکثریت نے اس کو کاروبار بنا لیا ہے، بزرگوں کی قبریں زیارت نہیں تجارت گاہ بن چکی ہیں۔ جو لوگ اپنے ماں باپ کی قبروں پر سالہا سال نہیں جاتے وہ ہزاروں روپے خرچ کر کے مزارات پر اپنا ایمان اور مال ضائع کر رہے ہیں۔ اس سے مذہبی حلقوں میں نا صرف مفادات اٹھانے کا ماحول پیدا ہوا بلکہ اخلاقی بے راہ روی کو فروغ مل رہا ہے۔ مزارات کے سامنے برہنہ ملنگ چکر کاٹتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت کا دھندا عام ہو رہا ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾ (پ ۱۰، التوبۃ: ۳۴)

''اے ایمان والو! بلاشبہ اکثر علماء اور درویش لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں اور ''اللہ'' کی راہ سے روکتے ہیں۔''

بندوں کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھنے کے لئے اتنی کمزور اور سطحی مثالیں دی جاتی ہیں کہ جس پر آدمی حیرت کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ڈی سی سے ملنے کے لیے چپڑاسی سے ملنے کی ضرورت ہے۔ مکان کی چھت پر سیڑھی کے بغیر نہیں چڑھا جا سکتا۔ بعض لوگ اس قدر نادانی کی باتیں کرتے ہیں کہ اگر وسیلہ ناجائز ہے تو عینک کیوں لگاتے اور سواری پر کیوں بیٹھتے ہو۔ اس جہالت اور باطل عقیدے کو اتنی شدومد کے ساتھ پھیلایا گیا ہے کہ عدالتوں میں بیٹھنے والے جج ہی نہیں بلکہ بعض چیف جسٹس، قانون کی باریکیوں اور موشگافیوں سے واقف وکلاء، بین الاقوامی شہرت رکھنے والی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل سکالر، الجھے ہوئے مسائل کو سلجھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے دانشور، اس پراپیگنڈے سے اتنے متاثر ہوئے کہ وہ صحیح عقیدہ اور سچ بات ٹھنڈے دل، دماغ کے ساتھ سننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ حالانکہ حکم تو یہ تھا کہ

﴿فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ﴾(پ ۱۴، النحل: ۷۴)

''اللہ کے لیے ایسی مثالیں بیان نہ کیا کرو۔''

حضرات! شرک کی ابتدا اس مفروضے سے ہوتی ہے کہ انسان سمجھ بیٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر بھی ایسی قوتیں موجود ہیں جو میری مشکل حل کر سکتی ہیں۔ اسی بنا پر بے شمار لوگ دین کی کچھ سمجھ رکھنے کے باوجود شرک جیسے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ضرور ہیں جو اپنی عبادت و ریاضت کی وجہ سے اس کے اتنے قریب ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی خدائی میں کچھ اختیارات سونپ رکھے ہیں۔ اس قربت و اختیار کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ باتیں ضرور منوا لیتے ہیں۔ حالانکہ اس کی پُر زور اور مدلل انداز میں تردید کی گئی ہے۔

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝﴾

(پ ۲۲، سبا: ۲۲)

''آپ فرمائیے تم پکار کے دیکھو، جنہیں تم ''اللہ'' کے سوا اپنا معبود خیال کرتے ہو۔ یہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کے بھی مالک نہیں اور نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے اور نہ ہی ان میں سے کوئی ''اللہ'' کا مددگار ہے۔''

﴿يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝﴾(پ ۲۲، الفاطر: ۱۳)

''وہ دن میں رات اور رات میں دن کو داخل کرتا ہے، چاند اور سورج کو اُسی نے مسخر کر رکھا ہے ہر کوئی وقت مقرر تک چلا جا رہا ہے، وہی اللہ تمہارا رب ہے بادشاہی اُسی کی ہے اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے پردے کے بھی مالک نہیں ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی دعاؤں میں کسی کو واسطہ اور وسیلہ نہیں بنایا

قرآن حکیم نے انسانی حاجات اور ضروریات کے حوالے سے انبیائے گرامی علیہم السلام کے واقعات اور ان کی دعاؤں کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے دوٹوک انداز اور الفاظ میں واضح کیا ہے کہ کسی رسول اور نبی نے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہوئے اپنے سے پہلے یا بعد میں آنے والی کسی شخصیت کے صدقے، واسطے، حرمت اور وسیلے سے دعا نہیں کی۔ انسان کی حاجات اور بڑی بڑی مشکلات درج ذیل ہیں۔

ہدایت کا حصول، گناہوں کی معافی صحت وتندرستی، نیک اولاد، رزق کی کشادگی، دنیا و آخرت میں عزت وعظمت، دشمن پر کامیابی، بیماری سے شفا، مشکلات سے نجات، دنیا وآخرت کی نعمتوں کی طلب اور انجام خیر کی تمنا۔

آدم علیہ السلام کی بے تابیاں:

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ کے شرف سے سرفراز فرماتے ہوئے انہیں اور ان کی بیوی حضرت حوا کو جنت میں ٹھہرایا اور فرمایا: جو چاہو کھاؤ، پیو لیکن اس درخت کے قریب نہیں جانا لیکن انہوں نے ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا۔ پھل کھاتے ہی ان کا لباس اتر گیا۔ جب وہ برہنہ ہو گئے تو پردہ پوشی کے لیے درختوں کے پتے استعمال کرنے لگے۔ اس مشکل ترین موقع پر انہوں نے ''رب'' کی بارگاہ میں دعا کرتے ہوئے کسی فرشتے یا شخصیت کا واسطہ نہیں دیا۔ لیکن افسوس کہ کچھ لوگ بڑی سینہ زوری سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیا تھا اور ان کی توبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل قبول ہوئی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو تفصیل سے بیان فرماتے ہوئے دونوں کے ننگا ہو جانے کا بھی ذکر کیا ہے۔ خاکم بدہن کیا اللہ تعالیٰ نے اصل بات کو چھپالیا ہے؟ یہ ایسی من گھڑت بات ہے جس کا قرآن مجید اور احادیث کی دستاویزات سے کوئی ثبوت نہیں ملتا، حقیقت یہ ہے کہ یہ بالواسطہ طور پر اللہ تعالیٰ پر الزام لگانے کے مترادف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّىْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝﴾

(پ۸، الاعراف:۲۱ تا ۲۵)

''اور شیطان نے ان کے سامنے قسم اٹھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ ان کو دھوکے سے شیطان نے نیچے گرادیا پھر جب دونوں نے چکھ لیا درخت سے تو ظاہر ہوگئیں ان پر ان کی شرمگاہیں اور چھپانے لگ گئے اپنے (بدن) پر جنت کے پتے اور پکارا انہیں ان کے رب نے۔ کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور کیا نہ کہا تھا تمہیں کہ بلا شبہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دونوں نے عرض کی۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر نہ بخشش فرمائے تو ہمارے لئے اور نہ رحم فرمائے ہم پر تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں سے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانہ ہے اور نفع اٹھانا ہے ایک وقت تک (نیز) فرمایا اس زمین میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے تم اٹھائے جاؤ گے۔'' ❶

حضرت نوح علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا:

سیدنا حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال مسلسل قوم کے کردار اور افکار کی اصلاح کرتے رہے۔ قوم نا صرف جرائم میں آگے بڑھتی چلی گئی بلکہ انہوں نے کئی بار نوح علیہ السلام کو اذیت ناک

❶ ایک آیت کے سوا باقی تمام آیات کا ترجمہ پیر کرم شاہ صاحب بریلوی کی تفسیر ضیاء القرآن سے لیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکلیفیں دیں اور ان سے بار، بار عذاب لانے کا مطالبہ کیا۔ بالآخر انہیں پتھر مار مار کر ختم کر دینے کا اعلان کیا۔ تب حضرت نوح علیہ السلام ان کے خلاف بددعا کرتے ہیں۔ انہوں نے انتہائی بے چارگی اور بے بسی کے عالم میں بھی اپنے سے پہلے فوت ہونے والے انبیاء کرام حتیٰ کہ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام اور کسی فرشتے کو اپنی دعا میں صدقہ، طفیل اور حرمت کے طور پر پیش نہیں کیا:

﴿قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾

(پ۱۹، الشعراء:۱۱۶تا۱۱۸)

''انہوں نے کہا اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو سنگسار کیے گئے لوگوں میں شامل ہوگا۔ نوح علیہ السلام نے دعا کی اے میرے ''رب'' میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے اب میرے اور ان کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو میرے ساتھ مومن ہیں ان کو نجات دے۔''

﴿فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۝﴾ (پ۲۷، القمر:۱۰)

''انہوں نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ میں عاجز آ گیا ہوں پس تو (ان سے) بدلہ لے۔''

(اس کے نتیجہ میں قوم کو غرق کر دیا گیا۔)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جبرائیل امین کو بھی وسیلہ نہ بنایا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام مدت مدید تک اپنے باپ، قوم اور وقت کے حکمران کو سمجھاتے رہے لیکن تینوں نے ان کی بات ماننے کی بجائے بالاتفاق انہیں زندہ جلا دینے کا فیصلہ کیا۔ آزمائش کے آخری لمحے حضرت جبرائیل آپ کے سامنے جلوہ گر ہو کر عرض کرتے ہیں۔ جناب خلیل خدمت کے لیے حاضر ہوں، حکم کیجیے! ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے تو ٹھیک ورنہ مجھے اس کی ذات پر اعتماد اور بھروسہ ہے۔ [1] ذرا سوچئے کہ ابراہیم علیہ السلام اس تنہائی، نازک اور مشکل ترین موقع پر بھی کسی کا واسطہ، صدقہ حتیٰ کہ جبرئیل امین کو بھی وسیلہ

[1] سیرت ابراہیم بحوالہ: تفسیر زاد المسیر، تفسیر القرطبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنانے کے لئے تیار نہ ہوئے تب جا کر حکم ہوا: ۔ ❶

﴿قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ۞ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۞ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ۞﴾

(پ ۱۷، الانبیاء: ۶۹ تا ۷۰)

''انہوں نے کہا اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی حمایت کرو اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو۔ ہم نے فرمایا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم علیہ السلام پر سلامتی بن جا، وہ چاہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام کو نقصان پہنچائیں۔ مگر ہم نے ان کو بری طرح ناکام کر دیا۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کی آہ وزاریاں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ دنیا میں سب سے معزز خاندان کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ» (رواہ البخاری: باب قول الله تعالى لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ)

''(یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام) سب سے معزز ہیں۔'' چار نسلیں پیغمبر ہیں۔

اتنے عظیم خانوادہ سے تعلق رکھنے کے باوجود حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کی طویل ترین اور اذیت ناک جدائی کا صدمہ سہہ رہے تھے۔ اس غم کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ اس حال میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے اور نہ انہوں نے دعا کرتے ہوئے اپنے باپ، دادا کا واسطہ دیا۔ جبکہ ان کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل تھے۔

﴿قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۞ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ

❶ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ستائیس دعاؤں کا ذکر ہے کسی ایک دعا میں بھی انہوں نے اپنے سے پہلے کسی نبی کا واسطہ نہیں دیا۔ (البقرۃ: ۱۲۶ تا ۱۲۹/ ابراہیم ۳۵ تا ۴۱/ الشعراء: ۸۳ تا ۸۷/ الصافات: ۱۰۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

(پ ۱۳، یوسف: ۸۳، ۸۴)

''آپ نے (یہ سن کر) کہا بلکہ آسان بنا دی ہے تمہارے لیے تمہارے دلوں نے یہ بات مجھے تو صبر ہی کرنا ہے۔ قریب ہے کہ ''اللہ'' ان سب کو میرے پاس لے آئیگا، بے شک وہ سب کچھ جاننے والا اور حکیم ہے۔ انہوں نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہا، ہائے افسوس! یوسف، سفید ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں غم کے باعث اور وہ غم میں بھرے ہوئے تھے۔''

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا:

حضرت یوسف علیہ السلام انتہائی پاکباز اور بالکل بے گناہ ہونے کے باوجود کئی سال تک جیل کی سلاخوں میں بند کر دیے گئے۔ انہوں نے غم اور خوشی میں جتنی دعائیں کیں کسی ایک دعا میں بھی کسی شخصیت کو واسطے اور وسیلے کے طور پیش نہیں کیا۔

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾﴾ (پ ۱۳، یوسف: ۱۰۱)

''اے میرے رب! تو نے مجھے بادشاہت عطا فرمائی، تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر سکھائی، آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! تو ہی میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے۔ مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں فوت کرنا اور مجھے نیک بندوں کے ساتھ ملا دینا۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مجبوریاں:

کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے موسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کی پیدائش ہی اس کی قوم کے لیے آزمائش بن گئی ہو، ان کی ولادت کے خوف سے ہزاروں بچے قتل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کئے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنے دشمن فرعون کے گھر جوان ہوئے۔ ان سے غیر ارادی طور پر فرعون کی پارٹی کا ایک آدمی قتل ہو گیا، وہ چھپتے چھپاتے مدین کی سرزمین پر پہنچے، غریب الوطنی اور بھوک کی شدت کے باوجود اپنی دعا میں کسی شخصیت کو وسیلے کے طور پر پیش نہیں کیا۔

﴿فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝﴾ (پ ۲۰، القصص: ۲۴)

''موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلایا، پھر سائے میں بیٹھ گئے، اور بولا پروردگار جو خیر بھی تو مجھ پر نازل کردے میں اس کا محتاج ہوں۔'' ❶

حضرت یونس علیہ السلام کی بے قراریاں:

یونس علیہ السلام اپنی قوم کی اصلاح کے لئے مسلسل اور بے پناہ محنت کرتے ہیں۔ اس کے باوجود قوم اپنی بدکرداریوں اور بداعمالیوں میں آگے بڑھتی جارہی ہے اور یونس علیہ السلام سے بار، بار عذاب کا مطالبہ کرتی ہے۔ یونس علیہ السلام مجبور ہو کر ''اللہ'' کی بارگاہ میں ان کے لیے بددعا کرتے ہیں۔ جسے قبول کر لیا گیا۔ لیکن عذاب آنے میں کچھ وقت باقی ہے۔ قوم نے اس وقت سے فائدہ اٹھانے کی بجائے انہیں عذاب نہ آنے کے طعنے دیئے کہ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ تم انتہائی کذاب اور پاگل انسان ہو۔ (نعوذ باللہ) جناب یونس علیہ السلام اس صورت حال سے تنگ آکر اجازت کے بغیر گھر، بار چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے۔ یاد رہے کوئی نبی بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اپنی تعیناتی کے علاقے سے ہجرت نہیں کر سکتا۔ تا آنکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہ آجائے۔ یونس علیہ السلام راستے میں دریا عبور کرنے کے لیے بیڑے پر سوار ہوئے تو ایک مچھلی کا لقمہ بنے، وہ انہیں لے کر سمندر کی تہہ میں اتر گئی۔ یونس علیہ السلام اس قدر لاچار اور بے سہارا ہوئے کہ نہ پچھلوں کو خبر اور نہ جس طرف جارہے تھے ان کو کوئی علم۔ آپ اس قدر

❶ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کی نو (۹) دعاؤں کا ذکر آیا ہے انہوں نے کسی ایک دعا میں کسی شخصیت کی حرمت اور واسطے سے نہیں مانگا۔ (طٰہٰ: ۲۵ تا ۳۲/ القصص: ۲۴/ الاعراف: ۱۵۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنہائی اور بے سروسامانی سے دوچار ہوئے کہ دنیا میں شائد ہی کوئی شخص ایسے حالات میں گرفتار ہوا ہوگا۔ وہ بے بسی کے عالم میں مچھلی کے پیٹ میں اپنے رب کو پکارتے ہیں تو وسیلے، واسطے اور صدقے کے طور پر کسی شخصیت کو پیش کرنے کا تصور بھی نہیں کرتے۔

﴿وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

(پ۱۷، الانبیاء:۸۷، ۸۸)

''اور مچھلی والے کو یاد کریں جب وہ غصہ سے چل دیا اور سمجھا کہ ہم اس پر قابو نہ پا سکیں گے تو اس نے تاریکیوں میں پکارا۔ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا۔ تب ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کو غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچالیا کرتے ہیں۔''

سب سے بڑے حکمران سلیمان علیہ السلام کا طریقۂ دعا:

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے دور کے نبی اور حکمران تھے۔ ان کے ہاں حضرت سلیمان پیدا ہوئے۔ سلیمان علیہ السلام عالم شباب کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی نبوت کی خلعت سے سرفراز فرمایا اور حکمران بنایا۔ وہ اقتدار اور اختیار کی دعا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں بار الٰہا مجھے ایسا اقتدار نصیب فرما کہ قیامت تک کسی کو ایسی حکمرانی حاصل نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ایسی حکومت عطا فرمائی کہ ان جیسا اقتدار اور اختیار کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ انہوں نے بھی اپنی دعا میں کسی کا واسطہ نہیں دیا۔

﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (پ۲۳، ص:۳۵)

''پھر اس نے عرض کی اے میرے رب! مجھے معاف فرما دے مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ مل پائے بے شک تو ہی بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَأَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ (پ۱۹، النمل:۱۹)

''سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسے نیک کام کروں جو تجھے پسند آئیں اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔''

حضرت ایوب علیہ السلام کی صحت یابی کے لیے فریاد:

حضرت ایوب علیہ السلام ایک عرصہ تک کئی بیماریوں میں مبتلا رہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے چلنا پھرنا بھی مشکل ہوگیا۔ بیماری کے دوران جائیداد ختم اور پورا خاندان ایک حادثے کی نظر ہوا۔ ایک بیوی کے سوا ان کی خدمت کرنے والا کوئی دوسرا نہ تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اس بیماری میں طویل عرصے تک دعائیں کرتے رہے مگر جن وانس میں کسی ایک کو بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدقہ اور وسیلے کے طور پر پیش نہیں کیا اور نہ کسی کی حرمت کا واسطہ دیا:

﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ أَيُّوْبَ ۘ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ أَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ ﴾ (پ۲۳، ص:۴۱تا۴۳)

''اور آپ ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کا ذکر کریں جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے تکلیف اور مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ ہم نے اسے حکم دیا اپنا پاؤں زمین پر مار، تیرے نہانے اور پینے کے لیے یہ ٹھنڈا پانی ہے۔ ہم نے اُسے اس کے اہل وعیال واپس دیے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اپنی طرف سے عنایت فرمائے عقل وفکر رکھنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریم علیہا السلام نے بے موسم پھلوں کو کسی کا صدقہ قرار نہیں دیا:

مریم علیہا السلام بیت المقدس کے ایک حجرے میں ''اللہ'' کی عبادت کر رہی تھیں۔ ایک دن ان کی خدمت میں غائبانہ طور پر بے موسم پھل پیش کیے گئے۔ جوں ہی ان کے حجرے میں زکریا علیہ السلام گئے تو بے موسم پھل دیکھ کر حیرت کے عالم میں پوچھتے ہیں۔ مریم بیٹی یہ پھل کہاں سے آ گئے ہیں؟ حضرت مریم نے یہ نہیں کہا۔ خالو آپ ''اللہ'' کے پیغمبر ہیں آپ کے قدموں کے طفیل ایسا ہوا ہے۔ بلکہ وہ فرمانے لگیں یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے۔ اس واقعے سے بھی وسیلے اور حرمت کا مسئلہ پوری طرح واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کسی وسیلے اور وقت کی پابند نہیں۔ وہ جس طرح چاہے جس وقت چاہے اور جسے چاہے اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔

﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

(پ ۳، آل عمران: ۳۷)

''پھر قبول فرمایا اسے اس کے رب نے بڑی ہی اچھی قبولیت کے ساتھ اور پروان چڑھایا اسے اچھا پروان چڑھانا اور نگران بنا دیا اس کا زکریا علیہ السلام کو جب بھی جاتے مریم کے پاس زکریا علیہ السلام (اس کی) عبادت گاہ میں (تو) موجود پاتے اس کے پاس کھانے کی چیزیں (ایک بار) بولے اے مریم! یہ (رزق) کہاں سے آتا ہے مریم علیہا السلام بولیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے۔ بے شک ''اللہ'' جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔''

زکریا علیہ السلام کی بیٹے کے لیے دعا:

ہر انسان اپنے سلسلۂ نسب کی بقاء چاہتا ہے۔ آدمی کو اپنی معاونت اور آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے نیک اور صالح اولاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی جوانی تمام توانائیوں کے ساتھ رخصت ہو چکی ہے، بالوں میں چاندی چمک اٹھی، رفیقۂ حیات جسمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر اولاد جنم دینے کے قابل نہیں اس کے باوجود زکریا علیہ السلام اپنے رب کی رحمتوں پر بھروسہ کیے ہوئے مسلسل دعا کیے جا رہے ہیں۔لیکن اب دعا کرتے ہوئے جھجک محسوس کرتے ہیں کہ کہیں سننے والے باتیں نہ بنائیں کہ اس عمر میں بھی بوڑھا اولاد مانگتا ہے۔اس لیے کہ وہ چپکے، چپکے دعا کرتے ہیں۔الٰہی بے شک میں بوڑھا اور ضعیف ہو چکا ہوں اور میری بیوی بچہ جنم دینے کے قابل نہیں۔لیکن پھر بھی میں آپ کی جناب سے مایوس نہیں ہوں۔لہٰذا میرے گھر کے ویران آنگن کو صالح اولاد کے پھول سے سرسبز وشاداب فرمادے۔الٰہی جس طرح آپ نے مریم علیہا السلام کو بے موسم پھلوں سے نوازا ہے۔اسی طرح بے وقت اسی سمیٰ مجھے بھی اولاد کی نعمت سے ہمکنار کردے۔دنیا کا کوئی شخص ثابت نہیں کرسکتا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے کسی وقت بھی اپنی دعا میں کسی کو واسطے اور وسیلے کے طور پر پیش کیا ہو۔

﴿إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّى وَهَنَ ٱلْعَظْمُ مِنِّى وَٱشْتَعَلَ ٱلرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَإِنِّى خِفْتُ ٱلْمَوَٰلِىَ مِن وَرَآءِى وَكَانَتِ ٱمْرَأَتِى عَاقِرًا فَهَبْ لِى مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِى وَيَرِثُ مِنْ ءَالِ يَعْقُوبَ ۖ وَٱجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يَٰزَكَرِيَّآ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَٰمٍ ٱسْمُهُۥ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُۥ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ۝﴾ (پ۱۶، مریم:۳تا۷)

”جبکہ اس نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا۔اس نے عرض کیا اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں تک گل گئی ہیں اور سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا“ ”اے پروردگار“ میں کبھی تجھ سے دعا مانگ کر نامراد نہیں رہا مجھے اپنے پیچھے اپنے بھائی بندوں کی برائیوں کا خوف ہے اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے فضل خاص سے ایک وارث عطا کردے۔جو میرا وارث بھی ہو اور آل یعقوب کی میراث بھی پائے اور اے پروردگار“ اس کو ایک پسندیدہ انسان بنا (جواب دیا گیا) اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جسکا نام یحییٰ ہوگا ہم نے اس نام کا کوئی آدمی اس سے پہلے پیدا نہیں کیا۔“ (ترجمہ: تفہیم القرآن)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی طائف میں انتہائی بے بسی اور دعا:

سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی راہنمائی اور امت کی خیر خواہی کے لیے اتنے دکھ اٹھائے کہ جن سے کسی نبی اور لیڈر کو واسطہ نہیں پڑا۔ ان دو واقعات میں آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ اور ایک نہتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے پیش آیا۔ یہ دکھ اتنے گہرے اور کربناک تھے کہ آپ ان کی تکلیف مدت تک محسوس کرتے رہے۔ ان میں غزوۂ اُحد کا دن بھی شامل تھا۔ جس میں آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا گیا اور آپ کے ستر جانثار شہید ہوئے۔ آپ کے دانت شہید ہوئے اور پیشانی مبارک پر گہرا زخم آیا۔ اس کے باوجود آپ نے اس موقعہ اور اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرتے ہوئے کسی واسطے، وسیلے اور حرمت سے دعا نہیں کی۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا۔ کیا آپ پر اُحد سے بھی زیادہ سخت دن آیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری قوم کی طرف سے مجھ پر جو گزرا، وہ اُحد کے دن سے زیادہ سخت تھا۔ مجھے طائف کے دن انتہائی سخت حالات سے واسطہ پڑا۔ میں طائف کے تینوں سرداروں کے پاس گیا، انہوں نے نہ صرف میری دعوت کو ٹھکرایا، بلکہ میرے پیچھے نوجوانوں کو لگا دیا وہ مجھے پتھر مارتے تھے۔ اس حالت میں مجھے کچھ سوجھائی نہیں دیتا تھا کہ میں کدھر جاؤں۔ ''قرن ثعالب'' کے مقام پر پہنچ کر میں نے اپنا سر اٹھایا تو اپنے اوپر ایک بادل کو سایہ کیے ہوئے پایا۔ اچانک میری نظر جبرئیل پر پڑی' انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا: آپ کی قوم نے آپ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سن اور دیکھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تاکہ آپ اُسے جو چاہیں اپنی قوم کے بارے میں حکم دیں۔ فرمایا: مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، سلام کیا اور کہا اے محمد ﷺ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا جواب اور ردِّ عمل دیکھ لیا ہے۔ آپ کے ''رب'' نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے' تاکہ آپ مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم دیں۔ اگر آپ چاہیں تو ان دونوں پہاڑوں کو ان پر الٹ دیتا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں ان کی تباہی کی بجائے امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا' جو ایک ''اللہ'' کی عبادت کرنے والے ہوں گے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔'' (رواه البخاري: باب إذا قال أحدكم: آمين والملائكة في السماء، آمين، سيرت ابن هشام)

اس موقعہ پر آپ ﷺ کی دعا:

«اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُوْ ضَعْفَ قُوَّتِيْ، وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ، وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، أَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ، وَأَنْتَ رَبِّيْ، إِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ ؟ إِلٰى بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِيْ ؟ أَمْ إِلٰى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ أَمْرِيْ ؟ إِنْ لَّمْ يَكُنْ بِكَ عَلَيَّ غَضَبٌ فَلَا أُبَالِيْ، وَلٰكِنْ عَافِيَتُكَ هِيَ أَوْسَعُ لِيْ، أَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ، وَصَلَحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ أَنْ تُنْزِلَ بِيْ غَضَبَكَ، أَوْ يَحِلَّ عَلَيَّ سَخَطُكَ، لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ» (الرحيق المختوم)

''الٰہی! میں تیری بارگاہ میں اپنی کمزوری، وسائل کی کمی اور لوگوں کی نگاہ میں اپنی بے قدری کی فریاد کرتا ہوں۔ یا ارحم الراحمین! آپ کمزوروں کے رب اور میرے بھی رب ہیں۔ کیا آپ مجھے اس کے سپرد کرتے ہیں؟ جو مجھ پر زیادتی کرنے والا ہے کیا آپ نے مجھ پر میرے دشمن کو اختیار دے دیا ہے اگر آپ مجھ پر ناراض نہیں! تو پھر مجھے کسی کی پروا نہیں، مجھے صرف آپ کی رضا کافی ہے۔ اس سے قبل کہ مجھ پر تیرا غضب نازل ہو، میں آپ کے چہرے کے جمال سے پناہ چاہتا ہوں، جس کے ساتھ تو اندھیروں کو جلا بخشتا ہے، اسی کے ساتھ دنیا اور آخرت کے معاملے درست ہوتے ہیں، تو ہی دونوں جہان کا مالک ہے، یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے تیرے کرم کے بغیر نہ نیکی کی توفیق ملتی ہے اور نہ گناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ. يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رِعْلٌ، وَذَكْوَانُ. عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُونَةَ. فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللهِ مَا إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا، إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَتَلُوهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَذَلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ، وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ»

(رواه البخاري: باب غزوة الرجيع ورعل، وذكوان، وبئر معونة)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ستر صحابہ کی ایک جماعت جن کو قاری کہا جاتا تھا۔ انہیں تبلیغ کے لیے بھیجا۔ راستے میں ایک کنویں کے قریب جو بئر معونہ کے نام سے مشہور تھا۔ بنو سلیم کے قبیلے رعل اور ذکوان نے ان پر حملہ کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم تمہارے ساتھ لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ ہمیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے تمہاری تعلیم کے لیے بھیجا ہے۔ لیکن انہوں نے انہیں شہید کر دیا۔ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں ان کے لیے ایک ماہ بددعا کرتے رہے، اور یہ قنوت کی ابتدا تھی اس سے پہلے ہم قنوت نہیں کرتے تھے۔“

﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝﴾ (پ ۴، آل عمران: ۱۲۸، ۱۲۹)

”اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے بلاشبہ وہ ظالم ہیں۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ ”اللہ“ کا ہے۔ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے ”اللہ“ بڑا بخشنے والا، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔“

ان واقعات کے بعد بھی کوئی واسطے اور وسیلے کی بات کرتا ہے تو اس کا معاملہ ”اللہ“ کے حوالے کرنا چاہئے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت

﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ﴾ (پ ۱۴، النحل: ۳۶)

''ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ ''اللہ'' کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ ان میں سے کچھ وہ تھے جنہیں ''اللہ'' نے ہدایت دی اور کچھ وہ تھے جن پر گمراہی مسلط رہی۔ پس زمین میں چلو، پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا''

قرآن مجید بڑی تفصیل کے ساتھ اس بات کا تذکرہ کرتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت خالق کائنات کی توحید کا پرچار اور شرک کی نفی کرنا تھا۔ چنانچہ ہر نبی نے دعوت کا آغاز اور اپنی جدوجہد کی ابتداء کلمہ توحید سے فرمائی۔ توحید کی دعوت اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک شرک کی نفی نہ کی جائے۔ اس لیے ہر نبی نے سب سے پہلے اپنی قوم کو سمجھایا کہ شرک چھوڑ دو اور صرف ایک ''اللہ'' کی عبادت کرو:۔

﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا﴾ (پ ۲۱، العنکبوت: ۱۴)

''ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نوسو سال رہے۔

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ﴾ (پ ۸، الاعراف: ۵۹)

''بلاشبہ ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا، اس نے فرمایا اے میری قوم! ''اللہ'' کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں یقیناً میں تمہیں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔''

﴿وَ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ﴾ (پ ۱۱، ھود: ۲۹)

''اے میری قوم! میں تم سے اس کام پر کسی اجر کا مطالبہ نہیں کرتا۔ میرا اجر ''اللہ'' کے سوا کسی کے ذمہ نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام کی عظیم اور طویل ترین جدوجہد کے باوجود چندلوگ ایمان لائے اور باقی غرقاب کر دیے گئے۔ ❶ جن میں حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی شامل تھا۔ ❷

حضرت نوح علیہ السلام کے بعد سلسلہ نبوت جاری رہا، ان کے بعد جو بڑے پیغمبر مبعوث فرمائے گئے وہ حضرت ہود علیہ السلام تھے۔ موجودہ جغرافیے کے مطابق ان کی قوم عمان اور یمن کے علاقے حضر موت کے درمیان آباد تھی۔ ❸ جناب ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے جو پہلا خطاب فرمایا وہ یہ تھا:۔

﴿وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ (پ۸، الاعراف: ۶۵)

''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! ''اللہ'' کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔''

لیکن قوم عاد نے اپنے نبی کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا جس کے نتیجے میں ان پر سات راتیں اور آٹھ دن آندھی کا طوفان آیا اور ان لوگوں کو زمین پر پھٹک پھٹک کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ❹

قوم ہود کے بعد جو قوم کفر و شرک میں سب سے زیادہ مبتلا ہوئی وہ قوم ثمود تھی، ان کی طرف انہی میں سے حضرت صالح علیہ السلام کو نبی منتخب کیا گیا۔ انہوں نے دیگر جرائم سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے جس بات پر سب سے زیادہ زور دیا۔ وہ یہ تھی کہ ایک ''اللہ'' کی بندگی کرو اور شرک چھوڑ دو۔

﴿وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (پ۸، الاعراف: ۷۳)

''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! ''اللہ'' کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بے شک تمہارے پاس

---

❶ سورۃ ہود: ۴۰ ❷ سورۃ ہود: ۴۳
❸ سورۃ الفجر: ۶ تا ۹ ❹ سورۃ الحاقۃ: ۶ تا ۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ چکی ہے۔ یہ اونٹنی تمہارے لئے ''اللہ'' کی نشانی ہے۔ اسے چھوڑ دو تا کہ ''اللہ'' کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسے نقصان پہنچانے کے لئے ہاتھ نہ لگانا، ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا۔''

قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کی بات ماننے کی بجائے مطالبہ کیا کہ اس پہاڑ سے اس طرح کی اونٹنی نکلے، تب ہم آپ کی دعوت قبول کریں گے۔ اونٹنی کا معجزہ پانے کے باوجود وہ کفر و شرک چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوئے جس کے نتیجے میں انہیں تہس نہس کر دیا گیا۔ ❶

حضرت صالح علیہ السلام کے بعد بہت سے نبی مبعوث کیے گئے جو اپنے اپنے علاقے اور حلقے میں اپنی اپنی قوم کو دیگر جرائم سے روکنے کے ساتھ شرک کے گناہ اور نقصانات بتلاتے اور ''اللہ'' کی توحید کا پیغام دیتے رہے۔

قوم ثمود کے بعد جس قوم پر عذاب آیا وہ قوم مدین ہے یہ بھی اپنے پیش رو اقوام کی طرح شرک جیسے غلیظ اور بدترین عقیدہ میں مبتلا تھے۔ شرک وہ بیماری ہے جسے امّ الامراض کہنا چاہیے۔ مؤرخین نے اس قوم کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے مدین کی اولاد میں سے ہیں۔ اس لیے ان کی قوم کو اہل مدین کہا گیا ہے۔ قرآن مجید نے انہیں اصحاب الا یکہ بھی کہا ہے۔ کیونکہ ان کا علاقہ نہایت ہی سرسبز و شاداب تھا۔ جو دور سے دیکھنے والے کو درختوں کا ایک جھنڈ دکھائی دیتا تھا۔ اس بنا پر انہیں اصحاب الا یکہ کے نام سے بھی پکارا گیا۔ ❷

﴿وَ إِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (پ۸، الاعراف:۸۵)

''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا اس نے فرمایا: اے میری قوم! ''اللہ'' کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے۔''

لیکن انہیں بھی ان کی قوم نے جھٹلا دیا جس کے نتیجہ میں ان پر اوپر سے آگ اور نیچے سے

❶ سورۃ الشمس: ۱۴ ❷ سورۃ الشعراء: ۱۷۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شدید زلزلوں نے آلیا اور انہیں تباہ کر دیا گیا۔ ❶

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت نوح، حضرت ہود اور حضرت صالح کے بعد بہت سے انبیاء کرام ﷺ تشریف لائے تا آنکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث کیے گئے۔ آپ ایسے گھرانے اور معاشرے میں مبعوث فرمائے گئے کہ جن کا سرکاری مذہب، سورج، چاند، ستارہ اور بت پرستی تھا۔ مشرکانہ ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وقت کے حکمران نمرود نے اپنے آپ کو خدا کے طور پیش کیا اور لوگوں سے اپنی خدائی منوانے لگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ، قوم اور بادشاہ کو بار، بار سمجھایا کہ صرف زمینوں، آسمانوں کے خالق کو ''رب'' مانو اور اسی کی عبادت کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے پناہ جدوجہد کے باوجود ان کے باپ، قوم اور حکمران نے نہ صرف ان کی دعوت کا انکار کیا بلکہ انہیں آگ میں پھینک دیا گیا۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے سب کچھ برداشت کر لیا لیکن کفر وشرک کو گوارا نہ کیا۔ قرآن مجید ان کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ (پ ١٦، مریم: ٤١)

''اور اس کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کریں یقیناً وہ سچے نبی تھے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی عقیدۂ توحید سے عبارت اور نمونہ ہے۔ باپ، قوم اور حکمران کو ''رب تعالیٰ'' کی توحید بتلانے کے نتیجہ میں آگ میں ڈالا جانا، گھر اور وطن کو چھوڑنا، زوجۂ حیات اور نونہال کو عرب کے بیابان میں بسانا، اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دینا، بیت اللہ کی تعمیر اور مناسک حج ادا کرنا، گویا کہ ان کی حیاتِ مبارکہ کا ہر لحہ خالق کائنات کی توحید کے لئے تھا۔ جس کے لئے انہیں ان القابات سے نوازا گیا۔

''یقیناً ابراہیم علیہ السلام ایک پیشوا تھا، ''اللہ'' کا تابعدار، صرف ''اللہ'' کا ہو جانے والا، وہ مشرکوں سے نہ تھا۔'' (پ ١٤، النحل: ١٢٠)

''ابراہیم علیہ السلام کو ''اللہ'' نے اپنا دوست بنالیا تھا۔'' (پ ٥، النساء: ١٢٥)

❶ پ ٢٠، سورۃ العنکبوت: ٣٧۔ پ ١٢، سورۃ ہود: ٩٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلِ خدا سے محبت اور عقیدۂ توحید کی تقویت کے لیے، ان کے اندازِ خطاب اور جدوجہد کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

﴿اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا﴾ (پ۱۶، مریم:۴۲)

''جب اس نے اپنے باپ سے کہا کہ اے ابا جان آپ ان چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ کے کوئی کام آسکتی ہیں؟''

﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ۝﴾ (پ۱۷، الانبیاء:۵۱تا۵۳)

''ہم نے پہلے سے ہی ابراہیم علیہ السلام کو ہدایت بخشی اور ہم اس کو خوب جاننے والے تھے، جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ یہ مورتیں کیا ہیں جن کا تم اعتکاف کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنے باپ دادا کو اس طرح ہی ان کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہے۔''

باپ، قوم کے بعد حکمران سے خطاب

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود سے واسطہ پڑا جو کہ نبوت کی تاریخ میں پہلا واقعہ تھا۔ اس سے پہلے انبیاءِ کرام علیہم السلام عوام اور ان کے سرداروں کو تبلیغ کیا کرتے تھے اور دین کے حوالے سے انہیں کسی حکمران کے ساتھ بالمشافہ گفتگو کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔ جونہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کو ''اللہ'' کی توحید سمجھانے کی کوشش کی تو اس نے اپنے سیاسی تحفظات کی بنا پر ربِ کائنات کی ہستی کا انکار کیا اور اپنے مؤقف کے بارے میں باطل اور فرسودہ دلائل دینے لگا۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (پ ۳، البقرہ: ۲۵۸)

''کیا آپ نے اسے نہیں دیکھا جس نے ابراہیم علیہ السلام سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تھا، جب کہ ''اللہ'' نے اسے حکومت عطا فرمائی تھی۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اللہ'' سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال۔ تو کافر ششدر رہ گیا اور ''اللہ'' ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے لخت جگر ہونے کی سعادت، خلیل خدا کی دعائیں، آنکھ کھولی تو بیت اللہ کا پڑوس، صابرہ شاکرہ والدہ کی گود میں پرورش پانا، بچپن میں ''اللہ'' کے حضور بے مثال قربانی پیش کرنا، بڑے ہو کر مرکز توحید بیت اللہ کی تعمیر میں اپنے باپ کے ساتھ برابر شامل رہنا، سرزمین حجاز میں دعوتِ توحید کے بانی۔ بالالفاظ مبارک انہوں نے اپنے والد گرامی کی طرح اپنی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک لمحہ عقیدۂ توحید اور اللہ کی رضا کے لیے وقف رکھا تبھی تو سرورِ دو عالم ﷺ کو حکم ہوا۔

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۞ ﴾
(پ ۱۶، مریم: ۵۴)

''اور قرآن مجید میں اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ کریں وہ وعدے کے سچے نبی اور رسول تھے۔''

حضرت لوط اور حضرت اسحاق علیہما السلام

عراق کی سرزمین میں صرف حضرت لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ (پ ۲۰، العنکبوت: ۲۶) وہ بھی ہجرت کر کے فلسطین پہنچے۔ آپ ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے اور ان کے تابع نبی تھے۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان کی اُردن میں تعیناتی فرمائی، فلسطین اور اس کے ملحقہ علاقے میں ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کے چھوٹے بیٹے اسحاق علیہ السلام، ان کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام عقیدۂ توحید اور کارِ نبوت میں معروف کار رہے۔ اس لیے قرآن مجید نے حضرت لوط اور حضرت اسحاق کا ذکر ابراہیم علیہم السلام سے علیحدہ نہیں بہت کم کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام

﴿ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴾ (پ ١، البقرہ: ١٣٣)

''کیا تم یعقوب علیہ السلام کی موت کے وقت موجود تھے، جب انہوں نے اپنی اولاد سے پوچھا میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء ابراہیم، اسماعیل، اور اسحاق علیہم السلام کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا۔ جس کا معنیٰ ''اللہ'' کا بندہ ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سوا جتنے انبیاء آئے وہ انہی کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ قرآن مجید حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کے لقب سے پکارتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

﴿ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ﴾ (پ ١٢، یوسف: ٣٧ تا ٣٩)

''یوسف علیہ السلام نے فرمایا تمہارے پاس کھانا آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا۔ یہ وہ علم ہے جو میرے رب نے مجھے سکھلایا ہے۔ یقیناً میں نے اس قوم کا دین چھوڑ دیا ہے جو ''اللہ'' پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ آخرت کا انکار کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں، میں نے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے دین کی پیروی کی ہے ہمارے لیے کسی کو "اللہ" کے ساتھ شریک ٹھہرانا جائز نہیں یہ ہم پر اور لوگوں پر "اللہ" کا فضل ہے لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ اے جیل کے ساتھیو! کیا مختلف "رب" بہتر ہیں یا ایک "اللہ" بہتر ہے؟ جو اکیلا ہی ہر چیز پر غالب ہے۔"

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے آباء حضرت ابراہیم، حضرت اسحق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا: ہم بالکل جائز نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے، بے شک وہ کوئی بھی ہو۔

اسی لیے میں نے مشرکانہ طریقہ کو چھوڑ دیا ہے۔ اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام پہلے شرک کرتے تھے بعد میں اسے چھوڑ دیا۔ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ میں نے اسے قبول ہی نہیں کیا۔ عقیدۂ توحید کی فضیلت اور فرضیت کے پیش نظر فرماتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم اور لوگوں پر بڑا فضل ہے کہ اس نے عقیدۂ توحید کی تعلیم دے کر لوگوں کو اپنی چوکھٹ کے سوا ہر چوکھٹ اور درگاہ کے سامنے جھکنے سے منع کر دیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نہایت سمجھ داری اور دردمندی کے ساتھ عقیدۂ توحید سمجھانے اور اس کے دنیوی اور اخروی فوائد بتلانے کے بعد ان سے سوال کرتے ہیں کہ میرے قیدی ساتھیو! بتلاؤ کہ مختلف خداؤں کو ماننا بہتر ہے یا ایک "اللہ" پر ایمان لانا بہتر ہے جو ہر قسم کے اقتدار، اختیار اور زبردست جلالت و جبروت کا مالک ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی دانائی اور سمجھداری کا اندازہ فرمائیں کہ انہوں نے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے قہار ہونے کی صفت کا ذکر فرما کر قیدی ساتھیوں کو تسلی دی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا ظالموں کے دل موڑ دے گا اور ہماری رہائی عمل میں آجائے گی۔ اس کے سامنے کسی جابر کا جبر اور ظالم کا ظلم نہیں ٹھہر سکتا۔

حضرت ہارون و موسیٰ علیہما السلام

نبوت ملنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور دعائیں کی۔ اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا جائے اور میری معاونت کے لئے میرے بھائی ہارون کو بھی نبوت عطا کی جائے۔ تاکہ وہ میرے کام میں میری معاونت کرتے رہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی دونوں دعائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستجاب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں انشراح صدر اور بیان کرنے کا ملکہ عطا فرمایا اور حضرت ہارون علیہ السلام کو ان کا معاون نبی بنا دیا۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں ان کے مشن کو جاری رکھتے اور ہر اہم موقعہ پر ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ گو موسیٰ علیہ السلام عمر میں حضرت ہارون علیہ السلام سے چھوٹے تھے لیکن نبوت کے مرتبے کے لحاظ سے ان سے بڑے تھے۔ اس لیے قرآن مجید میں کئی مقامات پر صرف موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حقیقتاً دونوں بھائی مل کر توحید کی دعوت دیتے اور مشکلات برداشت کیا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے فرعون کو دعوت دی تو:

﴿ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝ ﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۴۹ تا ۵۲)

''فرعون نے کہا اے موسیٰ تم دونوں کا رب کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت دی پھر اس کی راہنمائی فرمائی۔ فرعون نے کہا جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کا کیا بنے گا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں محفوظ ہے میرا رب نہ چوکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کے سامنے بڑے بڑے معجزات پیش کیے اور آل فرعون کو کئی قسم کے عذابوں میں مبتلا کیا گیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے فرعون کا ساتھ دیا۔ جو کہتا تھا کہ میں ہی سب سے بڑا رب ہوں۔ اس جرم کے بدلے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ڈبکیاں دے دے کر موت کے منہ میں دھکیل کر، دنیا اور آخرت میں نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔

﴿ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ ﴾

(پ۳۰، النازعات: ۲۴ تا ۲۵)

''فرعون نے کہا میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ آخر کار ''اللہ'' نے اسے آخرت اور دنیا کے عبرتناک عذاب میں پکڑ لیا۔''

﴿ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝﴾ (پ ۱۱، یونس: ۹۰)

''پس آج ہم تیرے بدن کو بچالیں گے، تا کہ تو ان کے لیے عبرت بنے جو تیرے پیچھے آنے والے ہیں اور یقیناً بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غفلت برتنے والے ہیں۔''

حضرت عزیر علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے دین موسوی کے احیاء کے لئے حضرت عزیر علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تورات میں ان کے ارشادات جا بجا پائے جاتے ہیں لیکن قرآن مجید میں ان کے خطابات کا کوئی حوالہ موجود نہیں۔ البتہ ان سے متعلقہ عقیدۂ توحید کا ثبوت اور بعث بعد الموت کا واقعہ موجود ہے۔

﴿ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (البقرہ: ۲۵۹)

''یا اس شخص کی طرح کہ جس کا ایک بستی سے گزر ہوا جو اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی، وہ کہنے لگا، اس کے گر جانے کے بعد ''اللہ'' اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ ''اللہ'' نے اسے سو سال کے لیے موت دی۔ پھر اسے اٹھا کر پوچھا تو کتنی مدت ٹھہرا رہا؟ عزیر علیہ السلام کہنے لگے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ فرمایا بلکہ تو سو سال اسی حالت میں رہا ہے۔ اپنے کھانے پینے کو دیکھ جو بالکل خراب نہیں ہوا، اپنے گدھے کو بھی دیکھ تا کہ ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں۔ دیکھ ہم اس کی ہڈیوں کو جوڑ کر کس طرح ان پر گوشت چڑھاتے ہیں؟ جب اس کے سامنے سب کچھ واضح ہو گیا تو وہ کہنے لگے میں اچھی طرح جان گیا کہ ''اللہ'' ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام کا شاہانہ اور حکیمانہ انداز

حضرت داؤد اور سلیمان ﷺ باپ، بیٹا نبی تھے اور دونوں یکے بعد دیگر حکمران بنے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ میرے ''رب'' مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے بعد اتنی بڑی اور اس طرح کی حکمرانی کسی کو نصیب نہ ہو۔ ❶

ان کی دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں جن وانس کے علاوہ ہواؤں پر کنٹرول دیا اور انہیں پرندوں کی بولیاں سمجھائیں اور وہ انسانوں کے علاوہ جنوں اور پرندوں سے کام لیتے تھے۔ ایک موقعہ پر ہدہد پرندے نے انہیں اطلاع دی۔

> ''میں نے سبا میں ایک عورت دیکھی جو اس قوم کی حکمران ہے، اس کو ہر طرح کا سروسامان دیا گیا ہے، اس کا تخت بڑا اعلیٰ شان ہے۔ میں نے دیکھا کہ ملکہ اور اس کی قوم ''اللہ'' کی بجائے سورج کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔ شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال خوشنما بنا دیے ہیں اور انہیں ہدایت کے راستہ سے روک دیا ہے۔ اس وجہ سے وہ سیدھا راستہ نہیں پاتے۔ یہ کہ وہ ''اللہ'' کو سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزیں نکالتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے جسے تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔ ''اللہ'' کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔'' (پ۱۹، النمل: ۲۳،۲۶)

ہدہد نے کہا کتنے ناعاقبت اندیش ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے حالانکہ وہ زمینوں و آسمانوں کی چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے اور جو لوگ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اُسے بھی جانتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کے ذریعے ملکہ سبا کو مراسلہ بھیجا۔ اس کے جواب میں ملکہ شاہانہ انداز میں اپنے وزیروں، مشیروں کے ساتھ سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی۔

❶ پ ۲۳، سورۃ ص، آیت ۳۵ تا ۳۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے مسلمان کرنے کے لیے جبر کی بجائے انتہائی حکمت کا انداز اختیار فرمایا۔ اس کے آنے سے پہلے اس کا تخت منگوایا اور اس میں تبدیلیاں کروائیں، پھر ملکہ سے اس کے تخت کے بارے میں استفسار فرمایا۔ ملکہ نے کسی تامل کے بغیر اپنا تخت پہچان لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام چاہتے تھے اسے کھل کر اس کے سابقہ عقیدہ کے باطل ہونے کا ادراک کروایا جائے۔ اس لیے انھوں نے ملکہ اور اس کے وفد کو ایسے محل میں ٹھہرنے کا حکم دیا کہ جس کے بڑے دروازے کے سامنے شیشے کا فرش لگا ہوا تھا۔ ملکہ نے اسے پانی سمجھ کر اپنی پنڈلیوں سے پائنچے اُوپر کر لیے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے توجہ دلائی کہ پانی نہیں یہ بلوری فرش ہے۔ اس بات سے اس کے دماغ پر ٹھوکر لگی اور وہ پکار اُٹھی۔ ❶

﴿ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ﴾

(پ ۱۹، النمل: ۴۴)

''وہ پکار اٹھی میرے ''رب'' میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی اور میں سلیمان کے ساتھ ''اللہ'' پر ایمان لاتی ہوں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔''

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے شیشے کے فرش کے ذریعے یہ حقیقت باور کروائی کہ شرک ایک واہمہ اور سراب ہے۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو اللہ تعالیٰ کا جزو ٹھہرایا ہوا ہے۔ ان کے عقیدے کی تصحیح کے لیے قرآن حکیم نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کی پیدائش اور ان کے خاندانی حالات کا بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کھانے پینے والے انسان تھے۔ اور ان کی دعوت کا مرکزی پیغام شرک کی تردید اور توحید کا پرچار کرنا تھا۔ ❷ عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی وجہ سے یہودیوں نے انہیں تختہ دار پر لٹکانے میں کوئی کسر نہ رہنے دی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزاتی طور پر آسمان پر اٹھالیا۔ جو قیامت کے قریب

❶ تفصیل کے لیے پ ۱۹، سورۃ النمل کی ۲۰ تا ۴۴ آیات کی تلاوت کریں۔ ❷ پ ۶، المائدہ: ۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائیں گے اور توحید کا پرچار اور اس کا عملی طور پر نفاذ کریں گے۔

﴿فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۫ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَ السَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۹تا۳۶)

''مریم ﷩ نے بچے کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے کہا ہم اس سے کیسے بات کریں گے جو گہوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے؟ عیسیٰ ﷺ بول اٹھے کہ میں ''اللہ'' کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا ہے، میں جہاں بھی رہوں مجھے برکت دی گئی ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے، مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والا بنایا ہے، مجھ کو سرکش اور سخت طبیعت نہیں بنایا گیا۔ مجھے سلامتی عطا کی جب میں پیدا ہوا، جب میں مروں گا اور جب زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ عیسیٰ ابن مریم ہیں اور یہ ہے ان کے متعلق حقیقت ہے، جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ ''اللہ'' کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ اس سے پاک ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو فقط اتنا فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اور عیسیٰ ﷺ نے فرمایا تھا یقیناً ''اللہ'' ہی میرا اور تمہارا ''رب'' ہے۔ بس تم اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔''

سرورِ دوعالم ﷺ کا پیغام اقوامِ عالم کے نام

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۟ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ......﴾

(پ۹، الاعراف: ۱۵۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نبی ﷺ آپ فرما دیں اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے پس ''اللہ'' اور اس کے امی نبی پر ایمان لاؤ......''

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (پ۱۷، الانبیاء:۲۵)

''ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی بندگی کرو۔''

یہی دعوت پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی تھی اور اسی سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز فرمایا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی پوری حیات طیبہ میں لوگوں کو یہی بات بتلانے اور سمجھانے کی کوشش فرمائی کہ لوگو! ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھو اور اس کے تقاضے پورے کرو، دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

آپ نے پہلے تین سال انفرادی دعوت پر توجہ فرمائی، پھر برادری اور صفا پہاڑی پر لوگوں کو بلایا اور سمجھایا۔ اس کے بعد مکہ کے چوراہوں میں کھڑے ہوئے، پھر منڈیوں میں تشریف لے گئے اس کے ساتھ مختلف قبائل کے پاس جا کر دعوت دی اس کے ردعمل میں آپ کو شاعر، دیوانہ، جادوگر اور جادو زدہ اور کذاب کہا گیا اور طعنے دیے گئے۔

اس دعوت کی خاطر آپ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے مکہ میں بے انتہا مظالم برداشت کیے اور اسی وجہ سے طائف والوں نے آپ کے ساتھ بدترین سلوک کیا۔ اسی بنا پر آپ کو وطن چھوڑنا پڑا۔ اسی بنیاد پر بدر، اُحد، خندق، حنین، تبوک اور مکہ کا معرکہ پیش آیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح یاب فرمایا۔

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کے بیانیہ کے مختلف انداز

قرآن مجید، فرقان حمید اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، ارشادات اور احکامات کا مرقع اور ترجمان ہے۔ اس میں کسی بھی حکم اور مسئلے سے متعلق اتنے دلائل نہیں دیے گئے جتنے دلائل اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کی خالص عبادت کرنے کے بارے میں دیے گئے ہیں۔ اس لیے کہ جس قدر اس کی ذات، صفات کی پہچان اور معرفت حاصل ہوگی۔ انسان بالخصوص مسلمان اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا اور اپنے آپ کو اس کی عبادت کے لیے آمادہ پائے گا۔ اس کے قریب ہوگا۔

ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے جس صفت کا کثرت کے ساتھ ذکر فرمایا وہ اس کے ''الٰہ'' ہونے کی صفت ہے۔ قرآن مجید نے کئی مقامات پر صفتِ ''الٰہ'' کو اللہ کے عظیم نام کے متبادل (Alternative) کے طور پر بھی استعمال فرمایا ہے۔ نمونہ کے طور پر حاشیہ میں دی ہوئی آیات کی تلاوت کریں۔ [1] اس لیے اہل علم نے صرفی نحوی اور قرآنی آیات کے حوالے سے لکھا ہے کہ ذاتِ کبریا کے اسمِ جلالہ ''اللہ'' اور ''الٰہ'' میں کوئی فرق نہیں، دونوں اسمائے عظیمہ کا پہلا معنیٰ معبود ہے یعنی جس کی عبادت کی جائے۔ ذات باری تعالیٰ نے ''اللہ'' اور الٰہ ہونے اور اپنی عبادت کا مفہوم سمجھانے کے لئے جتنے اسلوب اور انداز اختیار فرمائے ہیں اتنے اسلوب اور انداز اپنے کسی نام، صفت اور حکم کے لیے اختیار نہیں کیے۔

① صرف ''اللہ'' کی عبادت کرنے کا حکم:

﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ﴾ (پ ۱، البقرہ: ۸۳)

''جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم ''اللہ'' کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔''

﴿اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝﴾

(پ ۱۲، ھود: ۲۶)

''یہ کہ تم ''اللہ'' کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بے شک میں تمھیں دردناک عذاب سے ڈراتا ہوں۔''

[1] پ ۲۰، النمل: ۶۰ تا ۶۱۔ پ ۲۰، القصص: ۷۱، ۷۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ ﴾

(پ ۳، آل عمران: ۵۱/پ ۱۶، مریم: ۳۶)

''یقین مانو میرا اور تمہارا رب ''اللہ'' ہے بس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔''

﴿ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّإِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (پ ۷، الانعام: ۱۹)

''فرما دیجیے وہ اکیلا ہی معبود ہے اور بے شک میں ان سے بری ہوں جن کو تم شریک بناتے ہو۔''

﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ﴾ (پ ۷، الانعام: ۱۰۲)

''یہی ''اللہ'' تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے سو اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ؕ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۫ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ ﴾ (پ ۲۲، الفاطر: ۳)

''اے لوگو! ''اللہ'' نے تم پر جو انعامات کیے ہیں انہیں یاد رکھو۔ کیا ''اللہ'' کے سوا کوئی اور خالق ہے؟ جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں آخر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو۔''

﴿ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ ﴾

(پ ۷، الانعام: ۴۶)

''ان سے پوچھیں کیا تم نے غور کیا ہے کہ اگر ''اللہ'' تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو ''اللہ'' کے سوا کون الٰہ ہے جو تمہیں یہ اعضاء دے گا؟ دیکھو ہم کس طرح آیات کو پھیر کر بیان کرتے ہیں، پھر بھی وہ منہ موڑ لیتے ہیں۔''

انسان کو اس کے اعضاء و جوارح کے بارے میں احساس دلایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صلاحیتیں سلب کر لے تو بتلاؤ کہ اُس کے سوا کون ان کی قوت کار کو بحال کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ جب اللہ تعالیٰ جسمانی اعضاء میں سے کسی ایک کو مکمل طور پر مفلوج کر دیتا ہے تو دنیا کا کوئی ڈاکٹر اور سرجن اُسے بحال نہیں کر سکتا۔ اگر کسی کی انگلی کٹ جائے تو دوبارہ اس کا وجود میں آنا ناممکن ہے، اسی طرح اگر آنکھ اور کان اپنے مکمل نظام کے ساتھ ناکارہ ہو جائیں تو انہیں کارآمد بنانا کسی سرجن کے بس کا روگ نہیں۔ اس لیے لفظ "اُنْظُرْ" کہہ کر توجہ دلائی ہے کہ دیکھو اور غور کرو کہ اللہ تعالیٰ حقائق کو کس طرح مختلف انداز کے ساتھ بیان کرتا ہے لیکن اس کے باوجود لوگ حقیقت سمجھنے اور ہدایت پانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

④ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟

﴿قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾ (پ۸، الانعام:۱۶۴)

"فرما دیجیے کہ کیا میں "اللہ" کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں، حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو کرتا ہے اسی پر اس کا بوجھ ہوگا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تمہیں اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے وہ تمہیں بتائے گا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔"

نبی معظم ﷺ کی جدوجہد سے تنگ آکر کفار مطالبہ کرتے ہیں کہ کچھ آپ نرم ہو جائیں اور کچھ ہم بدل جاتے ہیں۔ ہم آپ کے طریقہ کے مطابق آپ کے الٰہ کی عبادت کریں گے اور آپ ہمارے بتوں کی بھی عبادت کریں۔ اس کے جواب میں آپ ﷺ سے کہلوایا گیا۔ کیا میں کائنات کے "رب" کے علاوہ کوئی اور "رب" تلاش کروں جن باطل معبودوں کو تم داتا دستگیر اور مشکل کشا سمجھتے ہو وہ نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ کسی کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ قیامت کے دن ہر کوئی اپنا بوجھ اُٹھائے گا اور اسے اپنے کیے کا خمیازہ بھگتنا ہوگا اور سب نے مالکِ حقیقی کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہی لوگوں کے اختلافات کے درمیان فیصلہ کرے گا:۔

﴿قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ ﴾

(پ۷، الانعام:۱۴)

''فرما دیں کیا آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ''اللہ'' کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بناؤں؟ حالانکہ وہ سب کو کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا۔ فرما دیں بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے فرمانبردار بنوں اور آپ شرک کرنے والوں سے ہرگز نہ ہوں۔''

﴿ قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُوٓنِّيٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَٰهِلُونَ ۝ ﴾(پ۲۴، الزمر:۶۴)

''نبی ﷺ! اعلان فرما دیں کہ اے جاہلو! تم مجھے ''اللہ'' کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے کے لیے کہتے ہو۔''

③ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں:

﴿ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ﴾(پ۳، آل عمران:۱۸)

''اللہ'' فرشتے اور اہل علم اس بات پر گواہ ہیں کہ ''اللہ'' کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ کائنات کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

﴿ اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ ﴾(پ۳، آل عمران:۲)

''اللہ'' کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔''

﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ ...... ﴾(پ۲۶، محمد:۱۹)

''پس جان لو کہ بے شک ''اللہ'' کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

④ معبودِ حقیقی تو ایک ہی ہے:

﴿ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ ﴾(پ۲، البقرۃ:۱۶۳)

''اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ ﴾(پ۲۳، الصافات:۴)

''تمہارا معبود ایک ہی ہے۔''

﴿ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ ﴾

(پ۱۷، الانبیاء:۱۰۸)

''ان سے فرمادیں کہ میرے پاس جو وحی آتی ہے اس کا پیغام یہ ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، کیا تم تسلیم کرتے ہو؟

﴿ هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ ﴾(پ۱۳، ابراھیم:۵۲)

''قرآن مجید لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے، تا کہ اس کے ساتھ انہیں ڈرایا جائے تا کہ وہ جان لیں کہ حقیقت یہی ہے کہ وہ اکیلا ہی حقیقی معبود ہے، تا کہ عقل والے سمجھ جائیں۔''

﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ ﴾

(پ۱۶، الکہف:۱۱۰)

''اے نبی ﷺ فرمادیں میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ''معبود'' ہے پس جو اپنے ''رب'' کی ملاقات کا امیدوار ہے۔ اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور عبادت میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔''

﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ ﴾(پ۲۴، حم السجدہ:۶)

''اے نبی ﷺ ان سے فرمائیں میں تمہارے جیسا بشر ہوں مجھے وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ''معبود'' ہے لہٰذا تم اُسی کی طرف اپنا رُخ رکھو اور اس سے معافی مانگو، اور مشرکوں کے لیے تباہی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ ان لوگوں سے فرما دیں کہ بحیثیت انسان میں بھی تمہارے جیسا ایک بشر ہوں۔ البتہ عظیم ترین اعزاز اور فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا رسول منتخب کیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم پر واضح کروں کہ ہر قسم کی عبادت کے لائق صرف ''اللہ'' کی ذات ہے۔ اسکا حکم ہے کہ اِدھر اُدھر کے راستوں اور واسطوں کو چھوڑ کر صرف اسی کے راستے پر پکے ہو جاؤ، اپنے گناہوں کی معافی مانگو! اور کفر و شرک سے تائب ہو جاؤ! یاد رکھو! مشرکین کے لیے ویل ہے۔ ویل سے مراد افسوس اور جہنم ہے۔ مشرکین کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو ایک معبود ماننے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے کہ موت کے بعد انہیں ہر لمحہ خوشخبریاں نصیب ہوں گی۔

﴿فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ (پ۱۷، الحج: ۳۴)

''پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اور اسی کے فرماں بردار ہو جاؤ۔ اے نبی ﷺ عاجزی کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔''

﴿وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۖ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾ (پ۲۱، العنکبوت: ۴۶)

''اور اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر نہایت اچھے طریقہ کے ساتھ سوائے اُن لوگوں کے جو اُن میں ظالم ہیں اور اُن سے کہو کہ ہم اُس پر ایمان لائے ہیں جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور اُس پر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے کہ ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔''

اہل کتاب میں سے جو لوگ دلائل جاننے کے باوجود کفر و شرک پر اڑے رہتے ہیں ان کے ساتھ بحث و تکرار اور الجھنے کی بجائے یہی کہنا کافی ہے کہ تم مانو یا نہ مانو ہم تو اُس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کو ماننے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ ''اللہ'' کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا:

﴿ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝ ﴾

(پ۱۳، الرعد:۳۶)

''فرما دیں مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں ''اللہ'' کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں۔ میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا پلٹ کر جانا ہے۔''

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا ...... اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ ﴾(پ۵، النساء:۳۶)

''اللہ'' کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ .... بلاشبہ ''اللہ'' تکبر اور فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

﴿ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا ...... ﴾(پ۳، آل عمران:۶۴)

''آپ فرما دیں کہ اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم ''اللہ'' کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ ....''

⑥ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ خالص اسی کی عبادت کی جائے:

﴿ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ﴾(پ۲۳، الزمر:۱۱، ۱۲)

''اے نبی ﷺ ان سے فرما دیں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تابعداری کو ''اللہ'' کے لیے خالص کر کے اُسی کی بندگی کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود مسلمان بنوں۔''

﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ﴾(پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۳)

''اور آپ کے ''رب'' نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴾

(پ ۲۴، المومن: ۱۴)

''صرف ایک ''اللہ'' کو پکارو، اپنی تابعداری کو اُس کے لیے خالص کر کے اگر چہ یہ کام کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔''

﴿ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (پ ۲۴، المومن: ۶۵)

''اللہ'' ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اپنے دین کو اُسی کے لیے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارو، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

⑦ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ میں ہی تمہارا معبود ہوں:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (پ ۱۷، الانبیاء: ۲۵)

''ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو تم میری ہی بندگی کرو۔''

﴿ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (پ ۱۷، الانبیاء: ۹۲)

''یہ تمہاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری عبادت کرو۔''

⑧ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو معبود بنانے والے کو شدید ترین عذاب ہوگا:

﴿ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴾

(پ ۱۴، الحجر: ۹۶)

''جو ''اللہ'' کے ساتھ کسی اور کو معبود بناتے ہیں عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا۔''

﴿ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴾ (پ ۲۶، ق: ۲۶)

''جس نے ''اللہ'' کے ساتھ دوسرے کو معبود بنایا، حکم ہوگا اسے شدید عذاب میں پھینک دو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾
(پ۲۷، الزاریات:۵۱)

''اور ''اللہ'' کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بناؤ، میں تمہیں اس کی طرف سے واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔''

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴾(پ۲۰ القصص:۸۸)

''اور ''اللہ'' کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، بادشاہی اسی کی ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جانے والے ہو۔''

﴿لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴾

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۲)

''اللہ'' کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنانا ورنہ مذمت کیے ہوئے اور بے یارومددگار ہوکر بیٹھے رہو گے۔''

﴿ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴾(پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۹)

''یہ حکمت سے بھرپور باتیں ہیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی کی ہیں اور ''اللہ'' کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنانا، ورنہ ملامت کیا اور دھتکارا ہوا ہوکر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴾(پ۱۹، الشعراء:۲۱۳)

اللہ'' کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود کے طور پر معبود نہ پکارنا ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید اور شرک قرآنی امثال کے آئینہ میں

اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید، نبی ﷺ کی رسالت، قیامت کا ثبوت اور بعض مسائل کو امثال کے ذریعے سمجھایا ہے۔ ان میں اٹھارہ مثالیں صرف توحید کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ آئیں ان کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے اور باری تعالیٰ کی توحید کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

زمین وآسمانوں میں سب سے بڑی سچائی اور حقائق کی اصلیت اور مرکزیت یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کا کوئی مدمقابل نہیں اسی طرح اس کے اسماء جلیلہ، صفات کاملہ، اختیارات اور عبادات میں اس کا کوئی تقابل اور مدمقابل نہیں، کیونکہ مقابلے کے لئے تھوڑی بہت حقیقت اور حیثیت کا ہونا ضروری ہے۔ تقابل اس لیے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق شرک کی نہ بنیاد ہے اور نہ اس کے لئے کوئی ٹھوس دلیل ہے۔ اس کے باوجود رب کریم نے انسان کی فہم اور اس کی ہدایت کے لئے نہ صرف توحید کا شرک کے ساتھ تقابل اور موازنہ فرمایا ہے بلکہ امثال کے ذریعے سمجھایا ہے۔ اس لیے کہ مثال کے ساتھ سمجھی ہوئی بات آدمی کو مدت تک یاد رہتی ہے اور اس سے کم سے کم عقل رکھنے والا آدمی بھی جلد بات سمجھ جاتا ہے۔ اب ان امثال کو قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا جاتا ہے۔

آگ کی مثال:

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ﴾ (پ۱، البقرہ:۱۷)

''ان کی مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اس کے ماحول کو روشن کر دیا تو ''اللہ'' ان کے نور کو لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا وہ دیکھ نہیں سکتے۔''

یہاں نبی کائنات ﷺ کی دعوت اور جدوجہد کی مثال آگ کی روشنی کے ساتھ دی گئی ہے۔ جس سے کفر اور اسلام، گمراہی اور ہدایت، توحید اور شرک کے درمیان اس طرح امتیاز پیدا ہوا کہ جس طرح روشنی اور اندھیرے کے درمیان فرق ہوا کرتا ہے۔ جس طرح آگ میں روشنی اور فائدے ہیں۔ اسی طرح دین اسلام میں فائدے ہیں اور کچھ مشکلات بھی۔

ابرِ باراں اور دین اسلام:

﴿أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾

(پ ۱، البقرہ: ۱۹، ۲۰)

''یا آسمان سے بارش کی طرح جس میں اندھیرے گرج اور بجلی ہو۔ وہ موت اور کڑک کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے ہیں اور ''اللہ'' کافروں کو گھیرنے والا ہے۔ قریب ہے بجلی ان کی آنکھیں اُچک لے۔ جب ان کے لیے روشنی ہوتی ہے تو وہ اس میں چلتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو وہ ٹھہر جاتے ہیں۔ اگر ''اللہ'' چاہے تو ان کے کانوں اور ان کی آنکھوں کو لے جائے۔ یقیناً ''اللہ'' ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

دین اسلام ابر باراں کی مانند ہے۔ جس طرح بارش اوپر سے نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا دین بھی آسمانوں سے نازل ہوا ہے۔ جس طرح بارش سے بیک وقت ہر چیز تر و تازہ ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی دین اسلام سے دل شاد، کردار میں نکھار اور اس کے نفاذ سے دنیا میں برکات نازل ہوتی ہیں۔ بسا اوقات بارش میں اندھیرا اور گرج چمک بھی ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح ہی دین اسلام اور عقیدۂ توحید اختیار کرنے سے امتحانات اور کچھ دنیوی نقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ سچے اور پکے مسلمان ان مشکلات کو قبول کرتے ہوئے آگے ہی بڑھا کرتے ہیں، لیکن منافق اس طرح نہیں کرتے۔

زرخیز اور بنجر زمین میں فرق:

﴿وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: ۵۴ تا ۵۸)

''اور ایک زرخیز زمین ہے وہ اپنے رب کے حکم سے پیداوار دیتی ہے اور دوسری خراب ہے اس سے ناقص چیز کے سوا کچھ نہیں نکلتا ہم آیات کو اس طرح ان لوگوں کے لیے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں جو شکر کرتے ہیں۔''

بظاہر یہ زمین کی مثال ہے لیکن حقیقت میں اس کا تعلق عقیدہ کے ساتھ ہے جس طرح زرخیز زمین سے اچھی اور بہترین فصل پیدا ہوتی ہے اسی طرح اچھے عقیدے سے نیک جذبات اور اچھے اعمال جنم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیتے ہیں، اور ناقص زمین کی طرح برے عقیدے سے غلط سوچ اور برے اعمال ہی جنم لیتے ہیں۔

کتے کی مثال:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾(پ۹، الاعراف:۱۷۵تا۱۷۶)

''اور انہیں اس شخص کے بارے میں بتائیں جسے ہم نے اپنی آیات سے نوازا لیکن اس نے انہیں چھوڑ دیا، شیطان نے اسے اپنے پیچھے لگالیا اور وہ گمراہوں میں سے ہوگیا، اگر ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اسے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کے ساتھ چمٹ گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگا۔ اس کی مثال کتے جیسی ہے کہ اگر اس پر حملہ کریں تو ہانپتا ہے، اسے چھوڑ دیں تو بھی زبان نکالے ہانپتا ہے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا آپ ان کو سمجھائیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

اس آیت سے پہلے وہ عہد یاد کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو عالم ارواح میں آدم علیہ السلام اور اس کی پوری اولاد سے لیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اس کے بعد ایک عالم کی مثال کتے کے ساتھ دی گئی ہے۔ اکثر مفسرین نے اس آیت میں صرف علم مراد لیا ہے، لیکن اس آیت کا سیاق بتلا رہا ہے یہاں علم سے پہلی مراد توحید باری تعالیٰ ہے کیونکہ شریعت کے علم کی ابتدا اور انتہا توحید ہے۔

نادان پیاسے کا کردار:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ لوگوں کو شرک کی نحوست اور اس کے نقصان سے بچانے، اس کی حقیقت اور حیثیت سمجھانے کے لئے ایک نادان پیاسے کی مثال ذکر فرماتا ہے تاکہ معمولی فہم رکھنے والا شخص بھی اپنے آپ کو شرک اور اس کی نحوست سے بچا سکے۔

﴿لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ إِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝﴾ (پ ۱۳، الرعد: ۱۴)

''اللہ'' کو پکارنا ہی حق ہے اور جو لوگ اُس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ انہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے، ان کو پکارنا ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنے ہاتھوں کو پانی کے آگے پھیلائے کہ پانی اس کے لبوں تک پہنچ جائے حالانکہ پانی اس کے منہ تک کبھی نہیں پہنچ سکتا اور کافروں کا پکارنا گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔''

مشرک کا غیر اللہ کو پکارنا اس قدر بے فائدہ اور بے حیثیت ہے، جس طرح کوئی شخص نہر یا کنویں کے کنارے کھڑا ہو کر پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر آواز پر آواز دے کہ اے پانی میری پیاس بجھادے لیکن وہ پانی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ایسا شخص پانی کے کنارے کھڑا تڑپ تڑپ کر مر سکتا ہے مگر پانی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی صورت حال مشرک کی ہے کہ اس کی اپنے معبودوں کے سامنے آہ و پکار گمراہی کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ مشرک بظاہر اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے لیکن حقیقت میں اس کا منکر ہوتا ہے اس لیے یہاں لفظ کافر استعمال کیا گیا ہے۔

یہاں خاص ایک انداز میں عقیدۂ توحید کی مثال پانی کے ساتھ دی گئی ہے جس میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ جس طرح پانی کے بغیر انسان کی زندگی محال ہے اسی طرح عقیدۂ توحید کے بغیر انسان روحانی طور پر مردہ ہوتا ہے۔ پانی کے بغیر کوئی چیز نشوونما نہیں پا سکتی، توحید کے بغیر بھی انسان کا کوئی عمل شرفِ قبولیت نہیں پا سکتا۔ جس طرح پانی کے کنارے کھڑا ہونے والا انسان کوشش کے بغیر پانی نہیں پی سکتا۔ اسی طرح عقیدہ توحید سمجھنے کے لیے توجہ اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح پانی پینے سے پیاسے کی روح تازہ ہو جاتی ہے، اسی طرح توحید کے دلائل سننے سے مومن کی روح میں نشاط آتی ہے۔ اس مثال سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں ان کی پکار سوائے واویلا اور گمراہی کے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ نہ فوت شدگان سن سکتے ہیں، نہ پتھر اور مٹی کے بت سنتے ہیں۔

سونا، پانی اور جھاگ:

﴿ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ﴾(پ ۱۳، الرعد:۱۷)

''اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا جس سے اپنی اپنی کشادگی کے مطابق ندی نالے بہہ نکلے، پھر اس ریلے نے ابھرا ہوا جھاگ اٹھالیا اور جن چیزوں کو زیور یا سامان بنانے کی غرض سے آگ پر تپایا جاتا ہے ان سے بھی اسی طرح کا جھاگ نکلتا ہے۔ اسی طرح ''اللہ'' حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے۔ جو جھاگ ہے وہ بے کار ثابت ہوتا ہے اور جو چیز لوگوں کو فائدہ دیتی ہے وہ زمین میں رہ جاتی ہے۔ ''اللہ'' اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔''

دین کے مرکزی نقطہ توحید کی مثال آسمان سے بارش کی مانند ہے۔ جب موسلا دھار بارش برستی ہے تو اس سے ندی، نالے اپنی اپنی وسعت وکشادگی کے مطابق بہہ پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ ندی نالوں میں چلنے والا سیلِ رواں اپنے اوپر جھاگ اٹھائے ڈھلوان کی طرف رواں دواں ہوتا ہے۔ جو دیکھنے میں پانی کی بجائے جھاگ ہی نظر آتی ہے۔ لیکن کچھ وقت کے بعد جھاگ اپنا وجود کھو بیٹھتی ہے۔ بعض اوقات حق و باطل کی کشمکش توحید اور کفر وشرک کی آویزش میں یہی منظر دکھائی دیتا ہے کہ جس سے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ باطل حق پر غالب آ جائے۔ لیکن جب حق والے اپنے وسائل بروئے کار لاتے ہوئے پوری استقامت کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں تو پانی کی جھاگ کی طرح اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا اعلان ہے کہ حق آ چکا اور باطل بھاگ کھڑا ہوا باطل کا کام بھاگنا ہی ہوا کرتا ہے۔ (بنی اسرائیل ۸۱)

دوسری مثال میں توحید اور شرک کی کشمکش کو ایک کٹھالی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح کٹھالی میں سونا یا کوئی دھات رکھ کر اسے آگ دی جائے تو اس سے اس کی ملاوٹ وکثافت الگ ہو جاتی ہے۔ پوری چمک دمک کے ساتھ خالص سونا باقی رہ جاتا ہے۔ اسی طرح حق و باطل کے معرکہ میں حق پر قائم رہنے اور اس کی خاطر قربانیاں دینے والے کندن بن جاتے ہیں اور ان کا کردار آنے والی نسلوں کے لیے تقویت کا باعث اور مشعل راہ ثابت ہوتا ہے۔ جس طرح سونے کی میل کچیل اور پانی کی جھاگ بے فائدہ اور فضول چیز ہے۔ اسی طرح کفر وشرک کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرنے والوں کی محنت فضول ثابت ہوگی۔ سونا زیب و زینت کا باعث اور منافع بخش چیز ہے اور پانی سے گل و گلزار اور اناج پیدا ہوتا ہے جس پر لوگوں کی زندگی کا انحصار ہے۔ اس طرح توحید باری تعالیٰ اور دین حق کو اپنانے اور اس کے نفاذ سے فائدہ ہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

پھل آور اور ناقص درخت:

﴿تُؤْتِیٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ۝﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۲۵)

''وہ اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل ہر وقت دیتا ہے اور ''اللہ'' لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

﴿وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ا۟جْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ۝﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۲۶)

''اور بری بات کی مثال ایک ناقص درخت کی طرح ہے، جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے، اس کے لیے ٹھہراؤ نہیں ہے۔''

کلمہ طیبہ کے مقابلہ میں کلمہ خبیثہ ہے۔ جس طرح کلمہ طیبہ کے دنیا و آخرت میں فوائد و ثمرات ہیں۔ اسی طرح کلمہ خبیثہ کے دنیا اور آخرت میں مضمرات اور نقصانات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے اچھے اور برے عقیدہ کا اثر انسان کی سوچ پر پڑتا ہے۔ اسے نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔ اگر نظریہ ٹھیک ہے تو سوچ بھی مثبت اور ٹھیک ہوگی، اگر نظریہ غلط ہے تو سوچ بھی منفی اور غلط ہوگی۔ جس طرح اچھے بیج سے اچھا درخت اور اس پر میٹھا پھل لگتا ہے، اسی طرح ناقص بیج سے ناقص درخت پیدا ہوگا، اس کا پھل کڑوا اور بے کار ہوگا۔ شرک ایسا درخت ہے جس کی نہ جڑیں مضبوط ہیں اور نہ ہی اس کا تنا۔ بے شک دیکھنے میں کسی کو اچھا لگتا ہو، اس کا نتیجہ دنیا میں بھی برا ہوگا اور آخرت میں تو ہر صورت اس کا انجام برا ہے۔ گویا کہ عقیدہ اچھا تو نتیجہ اچھا ہے، عقیدہ برا تو نتیجہ بھی برا ہے۔

مجبور غلام اور بااختیار مالک میں فرق:

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾(پ ۱۴، النحل: ۷۵)

اللہ ''ایک غلام کی مثال بیان کرتا ہے، جو اپنے آقا کی ملکیت ہے، وہ کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا اور دوسرا وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے کھلا رزق دے رکھا ہے، وہ اس سے خفیہ اور سرِ عام خرچ کرتا ہے، کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ سب تعریفات ''اللہ'' کے لیے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس مثال میں اپنے اختیارات کا ثبوت اور دوسروں کے بے اختیار ہونے کی دلیل دی ہے۔ ایک شخص خود غلام ہے نہ کسی چیز کا مالک ہے اور نہ اپنے مالک کی کسی چیز کو استعمال کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس کے مقابلے میں وہ شخص ہے جو مال و دولت اور جائیداد کا مالک ہے۔ وہ اپنے مال کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرتا ہے، اور ہر وقت اس سے خفیہ، اعلانیہ خرچ کرتا رہتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یعنی ایک طرف معبودانِ باطل ہیں جو مخلوق، مملوک اور غلام ہیں۔ جن کے پاس کچھ ہے ہی نہیں بلکہ وہ اپنی ضروریات کے لئے محتاج ہیں۔ دوسری طرف اللہ رب العزت جو عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔ مختارِ کل اور زمین و آسمانوں کے خزانوں کا مالک ہے اور انہیں ہر وقت خرچ کرتا رہتا ہے، سوچو، سمجھو اور غور کرو۔ کیا ذاتِ کبریا اور معبودانِ باطل برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیا مالک اور غلام، بے اختیار اور با اختیار، کنگال اور مال دار برابر ہوتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے جن سے مانگا جاتا ہے۔ یہ اپنے خالق کے سامنے ایک غلام سے کہیں زیادہ بے بس ہیں۔ حق یہ ہے کہ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جس کا کوئی شریک نہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس حقیقت کو جاننے اور ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتی۔

انوکھی تفسیر:

اس آیت سے یہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کے سب بندے ایک ہی حیثیت کے نہیں، بعض وہ ہیں جو زر خرید غلام کی طرح بے بس، بے اختیار، مفلس و نادار اور بے فیض ہیں۔ نہ اُن کے پاس کچھ ہے اور نہ وہ کسی کو کچھ دے سکتے ہیں لیکن بعض وہ مقبول و محبوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندے بھی ہیں جو ''وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا'' کی عنایت سے بہرہ ور ہیں اور ''فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا'' کی شانِ رفیع کے حامل ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمت کے خزانوں سے انہیں مالا مال فرما دیا ہے۔ ظاہری اور باطنی نعمتوں سے ان کا دامن بھر دیا ہے۔ علمی اور روحانی فتوحات کی ان پر موسلا دھار بارش کی ہے۔ ''مِنَّا'' (اپنی جناب خاص سے) اور ''رِزْقًا حَسَنًا'' کے الفاظ میں آپ جتنا غور کریں گے ان مواہبِ ربانی اور عطیاتِ خداوندی کی نفاست و عمدگی اور کثرت و فراوانی کی حقیقت کھلتی جائے گی جن محبوبوں کو ان لامحدود عنایات سے سرفراز فرمایا گیا ہے، انہیں ان کو خرچ کرنے کی بھی اجازت مرحمت فرما دی ہے چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے خزانوں اور نعمتوں کو بڑی فیاضی اور دریا دلی سے محتاجوں، فقیروں اور سائلوں میں بانٹ رہے ہیں۔ نہ وہ خزانے ختم ہوتے ہیں اور نہ کریموں کے ہاتھ تھکتے ہیں۔ ان کے در پر مانگنے والوں کی بھیڑ لگی ہے۔ ہر کوئی اپنی ہمت، حوصلہ اور سمجھ کے مطابق مانگ رہا ہے اور اپنے ظرف کے مطابق لے رہا ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن) غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مثال کے ذریعے شرک کی نفی فرمائی ہے لیکن صاحبِ تفسیر نے کس دلیری کے ساتھ اسے شرک کی حمایت کے لئے استعمال کیا ہے۔

کیا معذور اور باصلاحیت ایک جیسے ہوتے ہیں؟

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾ (پ ۱۴، النحل: ۷۶)

''اللہ'' دو آدمیوں کی مثال بیان کرتا ہے ان میں سے ایک گونگا ہے، کسی بات پر اختیار نہیں رکھتا، وہ اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے، مالک اسے جہاں بھی بھیجتا ہے خیر کے ساتھ نہیں پلٹتا، کیا یہ اور وہ شخص برابر ہو سکتے ہیں جو عدل کے ساتھ حکم دیتا ہے اور وہ سیدھے راستے پر گامزن ہے۔''

اللہ تعالیٰ توحید اور شرک کے درمیان فرق واضح کرنے کے لیے ایک اور مثال بیان فرماتا ہے۔ سنو! دو آدمی ہیں ان میں ایک گونگا، اور بہرا ہے۔ جو اپنا موقف بیان نہیں کر سکتا، نہ کسی قسم کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختیار رکھتا ہے اور سراسر اپنے آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے۔اس کا آقا اُسے جدھر بھیجتا ہے وہ فائدے کی بجائے نقصان کے ساتھ پلٹتا ہے۔اس کے مقابلے میں بااختیار اور باصلاحیت شخص ہے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا اور ٹھیک راستے پر گامزن ہے۔اس کے ہر کام میں خیر و برکت ہے۔ بتاؤ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ بالکل نہیں۔یہی فرق موحد اور مشرک کے درمیان ہے۔مشرک حقیقت سننے اور اس کا اعتراف کرنے سے قاصر ہے دین کے نام پر جو کام نیکی سمجھ کر کرتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔موحد ہمیشہ عقیدے کے عدل پر قائم ہے اور انصاف کی بات کرتا اور صراط مستقیم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

طالب اور مطلوب کی مثال:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُوا۟ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُوا۟ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ۞ مَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ۞ ﴾(پ ۱۷، الحج: ۷۳، ۷۴)

''اے لوگو تمہارے سامنے ایک مثال بیان کی جاتی ہے، اسے غور سے سنو! ''اللہ'' کو چھوڑ کر جن معبودوں کو پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے، اگر مکھی ان سے کوئی چیز اُڑا لے جائے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے۔کمزور ہیں مدد مانگنے والے اور کمزور ہیں جن سے مدد مانگی جاتی ہے۔ان لوگوں نے ''اللہ'' کی قدر ہی نہیں پہچانی جس طرح پہچاننے کا حق ہے۔حقیقت یہ ہے کہ ''اللہ'' بڑی قوت اور بڑی عظمت والا ہے۔''

شرک کا عقیدہ اس قدر ناپائیدار اور کمزور ہے کہ اگر اس پر معمولی سا غور کر لیا جائے ۔اسے چھوڑنا نہایت ہی آسان ہو جاتا ہے۔کیونکہ مشرک شرک کے بارے میں انتہائی جذباتی ہوتا ہے۔اس لیے مثال بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا لوگو! تمھارے سامنے ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔اس سے بدکنے کی بجائے اسے پوری توجہ کے ساتھ سنو اور اس پر ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرو۔

قوی اور عزیز کے الفاظ میں یہ اشارہ ہے کہ مشرک کو شرک سے روکنا اللہ تعالیٰ کی قدرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے باہر نہیں وہ ہر قسم کی قدرت اور غلبہ رکھتا ہے۔ لیکن اس نے اپنی حکمت کے تحت اُسے مہلت دے رکھی ہے۔ شرک کی بے ثباتی ثابت کرنے اور اس سے نفرت دلانے کے لیے یہاں ایسے جانور کی مثال دی ہے جس سے ہر آدمی نفرت کرتا ہے۔ عام مکھی کی مثال اس لیے دی ہے کہ یہ مکھی اس بات کا امتیاز نہیں کرتی کہ جس چیز پر بیٹھ رہی ہے وہ کس قدر غلیظ اور بدبودار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک وقت گندگی کے ڈھیر پر بھنبھنا رہی ہوتی ہے اور دوسرے لحہ کھانے والی چیز پر جا بیٹھتی ہے۔ اس کی یہ بھی خصلت ہے کہ بار، بار روکنے کے باوجود وہیں بھنبھناتی پھرتی ہے۔

کردار کے اعتبار سے یہی مشرک کی مثال ہے کہ وہ عقیدہ توحید کی عظمت، غیرت اور برکت کو چھوڑ کر جگہ جگہ ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ یہاں تک کہ ایسے لوگوں کے چرنوں میں جا بیٹھتا ہے۔ جنہیں اپنی پاکی، پلیدی کا بھی خیال نہیں ہوتا۔ وہ ان لوگوں سے مانگتا ہے جو در بدر کی ٹھوکریں کھاتے اور مزارات پر آنے والوں کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں۔ یہ تو بعض کلمہ گو حضرات کا حال ہے۔ جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے وہ شرک کرنے کی وجہ سے انسانیت سے اس حد تک گر چکے ہیں کہ ان میں بے شمار لوگ جانوروں کی پوجا کرتے ہیں، یہ اس لیے ہے کہ سمجھانے کے باوجود یہ لوگ باز آنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی اس لیے ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا نور:

﴿ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ (پ۱۸، النور:۳۵)

''اللہ'' آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال یوں ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو اور چراغ زیتون کے ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا گیا ہو۔ جو نہ شرقی ہو نہ غربی جس کا تیل اپنے آپ ہی بھڑک اٹھتا ہو، چاہے اسے آگ نہ دی جائے ''اللہ'' جس کو چاہتا ہے اسے اپنے نور کی طرف رہنمائی فرماتا ہے وہ مثالوں کے ذریعے لوگوں کو سمجھاتا ہے اور ''اللہ'' ہر چیز سے خوب واقف ہے۔''

اس آیت میں دی گئی مثال کو اہل علم نے جو سمجھا ہے اس کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا نور ہے اور اس کے نور کی برکت سے ہر چیز چمک رہی ہے۔ جسے سمجھانے کے لیے ایسے چراغ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو چراغ خاص جگہ رکھا ہوا ہے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر متمکن ہے اور اس کے نور سے ہر چیز فیض یاب ہو رہی ہے۔

''امام بغوی رحمہ اللہ نے ایک روایت میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا۔ آپ اس آیت کا کیا مفہوم لیتے ہیں؟ احبار مسلمان ہو چکے تھے اور تورات، انجیل پر عبور رکھتے تھے وہ فرماتے ہیں کہ زجاجۃ سے مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے۔ آپ کا سینہ طاق کی حیثیت رکھتا ہے اور مصباح سے مراد آپ کی نبوت ہے۔ یعنی دین اسلام جو صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ پوری مخلوق کے لیے چشمہ فیض ہے۔'' (بحوالہ تفسیر طبری)

شرک کا عقیدہ مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَ مَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝﴾ (پ ۲۰، العنکبوت: ۴۱ تا ۴۳)

''جن لوگوں نے ''اللہ'' کو چھوڑ کر دوسروں کو کارساز بنا لیا ہے ان کی مثال مکڑی جیسی ہے، جو اپنا گھر الگ بناتی ہے حالانکہ گھروں میں سب سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہوتا ہے کاش یہ لوگ حقیقت جانتے۔ ''اللہ'' کو چھوڑ کر جن کو وہ پکارتے ہیں ''اللہ''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں خوب جانتا ہے کیونکہ وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ ہم لوگوں کے لیے یہ مثالیں بیان کرتے ہیں انہیں وہی لوگ سمجھتے ہیں جو حقیقی علم رکھنے والے ہیں۔''

غیر اللہ کو پکارنے والوں کو اس مثال میں یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ تمہارے سہاروں کی حقیقت مکڑی کے کمزور، اور ناپائیدار جالے کی مانند ہے۔ جو انگلی کے اشارے اور ہوا کے معمولی جھونکے سے تار تار ہو جاتا ہے، اور تمہارے معبود بھی بالکل کمزور، بے اختیار ہیں۔ جس طرح تمہارے معبود کمزور ہیں اسی طرح ان کے حق میں دیئے جانے والے دلائل بھی کمزور اور بے بنیاد ہیں۔ جس طرح مکڑی مضبوط چھت کے نیچے جال بن کر اسے مضبوط تصور کرتی ہے جو اس کی نہ حفاظت کرتا ہے اور نہ اسے چھپا سکتا ہے یہی کیفیت مشرک کی ہوتی ہے جن کو وہ لجپال، داتا اور شکر گنج سمجھتا ہے مصیبت آنے پر وہ اس کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ان کمزور اور ناپائیدار سہاروں کو چھوڑ کر ''اللہ'' مالک الملک کا سہارا تلاش کرو اور اسے ہی معبود و مسجود بناؤ۔ آخر میں فرمایا کہ یہ مثالیں ہم لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار اور شرک کی حقیقت سے آگاہ کرنے اور ہدایت کا راستہ دکھلانے کے لئے بیان کرتے ہیں۔ مگر اس سے فائدہ صرف علم وعقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

شراکت داری کی مثال:

﴿ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴾(پ ۲۱، الروم:۲۸)

''اللہ'' تمہیں تمہارے حوالے سے ایک مثال دیتا ہے۔ کیا تمہارے غلام جو تمہاری ملکیت ہیں، جو ہم نے تمہیں مال دیا ہے، ان میں کوئی ایسے ہیں کہ کیا وہ اس میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہو جائیں؟ تم اس معاملہ میں ان سے اُس طرح ڈرتے ہو جس طرح آپس میں اپنے شریکوں سے ڈرتے ہو۔ اس طرح ان لوگوں کے لیے ہم کھول کر آیات پیش کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔''

انسانی فطرت کے حوالے سے اس مثال میں شرک کی مذمت اس لطیف انداز میں کی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کوئی شخص پسند نہیں کرتا کہ اس کا کوئی نوکر، اس کے مال و دولت میں برابر کا شریک ہو جائے اور اسے مالک جیسے اختیارات حاصل ہو جائیں۔ فرمایا۔ اے شرک کرنے والو! جب تم انسان ہو کر اپنے جیسے انسان کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں اپنے ساتھ شریک کرنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ تو معبودانِ باطل جو اس کی مخلوق ہیں۔ وہ کس طرح ربِ ذوالجلال کے اقتدار اور اختیار میں شریک اور حصہ دار ہو سکتے ہیں؟ عقل مندو! سمجھنے کی کوشش کرو، شاید تمہیں ہدایت نصیب ہو اور نورِ توحید سے تمہارے سینے روشن ہو جائیں۔

کیا اندھا، بینا، اندھیرا، روشنی، دھوپ اور سایہ برابر ہوتے ہیں؟

﴿وَمَا يَسْتَوِى الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّورُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ۝﴾ (پ ۲۲، فاطر: ۱۹ تا ۲۱)

''اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں، اندھیرے اور روشنی برابر نہیں، چھاؤں اور دھوپ ایک جیسے نہیں ہوتے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لیے بصیرت عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرے۔ جو انسان اپنے رب کو فراموش کرتا ہے درحقیقت وہ اندھا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کائنات کی سب سے بڑی حقیقت اور ضمیر کی آواز کو فراموش کر کے دل کی روشنی کھو بیٹھتا ہے۔

ضمیر کی روشنی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق، مالک اور رازق کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کرے۔ پہلی بات کا نام عقیدہ توحید ہے اور دوسری بات کا نام دین ہے۔ جو اس پر عمل کرتا ہے، وہ بینا ہے اور جو اس حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے، وہ اندھا ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نور کی بجائے اپنے توہمات اور معاشرے کی رسومات کی تاریکی میں رہتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں استفسار فرمایا کہ بتاؤ اندھا اور بینا، اندھیرے اور روشنی، چھاؤں اور دھوپ برابر ہوتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ برابر نہیں ہو سکتے جب یہ برابر نہیں ہو سکتے تو آدمی کو اندھے پن کی بجائے بصیرت کیساتھ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں چلنا چاہیے اور اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دھوپ کی بجائے سائے کو ترجیح دینی چاہیے۔ یہاں اندھے پن، اندھیرے اور دھوپ سے پہلی مراد شرک ہے اور ''توحید'' کو بصیرت، نور اور ٹھنڈا سایہ قرار دیا گیا ہے جس سے انسان کو دنیا میں سکون، روشنی اور بصیرت حاصل ہوتی ہے اور موت کے بعد اسے اپنے رب کی دست گیری اور اس کی طرف سے نور میسر ہوگا۔ (پ ۲۷، الحدید: ۱۳)

زندہ اور مُردے کی مثال:

﴿وَ مَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝﴾ (پ ۲۲، فاطر: ۲۲ تا ۲۴)

''زندہ اور مُردے برابر نہیں ہوتے ''اللہ'' جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے، اے نبی ﷺ آپ قبروں میں مدفون لوگوں کو نہیں سنا سکتے، آپ خبردار کرنے والے ہیں۔''

یہاں توحید اور شرک کے درمیان موازنہ فرما کر یہ ثابت کیا ہے کہ توحید کا عقیدہ رکھنے والے بصیرت و بصارت کے لحاظ سے زندہ ہیں اور شرک میں مبتلا ہونے والے روحانی اور دماغی طور پر مردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے سننے کی توفیق دیتا ہے۔ اے نبی ﷺ! آپ قبروں میں دفن لوگوں کو نہیں سنا سکتے آپ لوگوں کو ان کے انکار اور بُرے اعمال کے نتیجہ سے ڈرانے والے ہیں۔

مشترکہ غلام کی بے بسی:

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (پ ۲۳، الزمر: ۲۹)

''اللہ'' مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک ایسا غلام ہے جس کے بہت سے مالک ہیں ان میں ہر کوئی اُسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور دوسرا مکمل طور پر ایک ہی آقا کا غلام ہے۔ کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے۔؟ تمام تعریفات ''اللہ'' کے لیے ہیں مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

قرآن مجید کی پہلی اور بنیادی دعوت ''اللہ تعالیٰ'' کی ذات کی معرفت اور اس کی صفات کا شعور حاصل کرنا اور اس کے حکم کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنا ہے۔ اس لیے توحید کو مختلف انداز اور امثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔ مشرک اور موحد کے درمیان فرق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو غلاموں کی مثال دی ہے۔ان میں سے ایک وہ ہے جو کئی آقاؤں کا غلام ہے۔مختلف مزاج رکھنے والے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر بداخلاق اور سخت مزاج ہیں۔ایک غلام کو اپنی طرف بلاتا ہے اور دوسرا اپنے پاس آنے کا حکم دیتا ہے،ایک آقا اپنی مرضی کا کام دیتا ہے اور دوسرا اس کے اُلٹ ڈیوٹی لگاتا ہے۔ایسے غلام کی بے بسی اور مظلومیت کا کون اندازہ کر سکتا ہے کہ جو ایک قدم آگے بڑھاتا ہے اور دوسرا قدم پیچھے کی طرف اٹھانے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔جائے تو کہاں جائے،حکم مانے تو کس کا مانے۔گویا کہ وہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کی کشمکش میں مبتلا ہے۔اس کے مقابلے میں وہ غلام ہے جس کا صرف ایک ہی مالک ہے جو نہایت ہی خیر خواہ اور بہت مہربان ہے۔وہ اسے حکم دیتے ہوئے اس کی صحت اور استعداد کا خیال رکھتا ہے۔کیا دونوں غلام برابر ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ کوئی ادنیٰ عقل رکھنے والا شخص بھی انہیں ایک جیسا نہیں کہہ سکتا۔اسی لیے موحد کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے رب کا شکر ادا کرے جس نے اسے یہ عقیدہ دیا اور اُسے صرف اپنے سامنے جھکنے کا حکم دے کر دردر کی ٹھوکروں اور ذلت سے بچا لیا ہے اور توحید کے ایسے دلائل دیئے کہ جو ہر دور کے مشرک کو لاجواب کرتے رہیں گے،جس سے مجبور ہو کر ہر کوئی اقرار کرتا ہے کہ وہ دونوں غلام برابر نہیں ہو سکتے۔لیکن مشرک اس قدر حقیقی علم سے بے خبر ہوتا ہے کہ وہ دو غلاموں کا فرق سمجھنے اور اس سچائی کو جاننے کے باوجود صرف ''اللہ'' کی بندگی اور بہت سے خداؤں کی بندگی میں فرق کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

بے عمل عالم کی گدھے سے تشبیہ:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾(پ۲۸،الجمعہ:۵)

''جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا پھر انہوں نے اس کی ذمہ داری نہ اٹھائی،ان کی مثال اس گدھے جیسی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں،مثال کے اعتبار سے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ اس سے بھی برے ہیں، جو "اللہ" کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور "اللہ" ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔"

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو آخری نبی کے طور پر مبعوث فرمایا۔ آپ نے دوسرے لوگوں کے ساتھ اہل کتاب کو بھی توحید خالص کی دعوت دی، اور فرمایا: آؤ ہم "اللہ" کی توحید پر اکٹھے ہو جائیں۔ (پ ۳، آل عمران: ٦٤)

چاہیے تو یہ تھا اہل کتاب آپ ﷺ کی نبوت اور دعوت کو تسلیم کرتے لیکن انہوں نے حسد وبغض کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب سے زیادہ آپ کی مخالفت کی اور کرتے ہیں۔ بالخصوص یہودی نہ صرف آپ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ ہر دور میں اسلام دشمنوں کے سرغنہ رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس تورات موجود تھی اور ہے۔ تورات میں تحریف ہونے کے باوجود اس میں بے شمار دلائل موجود ہیں کہ جن سے توحیدِ خالص اور نبی آخر الزماں ﷺ کی نبوت کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ ان کی مجرمانہ غفلت اور کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا، انہوں نے اس ذمہ داری کا احساس نہ کیا۔ ان کی مثال اس گدھے کی ہے جس نے بھاری کتابیں اٹھا رکھی ہوں، اسے کیا معلوم کہ اس پر کیا چیز رکھی ہوئی ہے، ان کی مثال اس سے بھی بری ہے کیونکہ گدھے کے پاس نہ علم ہے اور نہ عقل، یہ لوگ سب کچھ جاننے کے باوجود ظالم ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

کفار کے اعمال ریت کی مانند ہیں:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝﴾

(پ ۱۳، ابراھیم: ۱۸)

"ان لوگوں کی مثال جو اپنے رب کے منکر ہوئے، ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جسے آندھی کے دن تیز ہوا نے اڑا دیا ہو، اور وہ اپنے کیے میں سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے جو انہوں نے کمایا، یہی بہت دور کی گمراہی ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کی عظمت اور شرک کی ہزیمت

''اللہ تعالیٰ'' کی ذات رفیع مکانی، علوِ مرتبت، اختیارات اور صفاتِ کاملہ کے اعتبار سے پوری مخلوق سے ارفع، اعلیٰ اور بے مثال ہے۔ مخلوق میں کوئی بھی کسی اعتبار سے ذاتِ کبریا کا ہم مرتبہ نہیں۔ یہاں تک کہ انبیائے کرام علیہم السلام اور سرورِ دو عالم علیہ السلام بھی رفیع مکانی، علوِ مرتبت اور صفاتِ حسنہ کے اعتبار سے ربِّ ذوالجلال کے ہم مثل اور ہم پلہ نہیں ہیں۔ جو شخص نبی علیہ السلام یا کسی ہستی کو ذات، اسماء، صفات اور اختیارات میں ''اللہ تعالیٰ'' کے ہم پلہ یا مشابہ قرار دیتا ہے وہ اس ہستی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہی نہیں بلکہ جھوٹ، حق کو چھپانا، فطرت سے بغاوت، انتہائی ظلم، بے وقوفی، بغاوت، فساد کی جڑ، ذلّت کا موجب، گناہوں کا منبع، اندھیرا، اندھا پن، جھاگ، شیاطین کی دعوت، عہد شکنی، بے وفائی، شک اور بے قراری، گندگی، بلا دلیل اور باطل، کفر، ناشکری، گمراہی، پھٹکار کا باعث، آخرت میں جہنم میں جانے کا سبب ہوگا۔ شرک کے مقابلے میں توحید ہے بلکہ توحید کے مقابلے میں شرک ہے۔ توحید سب سے بڑی سچائی، شہادت، فطرت کی آواز، عدل، دانائی، اللہ تعالیٰ کی تابعداری، امن کی بنیاد، بلندیوں کا زینہ، نیکیوں کا سرچشمہ، روشنی، بصیرت، اصلیت، انبیاء کی دعوت، رب سے کیے ہوئے عہد کی وفا، دل کا قرار، پاکیزگی، دلائل پر مبنی حق، ایمان، شکر، ہدایت، ''اللہ'' کی رحمتوں کا موجب، جنت کی ضمانت ہے۔ مشرک ہمیشہ کے لیے جہنم میں جلتا رہے گا اور موحّد ہمیشہ ہمیش کے لیے جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگا۔

توحید سب سے بڑی سچائی ہے اور شرک سب سے بڑا جھوٹ ہے:

﴿ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (پ۷، المائدۃ:۱۱۹)

''اللہ'' فرمائے گا یہ وہ دن ہے کہ جس میں سچے لوگوں کو ان کا سچ فائدہ دے گا۔ ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ''اللہ'' ان پر ہمیشہ کے لیے راضی ہوگیا اور وہ ''اللہ'' پر راضی ہوگئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

یہاں صدق سے پہلی مراد "اللہ" کی توحید ہے کیونکہ اس سچائی کے علاوہ کوئی سچائی قیامت کے دن نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

﴿ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ۝ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ ﴾ (پ ۱۵، الکھف: ۱۵، ۱۴)

"اور ہم نے اصحاب کہف کے دلوں کو عقیدہ توحید پر مضبوط کر دیا جب وہ قائم ہو گئے تو انہوں نے کہا ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکاریں گے، اگر اس کے سوا کسی کو معبود کہیں تو یقیناً ہم زیادتی کی بات کریں گے۔ یہ ہماری قوم ہے جنہوں نے "اللہ" کے سوا کئی معبود بنا لیے ہیں، یہ اپنے معبودوں کے لیے واضح دلیل کیوں نہیں لاتے۔ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو "اللہ" پر جھوٹ بولتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ان کو ایمان اور ہدایت میں مزید بڑھایا اور ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔ جب وہ اپنی دعوت اور عقیدہ لے کر اٹھے تو لوگوں نے انہیں غار میں چھپنے پر مجبور کر دیا، وہ یہ کہتے ہوئے غار میں داخل ہوئے کہ تم لوگ اپنے معبودوں کے بارے میں ٹھوس شرعی اور عقلی دلیل کیوں پیش نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا، اور اس کے حق میں دلیل دینا "اللہ" پر جھوٹ بولنے کے مترادف ہے، ظلم اور حماقت ہے۔

﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۝ وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ ﴾ (پ ۲۹، الجن: ۱ تا ۵)

"نبی ﷺ فرمادیں کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور سے سنا اور پھر جا کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو بالکل شریک نہیں کریں گے۔ کیونکہ کسی کو بیوی اور بیٹا بنانے سے ہمارے رب کی شان بہت بلند و بالا ہے۔ ہمارے بیوقوف ''اللہ'' کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم نے سمجھا تھا کہ انسان اور جن ''اللہ'' کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتے۔''

توحید سب سے بڑی شہادت ہے اور شرک حق بات کو چھپاتا ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (پ۳، آل عمران:۱۸)

''اللہ'' اس کے فرشتے اور اہل علم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ''اللہ'' کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہ کائنات کو عدل کے ساتھ قائم رکھے ہوئے ہے اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

یہاں ''اُولُوا الْعِلْمِ'' سے مراد سب سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے بعد درجہ بدرجہ ان کے اصحاب، شہداء اور ایماندار ہیں۔ اس فرمان میں یہ بات بھی عیاں کی گئی ہے کہ حقیقی اہل علم اور علمائے حق وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لاتے اور اس کا پرچار کرنے والے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں۔ کائنات میں توحید کی گواہی سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں۔ اسے قسط بھی کہا گیا ہے۔ قسط کا معنی ہے ''ہر چیز اپنے اپنے دائرہ کار میں ٹھیک ٹھیک کام کرتی رہے۔''

﴿قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى قُلْ لَّآ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴾ (پ۷، الانعام:۱۹)

''نبی ﷺ! ان سے پوچھیں کہ کون سی چیز گواہی میں سب سے بڑی ہے؟ فرما دیجیے ''اللہ''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اس کے ذریعے ڈراؤں اور جس تک اس کا پیغام پہنچے۔کیا واقعی تم گواہی دیتے ہو کہ بے شک ''اللہ'' کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ اعلان کریں کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا۔ فرما دیجیے وہ اکیلا ہی معبود ہے، جن کو شریک بناتے ہو میں ان سے بری الذمہ ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کی شہادت سے بڑھ کر کسی کی شہادت بڑی نہیں ہوسکتی۔شہادت کی دو اقسام ہیں عینی اور یقینی۔

عینی شہادت کا معنی ہے کہ واقعہ شہادت دینے والے کے سامنے پیش آیا ہو اور وہ پوری سچائی کے ساتھ اس کی گواہی دے، یقینی شہادت کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے اتنے واضح اور ٹھوس دلائل اور شواہد ہوں کہ کوئی اس کی تردید نہ کر سکے۔''اللہ تعالیٰ'' کی شہادت ان اصولوں کی بنیاد پر کامل اور اکمل حیثیت رکھتی ہے۔یہی وہ بنیاد ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی شہادت کو شہادتِ کبریٰ کا درجہ حاصل ہے۔

توحید، انسانی فطرت کی آواز اور شرک، فطرت سے بغاوت ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝﴾(پ۹،الاعراف:۱۷۲،۱۷۳)

''جب آپ کے رب نے آدم علیہ السلام کی اولاد سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو پیدا فرمایا اور انہیں انہی پر گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ہم اس کی شہادت دیتے ہیں۔فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن کہو بلا شبہ ہم اس سے بے خبر تھے یا یہ کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم ان کے بعد آنے والے تھے کیا گمراہ لوگوں کے کرنے کی وجہ سے تو ہمیں سزا دیتا ہے۔''

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾

(پ ۲۱،الروم:۳۰)

''حکم ہوا کہ اپنے آپ (ﷺ) کو دین حنیف پر قائم رکھیں یہی فطرت ہے۔ اسی فطرت پر ''اللہ'' نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے۔''

جہاں تک عقیدۂ توحید کو انسانی فطرت میں ودیعت کرنے کا تعلق ہے، اس کی گواہی ہر انسان اپنی زندگی میں دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مکہ کے مشرک بڑے ظالم اور ضدی تھے۔ انھوں نے نبی معظم ﷺ کے ساتھ شرک کی حمایت میں کئی جنگیں لڑیں لیکن ان میں سے جب کسی کو بڑی اور ناگہانی مصیبت آتی تو وہ اقرار کرتا تھا کہ واقعی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشا اور حاجت روا نہیں ہے۔

توحید، عدل ہے اور شرک، سب سے بڑا ظلم ہے:

﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (پ ۳،آل عمران:۱۸)

''اللہ'' اور اس کے فرشتے اور اہل علم اس بات پر گواہ ہیں کہ ''اللہ'' کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

﴿ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۗ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾ (پ ۲۱،لقمان:۱۳)

''لقمان ؑ کی بات یاد کرو جب وہ اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا، اس نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میرے بیٹے ''اللہ'' کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، حقیقت یہ ہے کہ شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔''

ظلم کا معنی ہے "وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّهٖ" کسی چیز کو اس کے اصل مقام سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھنا۔" شرک کرنے والا ''اللہ'' کی صفات کو دوسروں میں سمجھتا ہے، اس لیے وہ ظلم عظیم کا ارتکاب کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید، دانائی ہے اور شرک، حماقت ہے:

﴿ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۹)

''یہ حکمت سے بھرپور باتیں ہیں جو آپ کے رب نے آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہیں کہ ''اللہ'' کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنانا، ورنہ ملامت کیا ہوا اور دھتکارا ہوا جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے اس فرمان سے پہلے گیارہ کاموں کا حکم دیا اور گیارہ باتوں سے منع فرمایا ہے۔ آخر میں ''ذٰلِکَ'' کا لفظ استعمال فرما کر مذکورہ باتوں کا احاطہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حکمت و دانائی کی باتیں ہیں۔ جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہیں۔ ان میں سب سے بڑی حکمت کی یہ بات ہے کہ صرف ایک ''اللہ'' کی عبادت کی جائے۔ یہاں دانائی کو توحید اور شرک کو بیوقوفی قرار دیا گیا ہے۔

﴿وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا﴾ (پ۲۹، الجن:۴)

''اور ہمارے نادان لوگ اللہ کے بارے میں خلاف واقعہ باتیں کرتے رہے ہیں۔''

اہل مکہ سفر کے دوران صحراء یا جنگل میں پڑاؤ ڈالتے تو قافلے کا ایک فرد آواز دیتا کہ اے جنات کے سردار ہم نے یہاں پڑاؤ ڈالا ہے لہٰذا ہماری حفاظت فرمانا۔ ان کے شرکیہ عقیدے کی تردید کرتے ہوئے موحد جنات کی زبان سے کہلوایا گیا کہ ان دیکھی قوتوں اور جنات سے مدد طلب کرنا بیوقوفوں کا طریقہ ہے۔

توحید سب سے بڑی نیکی ہے، شرک سب سے بڑا گناہ اور بہتان ہے:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ ...﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۷۷)

''نیکی صرف مشرق، مغرب کی طرف منہ کرنے میں نہیں، حقیقتاً نیکی یہ ہے کہ اللہ، قیامت کے دن، فرشتوں، کتاب اور نبیوں پر ایمان لایا جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا﴾(پ۵، النساء:۴۸)

''یقیناً ''اللہ'' اپنے ساتھ شرک کرنے کو نہیں بخشے گا اور اس کے سوا جسے چاہے گا، بخش دے گا۔ جس نے ''اللہ'' کے ساتھ شرک کیا اس نے بہت بڑا گناہ کیا۔''

«عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَبَائِرُ الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ»

(رواه البخاری: باب الیمین الغموس)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ'' کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اُٹھانا کبیرہ گناہ ہیں۔''

توحید ''اللہ'' کی تابع داری اور شرک اس کی بغاوت:

﴿أَوَ لَمْ يَرَوْا إِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝﴾ (پ۱۴، النحل:۴۸تا۴۹)

''کیا انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ ''اللہ'' نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ہر چیز کے سائے دائیں اور بائیں طرف ''اللہ'' کو سجدہ کرتے اور وہ عاجزی اختیار کیے ہوئے ہیں اور ہر چیز ''اللہ'' ہی کو سجدہ کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے ہر چلنے والا جانور اور فرشتے بھی ''اللہ'' کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔''

﴿فَلَمَّآ أَنْجٰىهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾(پ۱۱، یونس:۲۳)

''جب ''اللہ'' انھیں نجات دے دیتا ہے تو وہ زمین میں بلاوجہ سرکشی کرنے لگتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے لوگو! تمھاری سرکشی سے تمھیں ہی نقصان ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی ایک فائدہ ہے پھر تم نے ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ ہم تمھیں بتائیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔"

توحید امن کی بنیاد اور شرک فساد کی جڑ ہے:

﴿وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ﴾(پ۷، الانعام: ۸۱، ۸۲)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا) "اور میں ان سے کیوں ڈروں جنھیں تم نے شریک بنایا ہوا ہے، جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے ان کو "اللہ" کے ساتھ شریک بنالیا ہے جس کی اس نے تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ دونوں گروہوں میں سے امن کا زیادہ حق دار کون ہے؟ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ خلط ملط نہیں ہونے دیا یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔"

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَـيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾(پ۱۸، النور: ۵۵)

"اللہ" نے ان لوگوں کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے جو تم میں ایمان لائیں اور نیک عمل کریں گے۔ "اللہ" انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنا چکا ہے۔ ان کے لیے ان کے دین کو ہر صورت مضبوط کرے گا۔ جسے "اللہ" نے ان کے حق میں پسند فرمایا ہے اور ان کے خوف کو ضرور امن میں بدل دے گا۔ بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں جو اس کے بعد کفر کریں گے وہ لوگ فاسق ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کا عقیدہ مضبوط رہا۔ اس وقت تک مسلمان مضبوط اور غالب رہے۔ جب سے عقیدہ کمزور ہوا تو اس وقت سے امت زوال پذیر ہوا جا رہی ہے۔

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ﴾(پ ۲۱، الروم: ۴۰، ۴۱)

''اللہ'' ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیتا ہے پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو ان میں سے کوئی کام کر سکتا ہو؟ ''اللہ'' مشرکوں کے شرک سے پاک اور بہت ہی بلند و بالا ہے۔ لوگوں کے اپنے ہاتھوں کے کیے کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا ہے تا کہ اُن کو اُن کے بعض اعمال کا مزا چکھایا جائے شاید کہ وہ پلٹ آئیں۔''

عقیدۂ توحید بلندیوں سے سرفراز کرتا ہے، شرک ذلّت اور پستی کا سبب ہے:

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ ﴾(پ ۲۲، الفاطر: ۱۰)

''جو عزت چاہتا ہے، عزت ساری کی ساری ''اللہ'' کے اختیار میں ہے، وہی پاکیزہ کلمات اور نیک عمل کو اوپر اٹھاتا ہے۔ جو لوگ بُری چالیں چلتے ہیں اُن کے لیے سخت عذاب ہے اور اُن کا مکر غارت ہونے والا ہے۔''

﴿ حُنَفَاۗءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۗءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ ﴾(پ ۱۷، الحج: ۳۱)

''یکسو ہو کر ''اللہ'' کے بندے بن جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور جو ''اللہ'' کے ساتھ شریک بنائے گا گویا وہ آسمان سے گر پڑا۔ اسے پرندے اچک لیں گے یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آندھی اُسے ایسی جگہ پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔''

جس طرح آسمان سے گرنے والا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، اسی طرح مشرک فکر و عمل کے اعتبار سے بکھر جاتا ہے وہ اعتقادی طور پر منتشر اور خودداری کے حوالے سے انتہائی تہی دامن ہوتا ہے۔ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ اچھا بھلا پڑھا لکھا انسان کبھی فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے آدمی سے قسمت دریافت کرتا ہے، اور کبھی بت کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوتا ہے۔ ایک قبر کے سامنے سجدہ کر رہا ہے اور دوسرا قبر کے پاس بیٹھے ہوئے مجاور کے سامنے فریاد کر رہا ہوتا ہے اور در، در کی ٹھوکریں کھانے کو ثواب اور سعادت سمجھتا ہے، ان کے مقابلے میں مومن غریب ہو یا امیر، پڑھا ہو یا ان پڑھ وہ اپنے رب کو چھوڑ کر کہیں جانے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

توحید نیکیوں کا سرچشمہ، شرک تمام گناہوں کا منبع ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۲۴، ۲۵)

''کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ ''اللہ'' نے ایک پاکیزہ کلمہ کی مثال بیان فرمائی ہے، جو ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے اور ''اللہ'' لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

﴿ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ڐ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝ ﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۲۶، ۲۷)

''اور برے کلمہ کی مثال ناقص پودے کی طرح ہے، جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے، اس کے لیے قرار نہیں۔ جو ایمان لائیں ''اللہ'' ان کو مضبوط بات کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور ''اللہ'' ظالموں کو گمراہی کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور ''اللہ'' جو چاہے کرتا ہے۔''

توحید، روشنی ہے اور شرک، اندھیرے ہیں:

﴿ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۵۷)

''اللہ'' ایمان والوں کا دوست ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور کفار کے ساتھی شیاطین ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یہ لوگ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

توحید بصیرت ہے، شرک اندھاپن ہے

﴿ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ ...
... ﴾ (پ۱۳، الرعد:۱۶)

''ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ فرمادیں ''اللہ'' ہی ہے۔ فرمائیں پھر کیا تم نے اس کے سوا مددگار بنا رکھے ہیں جو اپنے بھی نفع اور نقصان کے مالک نہیں؟ فرمادیں کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں؟.....''

شرک کرنے والوں کے اندھا ہونے پر غور فرمائیں کہ غیر مسلم اپنے ہاتھوں سے بت تراش کر اور مسلمانوں کی اکثریت بزرگوں کے مزار بنا کر ان سے مانگتے اور انہی ان کے سامنے جھکتے ہیں۔

توحید، اصل ہے اور شرک، جھاگ ہے:

﴿ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ (پ۱۳، الرعد:۱۷)

''اس نے آسمان سے پانی اتارا جس سے نالے اپنی اپنی کشادگی کے مطابق بہہ نکلے، پھر اس ریلے نے ابھرا ہوا جھاگ اٹھالیا اور جن چیزوں کو کوئی زیور یا سامان بنانے کی غرض سے آگ پر تپاتے ہیں ان سے بھی اسی طرح کا جھاگ ابھرتا ہے۔ ''اللہ'' اسی طرح حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے۔ جھاگ بے کار چیز ہے اور جو چیز لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے وہ زمین میں رہ جاتی ہے۔ ''اللہ'' اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔''

توحید، انبیاء ﷺ کی دعوت اور شرک، شیاطین کی دعوت ہے:

﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾﴾ (پ۱۴، النحل:۳۶)

''یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ ''اللہ'' کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ ان میں سے کچھ وہ تھے جنہیں ''اللہ'' نے ہدایت دی اور کچھ وہ جن پر گمراہی مسلط ہوگئی۔ پس زمین میں چل، پھر کر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔''

﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾﴾ (پ۵، النساء:۱۱۷ تا ۱۱۹)

''وہ اللہ کو چھوڑ کر صرف دیویوں کی پرستش کرتے ہیں اور وہ نہیں عبادت کرتے مگر یہ باغی شیطان کو ہی پوجتے ہیں، جس پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ اس نے کہا تھا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرے بندوں میں سے مخصوص حصہ لے کر رہوں گا اور انہیں راہِ راست سے بہکا تا رہوں گا، امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں کہوں گا کہ جانوروں کے کان چیریں اور ان سے کہوں گا کہ ''اللہ'' کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔سنو جو ''اللہ'' کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنائے گا وہ کھلم کھلا نقصان میں پڑ جائے گا۔''

توحید ''رب'' سے کیے ہوئے عہد کی وفا، شرک اُس سے عہد شکنی اور بے وفائی ہے:

''جب آپ کے رب نے آدم علیہ السلام کی اولاد سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں ان کی جانوں پر گواہ بنایا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم اس کی شہادت دیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن کہو بے شک ہم اس سے غافل تھے۔'' (پ۹، الاعراف:۱۷۲)

﴿ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝ ﴾ (پ۱۳، الرعد:۲۵)

''اور جو لوگ ''اللہ'' سے پختہ عہد کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اسے کاٹ دیتے ہیں جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور وہ زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر لعنت برستی ہے اور ان کے رہنے کے لیے بدترین گھر ہے۔''

توحید، دل کا قرار، شرک، شک اور بے قراری ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝ ﴾ (پ۱۳، الرعد:۲۸)

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل ''اللہ'' کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ سن لو! اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔''

﴿ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ﴾ (۱۳، یوسف:۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو، ''اللہ'' کی رحمت سے مایوس نہ ہو، حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔''

توحید، پاکیزگی اور شرک، گندگی ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (پ ۱۱، یونس: ۱۰۰)

''اور کسی کے لیے ایمان لانا ممکن نہیں مگر ''اللہ'' کی توفیق سے اور وہ ان لوگوں پر پلیدی ڈال دیتا ہے جو عقل نہیں کرتے۔''

توحید، حق ہے اور شرک، باطل ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ (پ ۲۱، لقمان: ۳۰/پ ۱۷، الحج: ۶۱، ۶۲)

''یہ اس لیے ہے کہ یقیناً ''اللہ'' ہی حق ہے اور اُسے چھوڑ کر جن کو لوگ پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اور یقیناً اللہ ہی بلند و بالا اور بڑا ہے۔''

﴿فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ښ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾ (پ ۱۱، یونس: ۳۲)

''اللہ'' ہی تمہارا سچا رب ہے۔ پھر سچ کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے؟ پس تم کہاں پھیرے جاتے ہو۔''

توحید، ایمان ہے اور شرک، کفر ہے:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ﴾ (پ ۳، البقرہ: ۲۸۵)

''رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کی طرف ''اللہ'' کی طرف سے اتاری گئی اور سب مومن ''اللہ''، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَ کَانَ الْکَافِرُ عَلٰی رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ۝﴾ (پ ۱۹، الفرقان:۵۵)

''وہ لوگ ''اللہ'' کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نہ نفع دے سکتے اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کافر اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کرتا ہے۔''

توحید، شکر ہے اور شرک، ناشکری ہے:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝﴾ (پ ۲۱، لقمان: ۱۲)

''ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی تھی تا کہ ''اللہ'' کا شکر ادا کرے، جو شکر کرے گا اُس کے شکر کا اُسے ہی فائدہ پہنچے گا اور جو کفر کرے گا بلا شبہ ''اللہ'' اس سے بے پرواہ ہے کیونکہ وہ لائق تعریف ہے۔''

توحید سب سے بہترین دعوت ہے اور شرک، شیطان کا راستہ ہے:

﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝﴾ (پ ۲۴، حٰم السجدہ: ۳۳)

''اور اُس شخص کی بات سے کس کی بات اچھی ہو سکتی ہے کہ جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیے اور اقرار کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔''

﴿اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۝﴾

(پ ۴، النساء: ۱۱۷)

''یہ ''اللہ'' کو چھوڑ کر صرف دیویوں کی پرستش کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ صرف باغی شیطان کو پوجتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ اور عقیدت میں فرق کرنا چاہیے

پہلے یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کی محبت میں اور عیسائیوں نے حضرت مریم، حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور بزرگوں کی عقیدت میں غلو کیا جس بنا پر وہ گمراہ قرار پائے۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ اور عقیدت کا فرق سمجھاتے ہوئے امت کو اس عقیدت اور محبت سے روک دیا ہے کہ جس سے آدمی شرک جیسے گناہ میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جائے۔

﴿ يَاۤ اَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ ﴾ (پ۶، النساء: ۱۷۱)

''اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو۔''

«عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُاللهِ وَرَسُوْلُهٗ»

(رواه البخاري: كتاب احاديث الانبياء)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری تعریف میں مبالغہ آرائی نہ کرنا' جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی شان میں مبالغہ کیا ہے۔ میں ''اللہ'' کا بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول سمجھنا۔''

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقُطْ لِيْ حَصًى فَلَقَطْتُ لَهُ سَبْعَ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَجَعَلَ يَنْفُضُهُنَّ فِيْ كَفِّهِ وَيَقُوْلُ أَمْثَالَ هٰؤُلَاءِ فَارْمُوْا ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ»

(سنن ابن ماجه: باب قدر حصى الرمى [حسن])

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کی صبح مجھے اس وقت ارشاد فرمایا: جب آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: میرے لیے کنکریاں چن کر لاؤ، میں نے آپ کو سات کنکریاں لا کر دیں۔ آپ نے انہیں اپنی ہتھیلی میں حرکت دیتے ہوئے فرمایا: ان جیسی کنکریاں مارو، پھر فرمایا: ''لوگو! دین میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔''

انسان کا مادہ (Root) اُنس سے ہے، اس بنا پر لوگ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور کرنی چاہئے۔ دینِ اسلام انسانی فطرت کا ترجمان ہے۔ اس نے جائز محبت کرنے سے منع نہیں کیا، مطالبہ صرف یہ ہے کہ کسی کی محبت میں حد سے نہیں بڑھنا چاہیے۔ البتہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر محبت کرنی ہے۔ مگر نبی کریم ﷺ، اہلِ بیت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، علماء اور نیک لوگوں کی محبت ''اللہ'' کی محبت کے تابع ہونی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو تمام عقیدتوں اور محبتوں میں سب سے پہلے رکھا ہے۔

﴿ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴾ (پ ۱۰، التوبہ: ۲۴)

''فرما دیں اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان اور جو اموال تم کماتے ہو، تجارت جس کے گھاٹے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، اگر تمہیں ''اللہ'' اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ ''اللہ'' اپنا حکم لے آئے کیونکہ ''اللہ'' نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (اللہ تعالیٰ نے اس فرمان میں اپنی محبت کو سب سے پہلے بیان فرمایا ہے۔)

نبی ﷺ نے اسی بنا پر اپنی محبت کی بجائے ''اللہ'' کی محبت کو مرکز اور معیار ٹھہرایا ہے۔

▪ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ، وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ﴾(سنن ابی داود: باب مجانبۃ اھل الاھواء[حسن])

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ'' کے لیے محبت کرنا اور ''اللہ'' کے لیے کسی سے ناراض ہونا افضل ترین عمل ہے۔''

﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰہِ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ﴾(سنن الترمذی: ابواب الدعوات[حسن])

''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داود علیہ السلام کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی تھی: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت چاہتا ہوں اور اس کی محبت بھی چاہتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اور ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جس سے تیری محبت مجھے نصیب ہو جائے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میرے اہل خانہ اور ٹھنڈے مشروب کی چاہت سے بھی زیادہ کر دے۔'' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ''داود علیہ السلام تمام لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔''

شرک اور غلو کرنے والا خالق کائنات کی محبت سے بڑھ کر دوسروں سے محبت اور تعلق رکھتا ہے، حالانکہ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونی چاہیے۔ باقی تمام محبتیں اس محبت کے تابع ہونا ضروری ہیں۔ لیکن مشرک ''اللہ'' کی ذات اور اس کی محبت کے مقابلے میں دوسروں کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے برعکس سچے اور سمجھدار مسلمان کا دل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اس طرح لبریز ہوتا ہے کہ وہ اس کے مقابلے میں دنیا کی کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتا۔ اس محبت کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ»(رواہ الترمذی: باب و من سورۃ ص [صحیح])

''اے اللہ! میں تجھ سے نیک اعمال کرنے کی توفیق، برے اعمال سے بچنے کی ہمت اور مساکین سے محبت کرنے کی التجا کرتا ہوں، الٰہی! مجھے معاف کردے، اور مجھ پر رحم فرما، جب کسی قوم میں کوئی آزمائش آئے تو مجھے اس آزمائش سے پہلے فوت کر لینا، اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت بھی چاہتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اور ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جس سے مجھے تیری محبت نصیب ہو جائے۔'' (یہاں آزمائش سے مراد عذاب ہے۔)

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ .. وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ......»(رواہ البخاری: باب الصدقۃ بالیمین)

''حضرت ابو ہریرہ ﷜ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: ''قیامت کے دن ''اللہ'' سات آدمیوں کو اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے، اس دن کوئی چیز سایہ فگن نہیں ہوگی۔......ان میں دو آدمی وہ ہوں گے جو آپس میں ''اللہ'' کے لیے محبت کرتے ہیں اور اسی بنا پر ایک دوسرے سے ملتے اور الگ ہوتے ہیں۔''

قرآن مجید کے ارشاد اور حدیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ سچی اور حقیقی محبت کا معیار اور مدار ''اللہ'' کی محبت ہے۔ اس کے باوجود بے شمار لوگ ایسے ہیں جو دوسروں بالخصوص اپنے معبودوں اور بزرگوں سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیے۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ﴾(پ ۲، البقرۃ: ۱۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بعض لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کو ''اللہ'' کا شریک بنا کر ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی ''اللہ'' سے محبت کرنی چاہیے جبکہ ایمان والے ''اللہ'' کی محبت میں بہت آگے ہوتے ہیں۔ کاش کہ مشرک لوگ وہ دیکھ لیں جو وہ عذاب کے وقت دیکھیں گے کہ تمام قوت ''اللہ'' ہی کے پاس ہے اور ''اللہ'' سخت عذاب دینے والا ہے۔''

یہ حقیقت ذہن میں رہے کہ محبت ایک فطری جذبہ ہے جو ہر انسان اور ہر جاندار میں پایا جاتا ہے۔ حکم یہ ہے کہ تم اپنے ''رب'' اور اس کے فرمودات سے سب سے زیادہ محبت کرو۔

تم کسی کے احسان کی وجہ سے محبت کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارا سب سے بڑا محسن ہے، کسی سے قرابت داری کی وجہ سے محبت کرتے ہو تو وہ سب سے بڑھ کر تمہارے قریب ہے، تم کسی سے اس کے جمال و کمال کی وجہ سے محبت کرتے ہو تو کائنات کا سارے کا سارا جمال و کمال اسی کا دیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اجمل اور اکمل ہے، کسی کے اقتدار اور اختیار کی بنا پر تعلق جوڑتے ہو تو اس سے بڑھ کر کسی کے پاس اختیار اور اقتدار نہیں۔ غرضیکہ کسی سے بچی محبت کرنے کے جو بھی محرکات اور اسباب ہو سکتے ہیں ان سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، پھر اس کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کیوں نہ کی جائے؟

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ اس کے رسول حضرت محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کے ساتھ ساری مخلوق سے بڑھ کر محبت ہونی چاہیے تب جا کر آدمی کا ایمان مکمل ہوتا ہے:

«عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ»

(رواہ للبخاری: باب حب الرسول من الإیمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اُسکی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عزیز تر نہ ہو جاؤں۔''

نبی ﷺ کے فرمان کی لطافت اور ذہانت پر غور فرمائیں، آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اللہ تعالیٰ سے زیادہ یا اس کی محبت جیسی محبت کرو۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ میرے ساتھ اپنے والدین، اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر یہاں تک کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرو۔ بالفاظ دیگر خالق سے زیادہ نہیں بلکہ پوری مخلوق سے بڑھ کر میرے ساتھ محبت کرو۔

«عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ ﷜قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْآنَ يَا عُمَرُ»

(رواہ البخاری: باب کیف کانت یمین النبی)

''حضرت عبداللہ بن ہشام ﷜ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ نے عمر بن خطاب ﷜ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ حضرت عمر ﷜ نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے میری جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک تم مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ سمجھو، حضرت عمر ﷜ نے عرض کی اللہ کی قسم اب آپ میری جان سے بھی زیادہ مجھے عزیز ہو چکے ہیں۔ فرمایا: ''اے عمر اب تیرا ایمان مکمل ہوا ہے۔''

لیکن اکثر لوگوں نے بالخصوص مذہب کے دعوے داروں کی غالب اکثریت نے انبیاء اور بزرگوں کی محبت میں اس حد تک غلو اختیار کر رکھا ہے کہ انبیاء کرام کو ''رب'' کا درجہ دے دیا ہے اور بزرگوں کو انبیاء کے برابر کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ کی حساسیت اور اس کا تحفظ

یقیناً آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ایمان اور اعمال کی بنیاد کلمۂ توحید ہے اور یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا پہلا حصہ "لا الٰہ الا اللّٰہ" اور دوسرا "محمد رسول اللّٰہ" پر مشتمل ہے۔ کلمے کے پہلے حصہ کے دو جُزو ہیں۔ پہلے جُزو میں نفی کی گئی ہے کہ زمین و آسمانوں میں کوئی ''الٰہ'' نہیں۔ دوسرے جُزو میں اثبات اور اقرار ہے کہ صرف ''اللّٰہ'' ہی الٰہ ہے۔ گویا کہ پہلے نفی ہے اور پھر اثبات ہے۔ پہلے نفی کرنے کی ایک حکمت ''توحید کی بنیاد پر نبی معظم ﷺ کی پانچ ضمانتیں'' کے عنوان میں بیان کی گئی، دوسری حکمت یہ ہے کہ شرک ایسا روگ اور مرض ہے کہ بسا اوقات آدمی کو اس کا علم اور احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ اس میں سرایت کر جاتا ہے۔ دو قسم کے لوگ اس میں بالخصوص دھوکا کھا جاتے ہیں۔ ایک وہ جن کی تربیت مشرکانہ ماحول میں ہوئی ہوتی ہے یہ لوگ اس کو گناہ اور شرک نہیں سمجھتے، دوسرے فیشن اور نمود و نمائش کرنے والے حضرات اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ نبی ﷺ نے عقیدے کی حساسیت اور اس کے تحفظ کے لیے بہت زیادہ توجہ دینے کا حکم دیا ہے۔ یہ اس قدر حساس مسئلہ ہے کہ کسی نبی، عالم، پیر اور بادشاہ کو بھی یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ لوگوں کو ''اللّٰہ'' کا بندہ بنانے کی بجائے اپنا بندہ بنانے کی کوشش کرے۔

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝﴾(پ۳، آل عمران:۷۹)

''کسی انسان کو جائز نہیں کہ اسے ''اللّٰہ'' کتاب، حکومت اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم ''اللّٰہ'' کے سوا میرے بندے بن جاؤ اسے تو یہ کہنا چاہیے کہ تم سب ''رب'' کے بندے بنو، اس لیے کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور خود بھی اسے پڑھتے ہو۔''

«عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَبِيبِ الذَّرِّ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ»(المستدرک علی الصحیحین: وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمرانَ بِسْمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحِيمِ [حسن لغیرہ])

''حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: شرک اندھیری رات میں پتھر پر چلنے والی چھوٹی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔''

«عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ؓ الجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالكَوْكَبِ»(صحیح البخاری: بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ} [الواقعة: ٨٢] قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ: شُكْرَكُمْ)

''حضرت زید بن خالد جہنی ؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر رات کی بارش کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا۔ جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ ؓ نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ صحابی ؓ بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ'' نے فرمایا ہے کہ صبح کے وقت میرے بندوں میں سے کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جن لوگوں نے کہا، ہم پر اللہ کے فضل، رحمت سے بارش ہوئی ہے' وہ مجھ پر ایمان رکھتے اور وہ ستاروں کے منکر ہیں اور جنہوں نے کہا فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ کافر ہوئے کیونکہ وہ ستاروں پر ایمان رکھتے ہیں۔'' (ستاروں کے منکر ہونے سے مراد ان کی تاثیر کے منکر ہیں۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی معظم ﷺ نے عقیدہ کی حساسیت کا از حد خیال فرمایا

«عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ، حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ» (صحیح البخاری: بَابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا)

''حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ بن عفراء [1] بیان کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی گرامی ﷺ آئے تیرے بیٹھنے کی طرح میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہماری چھوٹی بچیوں نے دف بجانا شروع کی اور بدر میں جو ہمارے باپ دادا شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف بیان کرنا شروع کیے۔ ایک بچی نے کہا ''ہم میں وہ نبی ہیں جو کل کی باتیں جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہ کہو، وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔''

«عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا. فَقَالَ: قُمْ - أَوِ اذْهَبْ - بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ» (سنن ابی داود: بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ [صحیح])

''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک خطیب نے تقریر کی اور اس نے کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا، اور جو دونوں کی نافرمانی کرے گا، (وہ گمراہ ہو جائے گا۔) آپ نے فرمایا یہاں سے نکل جاؤ تو برا خطیب ہے۔''

[1] ربیع رضی اللہ عنہا کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے ان کی دلجوئی کے لیے نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور انہیں پیار دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے پہلی مرتبہ کہا کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، دوسری مرتبہ اللہ اور اس کا رسول کہنے کی بجائے اللہ اور رسول کے الفاظ کہے۔ اس نے درمیان میں اس کا کے الفاظ چھوڑ دیئے گویا کہ اس نے اللہ اور رسول ﷺ کو برابر بیان کیا، جس وجہ سے آپ ﷺ نے اسے اپنی مجلس سے نکل جانے کا حکم دیا۔

فال نکالنے اور جادو کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد:

«عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْتُطُیِّرَلَهُ اَوْتَكَهَّنَ اَوْتُكُهِّنَ لَهُ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهُ وَمَنْ اَتَی كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ»

(مسند بزار [صحیح])

''جو شخص فال نکالے یا اس کے لیے فال نکالی جائے' کوئی غیب کی خبریں دے یا اس کے لیے کوئی دوسرا ایسی خبر دے، کوئی خود جادو کرے یا اس کے لیے دوسرا جادو کرے وہ ہم سے نہیں، جو ایسے شخص کے پاس جائے اور اسکی باتوں کی تصدیق کرے اس نے اس کا انکار کر دیا جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے۔''

ہر دور میں وہم پرست اور ان پڑھ لوگوں میں بدشگونی لینے کی عادت رہی ہے۔ جس کی مختلف شکلوں میں سے ایک شکل یہ تھی' کہ لوگ خاص اوقات میں بیٹھے ہوئے کسی پرندے کو اڑاتے۔ اگر پرندہ اُڑتے ہوئے دائیں جانب رخ کرتا' تو اڑانے والا سمجھتا کہ جو وہ کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اگر پرندہ دوسری جانب اڑتا تو کام نہ کرنے اور اس میں برکت نہ ہونے کا تصور لیا جاتا۔ اسی طرح ہی وہ تیروں سے فال نکالتے' اس طرح ہمارے ہاں سڑکوں پر بیٹھے ہوئے کچھ لوگ یہ کام طوطے اور جانوروں سے لیتے ہیں۔ اس عمل کو عربی میں فال، طیرہ اردو میں شگون لینے اور انگلش میں اسے (BADOMEN) کہا جاتا ہے۔ اس سے آدمی نفسیاتی مریض، توہم پرست اور بزدل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر آدمی کا اعتماد اور اس پر توکل کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بد اعتقادی بھی پیدا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی مکمل یا جزوی طور پر غیب جانتا ہے۔ یہ حرکات عقیدہ ایمان کے سراسر منافی ہیں۔ اس لیے ان سے منع کیا گیا ہے البتہ کوئی شخص کسی بات سے اچھا شگون لینا چاہے تو اس کی اجازت ہے۔

اچھا شگون لینے کا معنیٰ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے' یا وہ سفر کے لیے نکلا ہے' تو کسی نے ابتداء میں اسے اچھی خبر سنائی کہ آپ کا فلاں کام ہو چکا ہے۔ یا جس طرف آپ جانے لگے ہیں وہاں کے حالات بہت اچھے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کو اچھے شگون کے طور پر لینے میں کوئی حرج نہیں اس سے آدمی کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ اگر کام کرنے سے پہلے یا سفر کے آغاز میں گاڑی میں خرابی یا کوئی بری بات سننے میں آ جائے، تو برا شگون سمجھ کر اس کو اپنا ارادہ نہیں بدلنا چاہیے۔

«عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔» (رواہ البخاری: باب الجذام)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: بدشگونی لینا جائز نہیں البتہ فال بہتر ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو تمہیں اچھی بات سنائی دے۔''

«وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیُخَالِطُهَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ۔» (رواہ البخاری: باب لا هامة)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کوئی بیماری متعدی نہیں ہے، نہ الّو بدروح ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے۔ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیہاتی نے سوال کیا، اللہ کے رسول! اونٹوں کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے جو ریتلے علاقے میں چرتے اور ہرنیوں کی طرح پھرتیلے نظر آتے ہیں لیکن جب خارش زدہ اونٹ ان کے ساتھ ملتا ہے تو ان کو خارش لگ جاتی ہے؟ رسول محترم ﷺ نے فرمایا اگر معاملہ اس طرح ہے' تو بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش زدہ کیا تھا؟''

«وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ.» (رواہ مسلم: بَابٌ لَا عَدْوٰى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَلَا نَوْءَ، وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہے اور نہ الو بدروح ہے۔ نہ کوئی ستارہ اثر انداز ہوتا ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہوتا ہے۔''

دم، تعویز اور کڑا پہننے کے بارے میں ارشادات:

کڑا اور انگوٹھی کا خاص نگینہ پہننے کے پیچھے بھی یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اس سے برکت حاصل ہوتی یا فلاں بیماری دور ہو جاتی ہے۔ شریعت نے اسے شرک تصور کیا ہے جس سے ہر صورت بچنا چاہیے۔

«عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ: اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ. لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ»

(رواہ مسلم: بَابُ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ)

''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جہالت کے دور میں دم جھاڑ کیا کرتے تھے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اپنے دم مجھے سناؤ، فرمایا: ایسے دم میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«عَنْ عِيسَى. قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدٍ الجُهَنِيِّ. أَعُودُهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ. فَقُلْنَا: أَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا؟ قَالَ: المَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ»

(رواہ الترمذی: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ [حسن])

''عیسیٰ بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ بیمار پرسی کے لیے میں عبداللہ بن عکیم ابی معبد جہنی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے اسے کہا کہ آپ تعویذ کیوں نہیں باندھ لیتے، اس نے کہا: یہ کام کرنے سے موت بہتر ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی چیز باندھی وہ اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔''❶

«عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْحَلْقَةُ؟ قَالَ: هَذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ. قَالَ: انْزِعْهَا فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا»

(سنن ابن ماجہ: بَابُ تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ [حسن])

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں کڑا دیکھا آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ واہنہ کی بیماری سے بچنے کے لئے ہے، فرمایا: اسے اتار دو یہ تیری بیماری میں اضافہ ہی کرے گا۔''

«عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ حَلْقَةً مِنْ صُفْرٍ. قَالَ: فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ: مِنَ الْوَاهِنَةِ. قَالَ: فَقَالَ: أَمَا إِنَّهَا لَنْ تَزِيدَكَ إِلَّا وَهْنًا. وَلَوْ مُتَّ وَأَنْتَ تَرَى أَنَّهَا نَافِعَتُكَ. لَمِتَّ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ الْفِطْرَةِ» (مصنف ابن ابی شیبہ: باب فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ وَالرُّقَى [حسن])

❶ کچھ علماء کرام غیر شرکیہ تعویذ کو جائز سمجھتے ہیں بے شک جواز کی صورت ہو سکتی ہے لیکن اس میں بے عملی ضرور پائی جاتی ہے وہ اس طرح کہ تعویذ باندھنے والا یقین کر لیتا ہے، کہ اس میں شفا ہے اس کے بعد کچھ مدت تک وہ اس اخلاص کے توجہ سے دعا نہیں کرتا جس طرح پہلے کیا کرتا تھا۔ البتہ شرکیہ تعویذ اور کڑا پہننا بالاتفاق حرام ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں تانبے کا کڑا دیکھا۔ پوچھا یہ کیا ہے، اس نے کہا کہ یہ علاج کے طور پر ہے، فرمایا: یہ تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا، بلکہ تمہاری بیماری کو بڑھا دے گا، اگر تو اس سے فائدہ حاصل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوئے فوت ہو گیا تو تیری موت فطرتِ اسلام پر نہیں ہوگی۔''

«عَنِ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ. عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الرُّقَى، وَالتَّمَائِمَ، وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ: قُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّمَا ذَاكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا. إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: [أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا]»

(رواه ابی داؤد: بَابٌ فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ [صحيح])

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا کہ دم، جھاڑ تعویز، گنڈے اور ٹونے شرک ہیں، ان کی بیوی نے کہا کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں، جبکہ ایک مرتبہ مجھے آنکھ میں تکلیف ہوئی تو میں نے ایک یہودی سے دھاگا لے کر باندھا جس سے میری تکلیف دور ہو گئی۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطانی عمل تھا۔ اس نے تیری آنکھ میں کچوکا مارا، جب تم نے دھاگا باندھا تو اس نے چھوڑ دیا۔ تمہارے لیے وہی دعا کافی ہے جو اللہ کے رسول ﷺ پڑھا کرتے تھے: ''اے لوگوں کے رب! میری تکلیف دور کر دے اور مجھے شفا عطا فرما دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کے اثرات ختم کر دے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہنشاہ کہلوانے اور دوسرے کو اپنا بندہ کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے:

«عَنْ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ، رَجُلٍ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ، لَا مَلِكَ إِلَّا اللهُ»

(رواه مسلم: بَابُ تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ، وَبِمَلِكِ الْمُلُوكِ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ہاں قیامت کے دن وہ شخص سب سے زیادہ ذلیل اور قابل نفرت ہوگا جو اپنے آپ کو شہنشاہ کہلاتا ہے کیونکہ شہنشاہ تو اللہ تعالیٰ ہے۔''

«عَنِ ابِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُول الله ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِيْ فَإِنَّ كُلَّكُمْ عَبْدٌ وَلَكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللهُ وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ (عمل اليوم والليلة للنسائى: بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَقُولَ الْمَمْلُوكُ لِمَالِكِهِ مَوْلَايَ [صحيح])

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کو میرا بندہ نہ کہے بے شک تم سب کے سب اللہ کے بندے ہو، ہاں میرا نوجوان کہہ سکتا ہے اور تم میں سے کوئی کسی کو اپنا مولیٰ نہ کہے کیونکہ تم سب کا مولیٰ اللہ ہے ہاں میرا سردار کہہ سکتے ہو۔''

اسلام نے آقا اور غلامی کا تصور ختم کیا ہے۔ اس لیے آپ نے اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ اس کے ساتھ اس میں غلامانہ ذہن کے ساتھ شرکیہ تصور کو بھی تقویت ملتی ہے جس سے روکا گیا ہے۔ یاد رہے کہ علمائے کرام کو سردار کے معنوں میں ہی مولانا کہا جاتا ہے جسے جائز قرار دیا گیا ہے۔

لفظ ''کاش'' کہنے سے اجتناب کرنا ہوگا:

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ. خَيْرٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ» (رواه مسلم: بَابٌ فِي الأَمْرِ بِالْقُوَّةِ وَتَرْكِ الْعَجْزِ وَالِاسْتِعَانَةِ بِاللهِ وَتَفْوِيضِ الْمَقَادِيرِ لِلّٰهِ)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اللہ'' کے نزدیک قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر ہے، ہاں خیر اور بھلائی دونوں میں ہے۔ اس چیز کے حصول کے لیے بھرپور کوشش کرو جس میں تمہارے لیے بہتری ہے۔ اس کے حصول میں کمزوری نہ دکھانا جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ کاش! میں اس طرح کرتا تو اس طرح ہوجاتا ہے، بلکہ کہو کہ جو ''اللہ'' نے چاہا وہ ہو گیا کیونکہ کاش کہنا شیطان کے کام کو آسان کر دیتا ہے۔'' ❶

نمود و نمائش بھی شرک کے زمرہ میں شامل ہے:

«عَنْ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ» (رواه احمد: مسند شداد)

''حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی، اس نے شرک کیا، جس نے دکھلاوے کا روزہ رکھا، اس نے شرک کیا جس نے دکھلاوے کا صدقہ دیا اس نے بھی شرک کیا۔''

---

❶ کاش کا لفظ حسرت کے طور پر بولا جاتا ہے۔ اس میں تھوڑی سی عقیدے کی کمزوری پائی جاتی ہے جس سے شیطان فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے وہ انسان کو کمزور خیالات اور وسوسوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جس سے عقیدہ مزید کمزور ہوجاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان

ولی کی جمع اولیاء ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ دوست، خیر خواہ، مددگار، آقا، قربت اور ابتدا کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔ عرف عام میں ولی کا لفظ انتہائی نیک اور ''اللہ'' کے دوست کے لیے بولا جاتا ہے۔ کمزور عقیدہ لوگ عقیدت اور محبت میں آ کر اولیاء کرام کے بارے میں نہ صرف مبالغہ سے کام لیتے ہیں بلکہ ان کی اصلی یا نقلی کرامات بیان کرتے ہوئے ایمانیات کی تمام حدیں عبور (Cross) کر جاتے ہیں۔ اس میں نقلی اولیاء اور ان کے مریدوں کا بھی بہت عمل دخل ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے، عقیدے کے تحفظ اور لوگوں کے مال اور عزت و آبرو کو بچانے کے لیے قرآن مجید میں اولیاء کے دو طبقے بیان کیے ہیں۔ تاکہ لوگ کھرے اور کھوٹے، اصلی اور نقلی کے درمیان فرق سمجھ کر اپنے ایمان کو بچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے موحد اور صالح کردار لوگوں کو درجہ بدرجہ اپنے دوست قرار دیا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے اولیاء ہونے کا اعزاز بخشا ہے۔ دوسروں کو اولیاء الشیطان گردانا ہے اور حکم دیا ہے کہ یہ میرے نہیں بلکہ شیطان کے دوست اور ساتھی ہیں ان سے بچ کر رہنا کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔

﴿ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (پ۸، الاعراف ۳)

''اس کے پیچھے چلو جو تمہاری طرف تمہارے ''رب'' کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا ولیوں کے پیچھے نہ چلو بہت تھوڑے ہیں جو نصیحت قبول کرتے ہو۔''

﴿ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (پ۳، البقرہ: ۲۵۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ'' ایمان والوں کا دوست ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور کفار کے ساتھی شیاطین ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ جہنمی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾

(پ ۱۰، التوبہ: ۷۱، ۷۲)

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر یقیناً ''اللہ'' رحم فرمائے گا، بے شک ''اللہ'' سب پر غالب اور وسیع حکمت والا ہے۔ ''اللہ'' نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے اُن باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ان کے رہنے کے لیے پاک، صاف مکانات ہیں اور یہ ہمیشہ کے باغات میں رہیں گے، ''اللہ'' کی رضامندی سب سے بڑی نعمت ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

جب آدمی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ اسے اپنی طرف آنے کی توفیق بخشتا اور اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ جوں جوں بندۂ مومن اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار اور اس کے حکم پر نثار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ، کان اور جوارح پر غالب آ جاتا ہے پھر وہ اپنے دوستوں کی رہنمائی ہی نہیں کرتا بلکہ اپنے بندے کے دشمن کا دشمن ہو جاتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ میرے دوستوں کو دنیا و آخرت میں کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس شیطان اپنے دوستوں کو نور ہدایت سے نکال کر گمراہی کے اندھیروں میں دھکیل دیتا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ» (رواہ البخاری: باب التواضع)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً ''اللہ'' کا فرمان ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے کس طرح قریب ہوتا ہے:

«عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهٖ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً» (رواہ البخاری: کتاب التوحید)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے وہ بات بیان کرتے ہیں جو نبی ﷺ نے اپنے رب سے بیان کی ہے یعنی یہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔ جب وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں۔ جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝﴾ (پ ۱۰، التوبہ: ۶۷، ۶۸)

''منافق مرد اور منافق عورتوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے، وہ برائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔ وہ ''اللہ'' کو بھول گئے، ''اللہ'' نے بھی انہیں بھلا دیا یقیناً منافق نافرمان ہیں، ''اللہ'' نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کفّار سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے، وہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ ان کے لیے کافی ہے اور ''اللہ'' نے ان پر لعنت کی، ان کے لیے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔''

﴿ اِلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴾ (پ ۵، النساء: ۱۳۹)

''اے صاحب ایمان لوگو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ، کیا تم ان سے عزت چاہتے ہو؟ یقیناً عزت تو ساری کی ساری ''اللہ'' کے پاس ہے۔''

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (پ ۶، المائدہ: ۵۱)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! یہود و نصاریٰ کو دلی دوست نہ بناؤ، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو تم میں سے انھیں دوست بنائے گا یقیناً وہ انھی میں سے ہوگا۔ بے شک ''اللہ'' ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

دوستی اور دشمنی کا معیار:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَکُمْ وَ اِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾

(پ ۱۰، التوبہ: ۲۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے والدین اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے محبت رکھتے ہیں، جو تم میں سے ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں۔''

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَ الْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴾

(پ ۶، المائدہ: ۵۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جو لوگ تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بناتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے، نہ ہی کافروں کو دوست بناؤ اور اگر تم ایمان والے ہو تو ''اللہ'' سے ڈرو۔''

﴿ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (پ۵، آل عمران:۱۷۵)

''یہ شیطان ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تم ان سے نہ ڈرو اور اگر تم مومن ہو تو مجھ سے ہی ڈرو۔''

﴿ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ ﴾ (پ۱۲، ھود:۱۱۳)

''اور جنہوں نے ظلم کیا ان کی طرف نہ جھکنا ورنہ تمہیں آگ آ لے گی اور ''اللہ'' کے سوا کوئی خیر خواہ نہیں ہوگا، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔''

جھوٹے ولی، شیطان کے چیلے ہیں ان کی مخالفت کرنا چاہیے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ ﴾

(پ۵، النساء:۷۶)

''جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ ''اللہ'' کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو، بلاشبہ شیطان کا حربہ نہایت کمزور ہوتا ہے۔''

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہنم میں عابد، معبود، بڑوں اور ماتحتوں کا آپس میں جھگڑا کرنا

قوم اور حکومت نے اپنی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا آپ کئی دن آگ میں پڑے رہے لیکن رب جلیل نے اپنے خلیل علیہ السلام کو آنچ نہ آنے دی، آگ سے نکل کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو پہلا خطاب ان الفاظ میں فرمایا:

﴿وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴾(العنکبوت:۲۵)

''فرمایا کہ تم نے ''اللہ'' کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی میں بتوں کو اپنے درمیان محبت کا ذریعہ بنالیا ہے مگر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے، تمہارا ٹھکانہ آگ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔''

﴿اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۙ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ۝ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝﴾(پ۲۳، الصافات: ۲۲ تا ۳۴)

''ظالموں، ان کی بیویوں اور اُن کے معبودوں کو جمع کرو جن کی وہ ''اللہ'' کو چھوڑ کر بندگی کیا کرتے تھے، پھر انہیں جہنم کا راستہ دکھاؤ۔ حکم ہوگا کہ ذرا انہیں روک لو۔ ان سے کچھ پوچھنا ہے۔ تمہیں کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے، آج یہ اپنے آپ کو ایک دوسرے کا ذمہ دار ٹھہرائے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے اور آپس میں بحث وتکرار کریں گے۔ پیروی کرنے والے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیشواؤں سے کہیں گے تم ہمارے پاس دائیں جانب سے آتے تھے، وہ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان لانے والے نہ تھے، ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی نافرمان تھے۔ آخر کار ہم اپنے ''رب'' کے اس فرمان کے مستحق ٹھہرے کہ ہم عذاب کا مزا چکھنے والے ہیں، ہم نے تمہیں بہکایا اور ہم خود بھی بہکے ہوئے تھے۔ اس طرح اُس دن وہ سب عذاب میں اکٹھے ہوں گے، ہم مجرموں کے ساتھ یہی کیا کرتے ہیں۔''

حساب و کتاب کے بعد مجرمین کے لیے جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہوگا جہنمی جہنم کے قریب پہنچے ہوں گے تو ذاتِ کبریاء کی طرف سے حکم ہوگا کہ انہیں چند لمحے ٹھہرایا جائے۔ جہنمی سمجھیں گے کہ شاید ہمیں کوئی رعایت دی جا رہی ہے، ابھی وہ سوچ ہی رہے ہوں گے کہ رب ذوالجلال ارشاد فرمائیں گے، تمہیں کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ اگر ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہو تو کرو۔ اس وقت پیر اور ان کے مرید، لیڈر اور ان کے ورکر، عابد، اور ان کے معبود علماء سو اور ان کے بدعقیدہ مقتدی سب کے سب تابعداری کا اظہار کر رہے ہوں گے۔ رب ذوالجلال کا ارشاد سنتے ہی یہ لوگ اپنے بڑوں سے کہیں گے کہ آج تم ہماری مدد کیوں نہیں کرتے؟ دنیا میں ہمارے پاس آ کر بڑے بڑے دعوے کرتے اور ہمیں امیدیں دلایا کرتے تھے کہ ہم دنیا میں تمہارے خیر خواہ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے نجات دہندہ ہوں گے۔

جہنم کی ہولناکیاں دیکھ کر پیر اپنے مریدوں، عابد اپنے معبودوں، لیڈر اپنے ورکروں اور علماء سو اپنے مقتدیوں سے کہیں گے، تمہاری گمراہی میں ہمارا کوئی عمل دخل نہیں کیونکہ تم خود ہی ایمان لانے کے لیے تیار نہ تھے، حقیقت یہ ہے کہ ہم سب پر ہمارے رب کا فرمان سچ ثابت ہو گیا ہے۔ اس کے بعد لیڈر کہیں گے کہ ہم نے تمہیں اس طرح گمراہ کیا جس طرح ہم خود گمراہ تھے۔

نیک لوگوں سے سوال:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿١٧﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝﴾ (الفرقان: ۱۷ تا ۱۹)

''یہ وہ دن ہوگا جب ''اللہ'' انہیں اوران کے معبودوں کوبھی بلائے گا۔ جنہیں یہ ''اللہ'' کو چھوڑ کر پوجتے رہے۔ ان سے پوچھے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کوگمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے؟ وہ عرض کریں گے۔ آپ کی ذات پاک ہے، ہم میں یہ ہمت نہ تھی کہ آپ کے سوا کسی اور کو اپنا کارساز بنائیں۔ البتہ آپ نے ان کو اوران کے باپ دادا کو دنیا کی کشادگی عطا فرمائی یہاں تک کہ یہ نصیحت بھول گئے اور ہلاک ہونے والوں میں ہوئے۔ یوں وہ تمہاری باتوں کو جھٹلائیں گے جو تم کہہ رہے ہو پھر نہ تم اپنے انجام کو بدل سکو گے نہ کہیں سے مدد پاؤ گے اور جو بھی تم میں سے ظلم کرے گا اسے ہم بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے استفسار:

﴿وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ڲ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝﴾ (پ۷، المائدہ: ۱۱۶)

'' جب ''اللہ'' پوچھے گا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو ''اللہ'' کے سوا معبود بنالو؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے، میرے لیے جائز نہیں کہ وہ بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے یہ بات کہی ہے یقیناً تو اسے جانتا ہے، جو میرے دل میں ہے اور جو آپ کے دل میں ہے میں اسے نہیں جانتا۔ یقیناً تو چھپی ہوئی باتوں کو پوری طرح جاننے والا ہے۔''

ملائکہ سے سوال:

﴿وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَعْبُدُوْنَ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ۝ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ۝﴾ (پ ۲۲، سبا: ۴۰ تا ۴۲)

''اور جس دن ''اللہ'' سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟ ملائکہ جواب دیں گے کہ تو پاک ہے ہمارا تعلق ان سے نہیں آپ سے ہے یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے، ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے، اس دن ہم ظالموں سے کہیں گے کہ آج تم میں سے کوئی کسی کو فائدہ پہنچانے اور نقصان دینے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ جہنم کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔''

مشرکین میں ہمیشہ سے ایک طبقہ ایسا رہا ہے جو ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتا اور ان سے مدد طلب کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قیامت کے دن ملائکہ ہماری سفارش کریں گے جب کہ قیامت کے دن ان لوگوں کے سامنے ملائکہ سے سوال کیا جائے گا۔ بتلاؤ یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے اور تمہارا ان کے ساتھ کیا واسطہ تھا؟ ملائکہ دست بستہ ہو کر عرض کریں گے کہ بار الٰہا! آپ تو ہر قسم کے شرک سے پاک اور مبرّا ہیں جہاں تک ہمارا معاملہ ہے، ہمارا مشرکوں سے کیا واسطہ، ہمارے تو آپ مالک ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ہمارے نام پر جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور انکا جنات پر ہی ایمان تھا۔ ملائکہ کی برأت کے بعد رب ذوالجلال اعلان فرمائیں گے کہ آج تم میں سے کوئی بھی کسی کو فائدہ اور نقصان دینے کا اختیار نہیں رکھتا، اس کے بعد حکم صادر ہوگا کہ انہیں جہنم کے دہکتے ہوئے انگاروں میں جھونک دیا جائے کیونکہ یہ جہنم کو جھٹلایا کرتے تھے۔

عابدوں اور معبودوں سے پوچھ گچھ:

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ۝ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ۝ هُنَالِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴾ (پ ۱۱، یونس: ۲۸ تا ۳۰)

''اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے اور جنھوں نے شریک بنائے، ان سے کہیں گے تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم ان کے درمیان علیحدگی کر دیں گے اور ان کے معبود کہیں گے تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ ''اللہ'' ہی ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے کہ بے شک ہم تمہاری عبادت سے بے خبر تھے۔ اس موقع پر ہر شخص جان لے گا جو اس نے آگے بھیجا اور وہ ''اللہ'' کی طرف لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مالک ہے اور ان کو بھول جائے گا جو وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔''

جہنمی جن کی عبادت کیا کرتے تھے وہ تین قسم کے معبود ہوں گے:

① ۔ انبیاء عظام علیہم السلام، اولیاء کرام رحمہم اللہ، ملائکہ اور نیک جنات یہ سب کے سب اپنی طرف منسوب مشرکین کے شرکیہ اعمال کا انکار کریں گے۔ مشرکین جب اپنی جان بچانے کی خاطر ان کو پھنسانے کی کوشش کریں گے تو صالح لوگ کہیں گے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان ''اللہ'' گواہ ہے کہ ہمیں تو کوئی خبر نہیں کہ تم ہمارے بعد ہماری عبادت کیا کرتے تھے۔

② ۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ولایت کے پردے اور بزرگی کے لبادے میں شرک کی تلقین کرتے تھے یا انہوں نے ایسا انداز اختیار کر رکھا تھا کہ جس سے شرک و بدعت کے دروازے کھلے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے انکار کریں گے لیکن انہیں ان کے مریدوں کے ساتھ جہنم رسید کیا جائے گا۔

③ ۔ بے جان معبود جیسے بت وغیرہ انہیں بھی جہنم میں جلایا جائے گا۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ ان پتھروں کو اللہ تعالیٰ بولنے کی طاقت دے گا یہ بول کر کہیں گے کہ ہم تو بے حس اور بے جان تھے تم ہماری نہیں بلکہ شیطان کی عبادت کرتے تھے۔

بُرے عابدوں اور معبودوں کا انجام:

﴿ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴾

(پ ۱۷، الانبیاء: ۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بے شک تم اور تمہارے معبود جنہیں تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارتے ہو جہنم کا ایندھن ہیں اور تم اس میں داخل ہونے والے ہو۔''

﴿وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۞ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۫ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۞﴾ (پ ۲۰، القصص: ۶۲، ۶۳)

''جب قیامت کے دن ''اللہ'' ان کو بلائے گا اور پوچھے گا کہ جن کے بارے میں تم گمان کرتے تھے میرے وہ شریک کہاں ہیں، جن لوگوں پر یہ فرمان ثابت ہوگا وہ کہیں گے اے ہمارے رب بے شک یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ انہیں ایسے گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ تھے، ہم آپ کے سامنے اس براءت کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ صرف ہماری بندگی نہیں کرتے تھے۔''

معبودانِ باطلہ کا جواب:

﴿وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ اِۨلْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۞ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۞ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَ جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞﴾ (پ ۲۲، سبا: ۳۱ تا ۳۳)

''کافر کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن کو بالکل نہیں مانیں گے اور نہ اس سے پہلے آئی ہوئی کسی کتاب کو تسلیم کریں گے، کاش ان کا حال تم اُس وقت دیکھو جب ظالم اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے، اُس وقت ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ دنیا میں کمزور تھے وہ بڑوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے، بڑے اپنے ماتحتوں کو جواب دیں گے کیا ہم نے تمہیں اُس ہدایت سے روکا تھا؟ جو تمہارے پاس آئی تھی تم تو خود ہی مجرم تھے۔ ماتحت لوگ بڑوں سے کہیں گے کہ ہماری گمراہی کا سبب تمہاری شب و روز کی چالاکیاں تھیں، جو تم ہم سے کیا کرتے تھے تا کہ ہم ''اللہ'' کے ساتھ کفر کریں اور دوسروں کو اس کا ہمسر ٹھہرائیں، وہ لوگ عذاب دیکھیں گے تو اپنے دلوں میں پچھتائیں گے اور ہم منکرین کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے اور وہ اپنے اعمال کے مطابق ہی بدلہ دیئے جائیں گے۔''

مریدوں کا پیروں کے بارے میں مطالبہ:

﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾﴾ (پ ۲، البقرہ:۱۶۶، ۱۶۷)

''جب پیشوا لوگ اپنے تابعداروں سے بے تعلق ہو جائیں گے اور وہ عذاب دیکھیں گے تو ان کے تمام تعلقات ختم ہو جائیں گے اور بڑوں کی پیروی کرنے والے کہیں گے کاش ہم دنیا کی طرف لوٹائے جائیں ان سے ہم ایسے ہی لاتعلق ہو جائیں جیسے یہ ہم سے ہوئے ہیں، اسی طرح ''اللہ'' انہیں ان کے اعمال کو حسرتوں کی صورت میں دکھائے گا اور وہ آگ سے نہیں نکل سکیں گے۔''

جہنمیوں کے لیے واپسی کے تمام راستے بند اور ان کی آہ و زاریاں بے کار ثابت ہوں گی، وہ مایوس ہو کر دوسری درخواست پیش کریں گے کہ رب ذوالجلال! ان ظالم اور جھوٹے سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کو دُگنے عذاب میں مبتلا کیجیے، جواب آئے گا سب کو دوگنا عذاب دیا جا رہا ہے۔

﴿وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۲۹﴾﴾ (پ ۲۴، حم السجدہ:۲۹)

''اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں اُن جنوں اور انسانوں کو دکھا جنہوں نے ہمیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گمراہ کیا تھا ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔"

﴿وَ اِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۞ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۞﴾ (پ ۲۴، المومن: ۴۷، ۴۸)

"اور جب وہ لوگ جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے، دنیا میں جو لوگ کمزور تھے وہ بڑوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے کیا تم ہمیں جہنم کے کچھ عذاب سے بچاؤ گے۔ بڑے جواب دیں گے کہ ہم سب یہاں ایک جیسے ہیں، بلاشبہ "اللہ" اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے۔"

جب مجرم لوگ ہر طرف لاجواب ہو جائیں گے تو پھر مزید انہیں عذر پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ ہی ان کی معذرت قبول کی جائے گی۔ ظالموں کو جس عذاب سے واسطہ پڑے گا اس میں نہ تخفیف کی جائے گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

چھوٹے لوگوں کا بڑوں کے بارے میں مطالبہ:

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۞ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۞ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۞﴾ (الاحزاب: ۶۶ تا ۶۸)

"اس دن ان کے چہرے آگ میں اُلٹ پلٹ کیے جائیں گے وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی، وہ فریاد کریں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی پیروی کی، انہوں نے ہمیں سیدھے راستے سے گمراہ کر دیا، ہمارے رب ان کو دوہرا عذاب دو اور ان پر بڑی لعنت کرو۔"

﴿قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ط كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ط حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ط قَالَ لِكُلٍّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝﴾ (پ۸، الاعراف: ۳۸، ۳۹)

''اللہ فرمائے گا اُن جماعتوں کو جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں آگ میں داخل ہو جاؤ، جب بھی کوئی جماعت داخل ہوگی وہ اپنے سے پہلے والی جماعت پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب وہ سب ایک دوسرے سے جا ملیں گے تو ان کی پچھلی جماعت اپنے سے پہلی جماعت کے بارے کہے گی ہمارے رب! ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا، انہیں آگ کا دُگنا عذاب دیا جائے۔'' اللہ'' فرمائے گا تم جانتے نہیں سبھی کے لیے دُگنا ہے، ان کی پہلی جماعت اپنے سے بعد والی جماعت سے کہے گی تمہیں ہم پر کوئی امتیاز حاصل نہیں جو کیا کرتے تھے اس کے بدلے عذاب چکھو۔''

جہنمیوں کا شیطانِ اکبر سے مکالمہ:

قرآن مجید کے سیاق و سباق سے معلوم ہو رہا ہے کہ غلط پیر اور مرید، لیڈر اور ورکر علماء سو اور ان کے ہم عقیدہ مقتدی آپس میں بحث و تکرار اور جھگڑنے کے بعد ایک دوسرے سے مایوس ہو کر شیطانِ اکبر کے پاس جائیں گے۔ اس کے سامنے آہ و زاریاں کرتے ہوئے فریادیں کریں گے کہ ہم سب تیری وجہ سے گمراہ ہو کر جہنم میں پہنچے، دنیا میں تو ہمیں بڑی امیدیں دلایا کرتا اور ہمارے دلوں میں تسلیاں پیدا کرتا تھا، اب بتا ہمارے لیے جہنم سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے اور تو ہماری کیا مدد کر سکتا ہے؟ شیطانِ اکبر سب سے زیادہ اذیتوں اور عذاب میں مبتلا ہوگا وہ ان سے بھی زیادہ درماندگی اور ذلت و رسوائی کی حالت میں کہے گا کہ میں اپنے اور تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ احکم الحاکمین نے حق اور انصاف کے ساتھ فیصلہ صادر فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا اسے سچ کر دکھایا، جہاں تک میرے وعدے اور امیدیں دلانے کا تعلق ہے وہ فریب تھیں اور میرے وعدے جھوٹے تھے، یہ سنتے ہی جہنمی اس پر پھنکاریں گے، جب جہنمی اس پر لعنتیں بھیج رہے ہوں گے تو شیطان لعین یہ کہتے ہوئے ان سے جان چھڑانے کی کوشش کرے گا کہ میں نے تمہیں ہاتھ سے کھینچ کر یا کسی جبر کے ذریعے اپنے پیچھے نہیں لگایا تھا۔ میں تمہارے دلوں میں صرف برے خیالات، جھوٹی امیدیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تسلیاں پیدا کرتا تھا تم نے یقین کر لیا لہٰذا آج مجھے ملامت کرنے کی بجائے اپنے آپ کو لعن طعن کرو، نہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اور نہ تم میرے کام آ سکتے ہو۔

﴿وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَ مَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾

(پ۱۳، ابراھیم:۲۲)

''اور جب فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا بے شک ''اللہ'' نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ سچ ثابت ہوا، اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا اس کی خلاف ورزی کی، میرا تم پر کوئی زور نہ تھا سوائے اس کے میں نے تمہیں بلایا تم نے میرا کہا مان لیا، مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو، نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری مدد کر سکتے ہو، جو تم نے اس سے پہلے مجھے شریک بنایا، میں اس کا انکار کرتا ہوں جو لوگ ظالم ہیں یقیناً اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

﴿ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝﴾ (پ۲۳، ص:۶۴)

''یقیناً یہ سچ ہے کہ اہل دوزخ آپس میں جھگڑا کریں گے۔''

اس سے پہلے ذکر ہو چکا، اللہ تعالیٰ ان کی فریاد کے جواب میں فرمائے گا کہ تم سب کے لئے دوگنا عذاب ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں، سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ برے کی سزا اس کی برائی کے برابر ہوگی پھر ان کو دوگنا عذاب کیوں دیا جائے گا؟

یہ اس لیے ہوگا کہ وہ خود بھی گمراہ تھے، اپنی اولاد اور دوسرے لوگوں کی گمراہی کا بھی سبب بنے لہٰذا انہیں دوگنا عذاب دیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے عالیہ کا تعارف
اور توحیدِ باری تعالیٰ کا جامع تصور

''اللہ'' کا نام صرف اسی کی ذات کو زیبا اور اسی کے لیے مختص ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ اس اسم مبارک کے اوصاف اور خواص میں سے ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ کائنات میں انتہا درجے کے کافر، مشرک اور بدترین باغی انسان گزرے ہیں اور ہوں گے۔ جن میں اپنے آپ کو داتا اور مشکل کشا، موت وحیات کا مالک کہنے اور کہلوانے والے یہاں تک کہ اپنے آپ کو ''أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى'' کہلوانے والا بھی ہوا ہے۔ مگر اس نام کی جلالت وہیبت کی وجہ سے وہ ''اللہ'' کہلوانے کی جرأت نہیں کر سکا تھا۔ مکے کے مشرک اپنے بتوں کو سب کچھ مانتے اور کہتے تھے لیکن ان کو ''اللہ'' کہنے کی جرأت نہیں کر سکے تھے۔ ''اللہ'' ہی انسان کا ازلی اقرار اور اس کی فطری آواز ہے۔ اس عظیم اور مبارک نام میں اس کی تمام صفات اور برکات موجود ہیں جو ذات عالیہ کی توصیفی اسماء میں پائی جاتی ہیں۔ اس لیے حکم ہے کہ ہر کام کا آغاز اس کے نام سے ہونا چاہئے۔

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمِ جلالہ ''اللہ'' کی چند صفات کا مختصر تعارف

﴿ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝﴾ (پ۱۶، الکھف:۱۰۹)

''اے نبی ﷺ بتلادیں کہ میرے رب کی تعریفات لکھنے کے لیے اگر سمندر روشنائی بن جائے وہ ختم ہو جائے گا مگر میرے رب کی تعریفات ختم نہیں ہوں گی اگر ہم اتنی ہی روشنائی اور لے آئیں تو وہ بھی کافی نہیں ہوگی۔''

﴿ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (پ۲۱، لقمان:۲۷)

''زمین میں جتنے درخت ہیں اگر ان کی قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی بن جائے، مزید سات سمندر روشنائی بن جائیں تب بھی ''اللہ'' کی تعریفات ختم نہیں ہوں گی، یقیناً ''اللہ'' غالب اور حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا یہ اسم مبارک اپنے آپ میں خالقیت، رزّاقیت، مالکیت، جلالت، جبروت وصمدیت، رحمن، رحیمیت اور الوہیّت کا ابدی اور سرمدی تصور لیے ہوئے ہے۔ قرآنِ مجید میں ''اللہ'' کا اسم جلالہ تقریباً 2697 مرتبہ آیا ہے۔ ایمان کی تازگی کے لیے چند مقامات تلاوت فرمائیں:

﴿ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾

(پ۲۱، الروم:۱۱)

''اللہ'' ہی پہلی مرتبہ مخلوق کو پیدا کرنے والا اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَ لَىِٕنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝﴾ (پ۲۲، فاطر:۴۱)

''حقیقت یہ ہے کہ ''اللہ'' ہی آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روکے ہوئے ہے، اگر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ گر جائیں تو انہیں ''اللہ'' کے سوا کوئی تھامنے والا نہیں ہے، بے شک ''اللہ'' بڑا حلیم اور درگزر فرمانے والا ہے۔''

﴿وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (پ ۱۴، النحل: ۷۸)

''اور ''اللہ'' نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تا کہ تم شکر کرو۔''

﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(پ ۲۴، المومن: ۶۴)

''اللہ'' ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو جائے قرار بنایا اور آسمان کو چھت ٹھہرایا، اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بڑی ہی اچھی بنائیں، وہی تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیتا ہے، یہ ''اللہ'' ہی تمہارا ''رب'' ہے، وہ اَن گنت برکتوں والا رب العالمین ہے۔''

«عَنْ أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ»

(رواہ ابو داود: کتاب السنہ، باب فی القدر [صحیح])،

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ''اللہ'' نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا جو ساری زمین سے لی گئی اور آدم علیہ السلام کی اولاد زمین کے مطابق ہوئی ان میں سرخ، سفید، سیاہ اور درمیانی رنگت کے لوگ ہیں ان میں سخت ہیں اور نرم طبیعت بھی، نیک ہیں اور بُرے بھی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا تذکرہ کرتے ہوئے بار ہا دفعہ اس کی تخلیق کے مختلف مراحل کا ذکر فرمایا ہے۔ یہاں انسان کی تخلیق کے آخری مرحلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''اللہ'' ہی وہ ذاتِ بابرکات ہے کہ جس نے تمہیں بہتر سے بہترین شکل میں پیدا فرمایا۔ اس بات کو دوسرے مقام پر یوں بیان کیا ہے۔

﴿ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴾ (پ ۱۸، المومنون: ۱۴)

''بڑا ہی بابرکت ہے ''اللہ'' سب کاریگروں سے بہترین کاریگر۔''

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَ يَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴾ (پ ۲۱، الروم: ۴۸)

''اللہ'' ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ بھاری بادل اُٹھاتی ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے بادلوں کو آسمان میں پھیلاتا ہے اور انہیں ٹکڑوں میں تقسیم کرتا ہے، دیکھتے ہو کہ بارش کے قطرے بادل میں سے ٹپکے چلے آتے ہیں۔ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے بارش برساتا ہے جو اس وقت خوش ہو جاتے ہیں۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴾ (پ ۷، الانعام: ۹۵)

''بے شک ''اللہ'' ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے، وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے یہی تمہارا ''اللہ'' ہے پھر تم کہاں بہکائے جاتے ہو؟''

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴾ (پ ۲۴، المومن: ۶۱)

''اللہ'' ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن کیا، حقیقت یہی ہے کہ ''اللہ'' لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ۝﴾ (پ ۱۴، النحل: ۸۰)

''اور ''اللہ'' نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے باعث سکون بنایا اور تمہارے لیے چوپاؤں کی کھالوں سے ایسے گھر بنائے جنہیں تم سفر اور قیام کی حالت میں ہلکا پھلکا پاتے ہو اور ان کی اُون اور ان کی پشموں اور ان کے بالوں سے بہت سا سامان پیدا کیا جو ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کی چیزیں ہیں۔''

﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ۝﴾ (پ ۱۴، النحل: ۸۱)

''اور ''اللہ'' نے ان چیزوں سے جو اس نے پیدا کیں تمہارے لیے سائے بنادیے اور تمہارے لیے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے کچھ ایسی قمیصیں بنائیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں اور کچھ ایسی زرہیں جو تمہیں لڑائی میں محفوظ رکھتی ہیں۔ اسی طرح وہ اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے، تاکہ تم فرماں بردار بن جاؤ۔''

﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۝﴾

(پ ۲۴، المومن: ۷۹)

''اللہ'' ہی نے تمہارے لیے چوپائے بنائے ہیں تاکہ ان میں سے کسی پر سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ۔''

﴿اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝﴾ (پ ۱۴، النحل: ۷۹)

''کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہیں دیکھا جو آسمان کی فضاء میں مسخر ہیں، انہیں ''اللہ'' کے سوا کوئی ٹھہرانے والا نہیں بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴾ (پ۱۷، الحج:۶۳)

''حقیقت یہ ہے کہ ''اللہ'' لطیف، خبیر ہے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴾

(پ۳، آل عمران:۵)

''بے شک ''اللہ'' سے زمین و آسمان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴾ (پ۴، النساء:۱)

''یقیناً ''اللہ'' تم پر نگران ہے۔''

﴿ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴾ (پ۲۷، الحدید:۴)

''جو کچھ تم کرتے ہو ''اللہ'' اُسے دیکھتا ہے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴾ (پ۲۱، لقمان:۲۸)

''حقیقت یہ ہے کہ ''اللہ'' سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۳)

''بلاشبہ ''اللہ'' سب کچھ جاننے والا اور پوری طرح خبر رکھنے والا ہے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾ (پ۱، البقرہ:۲۰)

''یقیناً ''اللہ'' ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

﴿ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴾ (پ۱، البقرہ:۱۳۹)

''آپ فرمادیں کہ کیا ہم سے تم ''اللہ'' کے بارے میں جھگڑتے ہو جو ہمارا اور تمہارا رب ہے، ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال، ہم اسی کے لیے وقف ہو چکے ہیں۔''

﴿ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ...... ﴾

(پ۱۳، ابراھیم:۱۰)

''ان کے رسولوں نے فرمایا: کیا ''اللہ'' کے بارے میں شک کرتے ہو؟ جو آسمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔''

﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (پ۱، البقرہ:۲۸)

''تم کیسے ''اللہ'' کے ساتھ کفر کرتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں مارے گا پھر زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ (پ۲۱، لقمان:۳۰)

''اسی لیے یقیناً ''اللہ'' ہی حق ہے اور اُسے چھوڑ کر جن کو وہ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یقیناً ''اللہ'' ہی بلند و بالا بڑا ہے۔''

اسمِ جلالہ کی عجب شان

اسم ''اللہ'' سے پہلے ہمزہ ہٹا دیا جائے تو ''لِلّٰہ'' ہو جائے گا جس کا معنیٰ ہے کہ ''اللہ'' ہی ہر چیز کا مالک ہے۔

﴿لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ﴾ (پ۳، البقرہ:۲۸۴)

''آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ''اللہ'' ہی کی ملکیت ہے۔''

﴿وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (پ۲۸، المنافقون:۷)

''اور ''اللہ'' ہی زمین و آسمانوں کے خزانوں کا مالک ہے۔''

''لِلّٰہِ''

''لِلّٰہِ'' سے پہلا ''ل'' ختم کر دیا جائے تو ''لَهٗ'' بن جائے گا اور دوسرا لام بھی ختم کر دیا جائے تو ''هُوْ'' بن جائے گا یہ حرف واحد بھی، اسی ''وَاحِدُ الْأَحَد'' کی ذات وحید پر دلالت کرے گا:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (پ۳۰، الاخلاص:۱)

''فرما دیں کہ وہ ''اللہ'' ایک ہے۔''

وظیفہ

«عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - إِذَا نَزَلَ بِكِ غَمٌّ أَوْ هَمٌّ أَوْ لَأْوَاءُ أَوْ أَمْرٌ فَظِيعٌ أَوِ اسْتَقْبَلْتِ الْمَوْتَ فَقُولِي

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا»
(الدعا للطبرانی: بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالشَّدَائِدِ)

''حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تجھے کوئی غم، پریشانی، آفت، مشکل ترین کام یا موت کا سامنا ہو تو یوں کہنا: اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتی۔''

قاضی سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ اپنی کتاب الاسماء الحسنیٰ میں لکھتے ہیں:۔

اللہ''......وہ ہے جس کے نام سے تسکین ہوتی ہے۔

اللہ''......وہ ہے جو آرام دلِ عارفین ہے۔

اللہ''......وہ ہے جو تسکین قلب مضطرین ہے

اللہ''......وہ ہے کہ دل اس کے شیدا ہیں۔

اللہ''......وہ ہے کہ ارواحِ پاک اس کی شیفتہ وفریفتہ ہیں۔

اللہ''......وہ ہے جو لوازماتِ مادہ سے برتر واعلیٰ ہے۔

اللہ''......وہ ہے جو زمان ومکان کے احاطہ سے ارفع وبلند ہے۔

اللہ''......وہ ہے جو ذوی العقول کے وہم وگمان، فہم وادراک سے ماوراء ہے۔

اللہ''......وہ ہے جس کی ذات عقلوں سے پوشیدہ ہے۔

اللہ''......وہ ہے جس کے نور کا انکشاف ارواحِ نوریہ کے لیے سترِ کبریٰ ہے۔

اللہ''......وہ ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں۔

اللہ''......وہ ہے کہ آفات ومصائب میں اسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

اللہ''......وہ ہے جو خوف، ہراس کے وقت بندوں کی پناہ گاہ ہے۔

اللہ''......وہ ہے جس کی حفاظت میں تمام مخلوق اپنے اپنے دشمنوں کی دستبرد سے محفوظ رہتی ہے۔

اللہ''......ہی ہے جس کے سوا اور کسی کو الوہیت کا شائبہ بھی حاصل نہیں۔

اللہ''......ہی ہے جو خاکی بندوں کو نوری پیکروں سے بڑھ کر کمال بخشتا ہے۔

اللہ''......ہی ہے جو اپنی رحمت سے سب کو پالتا ہے، اور اپنی مہربانی سے اپنے بندوں پر رحم فرماتا اور بندوں کے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی ''الٰہ'' ہے اس کے سوا کوئی ''الٰہ'' نہیں

''اللہ'' کے نام عالی مرتبت میں وہ تمام اوصاف، فضائل اور صفات شامل ہیں، جو اس ذات کے شایانِ شان ہیں، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ادراک اور ان کی معرفت کے لئے اپنی صفات کا الگ، الگ بھی ذکر فرمایا ہے اور ہر صفت کے مختلف پہلوؤں پر درجنوں دلائل دیئے ہیں۔ سب سے پہلے یہاں صفتِ ''الٰہ'' کے چند اوصاف اور دلائل بیان کیے جاتے ہیں۔ اہل علم نے صرفی، نحوی اور قرآن مجید کی آیات کے حوالوں سے لفظ ''الٰہ'' کو اسم جلالہ یعنی ''اللہ'' کا مترادف نام (Synonym) قرار دیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہونے کے ساتھ اس کا نام بھی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اہل مکہ صاحبِ زبان ہونے کی بنا پر ''الٰہ'' کا معنیٰ اچھی طرح سمجھتے تھے۔ لیکن غیر عربی لوگوں کی غالب اکثریت ''الٰہ'' کا معنیٰ نہیں سمجھتی۔ جس وجہ سے کلمہ پڑھنے کے باوجود وہ شرک جیسے عظیم اور سنگین جرم میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اکثر مزار کے اوپر کلمہ لکھا ہوتا ہے مگر اس کے باوجود لوگ قبر کو سجدہ کر رہے ہوتے ہیں۔ حکم تو یہ ہے کہ کلمہ سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ رسمًا اور نسلاً کلمہ پڑھنے سے آدمی کے نہ صرف عقیدہ، کردار میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی بلکہ اس کا آخرت میں بھی فائدہ نہیں ہوگا، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔

«عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ..... فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ. فَيُجْلِسَانِهِ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي» (رواہ احمد: باب مسند براء بن عازب [صحیح])

''حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ....قبر میں مردے کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہائے میں نہیں جانتا، وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے، وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا، وہ پھر پوچھتے ہیں وہ شخص کون ہے جو تم میں نبی مبعوث کیا گیا؟ وہ کہتا ہے، ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔"

اہل مکہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادت کے بہت حد تک قائل تھے وہ اللہ تعالیٰ کو معبود سمجھتے اور اس کی عبادت بھی کرتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے معبودوں کی نفی گوارا نہیں کرتے تھے یہی صورت حال آج مسلمانوں کی اکثریت کی ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے باوجود شرک کیے جا رہے ہیں۔

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ﴾ (پ ۱۳، یوسف: ۱۰۶)

"ان میں سے اکثر "اللہ" پر ایمان لانے کے باوجود شرک کرنے والے ہیں۔"

اس فرمان کے پیش نظر بہت ہی لازم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفتِ "الٰہ" کا معنی اور مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے لیے درجنوں آیات میں سے صرف چند آیات درج کی جاتی ہیں پہلے وہ پانچ آیات تلاوت فرمائیں جس میں صفتِ "الٰہ" کو اسم جلالہ کے متبادل ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ" کے سوا کوئی "الٰہ" نہیں:

﴿إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (پ ۳، آل عمران: ۶۲)

"یقیناً یہ سچا بیان ہے کہ "اللہ" کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ بلاشبہ "اللہ" غالب حکمت والا ہے۔"

﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (پ ۳، آل عمران: ۶)

"وہی جس طرح چاہتا ہے رحموں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے، اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ نہایت غالب، بہترین حکمت والا ہے۔"

﴿أَمْ لَهُمْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (پ ۲۷، الطور: ۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کیا ان کے "اللہ" کے سوا کوئی اور معبود ہیں؟ "اللہ" اُس شرک سے پاک ہے جو وہ کر رہے ہیں۔"

﴿هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۵۲)

"قرآن مجید لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے، تا کہ اس کے ساتھ انہیں انتباہ کیا جائے اور اس لیے کہ وہ جان لیں حقیقت یہی ہے کہ اکیلا "اللہ" ہی حقیقی معبود ہے تا کہ عقل مند نصیحت حاصل کر سکیں۔"

﴿قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

(پ۱۷، الانبیاء:۱۰۸)

"ان سے فرما دیں کہ میرے پاس جو وحی آتی ہے اس کا پیغام یہ ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے کیا تم مانتے ہو؟"

﴿اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ (پ۱، البقرہ:۱۳۳)

"وہ ایک ہی معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔"

دو نہیں "الٰہ" ایک ہی ہے:

﴿وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ﴾ (پ۱۴، النحل:۵۱)

"اللہ" کا فرمان ہے کہ دو معبود نہ بناؤ وہ اکیلا ہی معبود ہے، پس صرف مجھ ہی سے ڈرو۔"

اگر دو "الٰہ" ہوتے تو فساد ہونا یقینی تھا:

﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ (پ۱۷، الانبیاء:۲۲)

"اگر آسمانوں اور زمین میں "اللہ" کے سوا اور بھی الٰہ ہوتے تو ان کا نظام بگڑ جاتا۔ بس عرش کا مالک "اللہ" ہے وہ ان باتوں سے مبرّا ہے جو وہ بناتے ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۞ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۞﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۴۲، ۴۳)

''فرمادیجیے اگر ''اللہ'' کے ساتھ کئی اور معبود ہوتے جس طرح وہ کہتے ہیں تو وہ عرش والے کی طرف کوئی راستہ ضرور تلاش کرتے۔ ''اللہ'' اس سے پاک اور برتر ہے جو وہ کہتے ہیں وہ اس سے بہت ہی بلند و بالا ہے۔''

﴿فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۞﴾ (پ ۱۷، الحج: ۳۴)

''پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اسی کے فرماں بردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔''

تین الٰہ نہ بناؤ:

﴿...وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗ ...... وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۞﴾ (پ ۶، النساء: ۱۷۱)

''......اور مت کہو کہ تین (الٰہ) ہیں، باز آ جاؤ یہی تمہارے لیے بہتر ہے ''اللہ'' تو صرف ایک ہی معبود برحق ہے وہ اس سے پاک ہے......اور ''اللہ'' ہی کارساز ہے۔''

﴿وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۞﴾

(پ ۲۵، الزخرف: ۸۴)

''وہی آسمان میں ''الٰہ'' ہے اور زمین میں بھی وہی الٰہ اور وہ حکیم و علیم ہے۔''

حقیقی ''الٰہ'' ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے:

﴿هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ (پ ۲۴، المومن: ۶۵)

''وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

﴿اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۞﴾ (پ ۳، آل عمران: ۲)

اللہ'' وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔''

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ....لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَكِيْمُ ﴾ (پ ۳، آل عمران: ۱۸)
"اللہ" فرشتے اور اہلِ علم اس بات پر گواہ ہیں کہ بلاشبہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں .... وہ غالب اور حکمت والا ہے اس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔"

﴿وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (پ ۱۰، التوبہ: ۳۱)
"پہلے لوگوں کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف ایک "الٰہ" کی عبادت کریں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اُن سے پاک ہے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔"

﴿قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (پ ۷، الانعام: ۱۹)
"اعلان کیجئے صرف وہی ایک معبود ہے اور بے شک جن کو تم شریک بناتے ہو، میں ان سے بری ہوں۔"

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (پ ۲۰، القصص: ۸۸)
اللہ" کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، حکمرانی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جانے والے ہو۔"

مشرق ومغرب کا ایک ہی "الٰہ" ہے:

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝﴾ (پ ۲۹، المزمل: ۹)
"وہ مشرق ومغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، لہٰذا اُسی کو اپنا کارساز سمجھو۔"

الٰہ" سب سے بلند وبالا اور عظیم تر ہے:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ ...... وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝﴾
(پ ۳، البقرہ: ۲۵۵)
"اللہ" ہی معبودِ برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں .... وہ بہت ہی بلند وبالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بڑی شان والا ہے۔''

﴿...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾(پ۲۲، الفاطر:۳)

''...........اس کے سوا کوئی معبود نہیں آخر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو۔''

سب سے بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ایک ہی ''الٰہ'' ہے:

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾(پ۲، البقرہ:۱۶۳)

''تم سب کا ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔''

''الٰہ'' کا علم لامحدود ہے:

﴿اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾(پ۱۶، طٰہٰ:۹۸)

''لوگو تمہارا معبود ایک ''اللہ'' ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔''

ایک ''الٰہ'' پر ہی توکل کیا جانا چاہئے:

﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ڶ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾(پ۱۱، التوبہ:۱۲۹)

''اگر وہ پھر جائیں تو فرما دیں مجھے ''اللہ'' ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا ''رب'' ہے۔''

''الٰہ'' ہی زمینوں، آسمانوں، زندگی اور موت کا مالک ہے:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ...﴾(پ۹، الاعراف:۱۵۸)

''فرما دیں اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف ''اللہ'' کا رسول ہوں وہ ''اللہ'' جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔..........''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الٰہ' وہ ہے جو اکیلا قہار ہے:

﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ (پ۲۳، ص:۶۵)

''نبی ﷺ ان سے فرما دیں کہ میں خبردار کر رہا ہوں کہ ''اللہ'' کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہی سب پر غالب ہے۔''

وہی مشکل کشا ہے:

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ...... ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ (پ۲۰، النمل:۶۲)

''کون ہے جو مجبور کی دعا سنتا ہے، جب وہ اسے پکارتا ہے اور کون مجبور کی تکلیف دور کرتا ہے؟............کیا ''اللہ'' کے ساتھ کوئی اور ''الٰہ'' ہے، بہت تھوڑے لوگ ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔''

اللہ' ہی قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرنے والا ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴾ (پ۵، النساء:۸۷)

اللہ' وہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً وہ تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں۔ ''اللہ'' سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہو سکتا ہے؟''

اللہ' ہی اوّل، آخر تعریف کے لائق اور حاکم ہے:

﴿ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ ﴾ (پ۲۰، القصص:۷۰)

''وہی ایک ''اللہ'' ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں دنیا میں اور آخرت میں، اسی کے لیے حمد ہے۔''

وظیفہ:

((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہی اَلْخَالِقُ ہے اس کے سوا کوئی خالق نہیں

الخالق کا لفظ خلق سے بنا ہے، خلق کا معنی تقدیر، اندازہ لگانا اور کرنا ہے

﴿ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ﴾(پ ۱۳، الرعد:۱۶)

''بتادیجئے کہ ''اللہ'' ہی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔''

الخلاق

الخلق سے مبالغہ (Super Degree) کا صیغہ ہے، بہت ہی اچھے انداز میں پیدا کرنے والا

﴿ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۞ ﴾(پ ۱۴، الحجر:۸۶)

''بے شک آپ کا ''رب'' کمال درجے کی تخلیق کرنے والا، اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

البدیع، الباری

بالکل ابتداء سے بنانے، پیدا کرنے والا

﴿ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾(پ ۱، البقرہ:۱۱۷)

''وہ زمین و آسمانوں کو بالکل ابتداءً سے پیدا کرنے والا ہے۔''

﴿ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ﴾(پ ۲۸، الحشر:۲۴)

''وہ ''اللہ'' ہے جو ہر چیز کو ابتدا سے پیدا کرنے والا اور صورتیں بنانے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہی الباری ہے اس کے بغیر کوئی الباری نہیں ہوسکتا کیونکہ الباری کا معنی ہے ایسی چیز پیدا کرنے والا جس کا پہلے سے کلی طور پر وجود نہ ہو، یہاں تک کہ اس کا مواد (Material) اور تصور بھی نہ پایا جائے۔

المصوّر

جو لوگ مصوری کے پیشے سے منسلک اور مختلف چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں، بے شک وہ (Painting) کے ذریعے ہی تصویر کشی کرتے ہوں۔ ان کے ذہن میں پہلے سے کسی نہ کسی چیز کا ایک خاکہ موجود ہوتا ہے۔ جس میں وہ وضع قطع کر کے مطلوبہ تصویر بنا لیتے ہیں۔ لیکن انہیں ''المصوّر'' نہیں کہا جا سکتا کیونکہ المصوّر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اسی نے بغیر کسی پہلے سے موجود نقشے اور اسباب کے اربوں، کھربوں صورتیں بنائی ہیں اور بنائے جا رہا ہے۔ جو آپس میں مختلف ہیں اور ہوں گی، انسان اپنے آپ پر غور کرے کہ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جو دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ سو فیصد مشابہت رکھتا ہو۔ لہٰذا صرف ایک ہی ذات ہے جو الخالق ، الخلاق ، الباری ، المصور ، البدیع ہے، کیونکہ وہی عدم کو وجود دیتا ہے۔ وہی جسم میں روح ڈالتا ہے اور وہی شکل وصورت میں امتیاز اور انفرادیت پیدا کرتا ہے۔

کوئی چیز جاندار ہو یا بے جان، چھوٹی ہو یا بڑی بے شک زمین وآسمانوں، ہواؤں اور فضاؤں میں ہو یا تحت الثریٰ میں یا عرش معلی پر ہو۔ اُسے پیدا کرنے والا صرف اور صرف اکیلا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا نہ کسی نے کوئی چیز پیدا کی ہے اور نہ کوئی پیدا کرسکتا ہے۔ یاد رہے کہ پیدا کرنے اور کسی چیز کے بنانے میں بہت فرق ہے۔ پیدا کرنے کا معنیٰ ہے کہ وہ چیز سرے سے موجود ہی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کچھ چیزوں کے لیے '' جَعَلَ '' (پ۱، البقرہ:۲۲) کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ جس کا معنیٰ بنانا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس چیز کا میٹر یل پیدا کیا اور پھر اسی نے ہی اس کی شکل وصورت بنائی ہے، جس طرح اس کی منشا تھی۔ کسی چیز کے بنانے کا لفظ آدمی کے لیے بولا جاسکتا ہے۔ لیکن خالق کا لفظ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے نہیں بولا جاسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو خالق ثابت کرنے کے لیے اپنی بڑی بڑی مخلوقات کی تخلیق کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے ایسے الفاظ اور دلائل دیئے ہیں کہ جن سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعی ہی وہی الخالق ہے بلکہ یہ یقین آجاتا ہے کہ اس کے سوا حقیقتاً کوئی خالق نہیں ہے۔

﴿ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝﴾ (پ۲۹، الملک:۳)

''جس نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے، الرحمان کی تخلیق میں تم کسی قسم کی بے ترتیبی نہیں پاؤ گے، پھر پلٹ کر دیکھو کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟''

﴿ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ﴾ (پ۱، البقرہ:۲۹)

''وہی ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین سے تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے۔''

﴿ سُبْحٰنَ الَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (پ۲۳، یس:۳۶)

''پاک ہے وہ ذات جس نے تمام اقسام کے جوڑے پیدا کیے وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا ان کے نفوس میں سے یا اُن چیزوں میں سے جن کو وہ نہیں جانتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ ﴾
(پ١٧، الانبياء:٣٣)

"اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن بنائے، سورج اور چاند کو پیدا کیا جو اپنے اپنے مدار میں چلے جا رہے ہیں۔"

﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ﴾(پ٣٠، التين:٤)

"بلاشبہ ہم نے انسان کو بہترین شکل وصورت میں پیدا کیا ہے۔"

﴿ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾
(پ٣، آل عمران:٦)

"وہی ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ نہایت غالب اور بہترین حکمت والا ہے۔"

﴿ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾(پ٢٥، الاحقاف:٣٣)

"کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ "اللہ" ہی نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور ان کو بنانے میں اسے تھکاوٹ نہیں ہوئی، وہ پوری طرح قوت رکھتا ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے کیوں نہیں؟ یقیناً وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

﴿ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ ﴾
(پ٢١، لقمان:٢٨)

"تمہیں پیدا کرنا اور تمہیں اُٹھانا اس کے لیے ایسے ہے جیسے ایک شخص کو پیدا کرنا اور اُٹھانا ہے، حقیقت یہ ہے کہ "اللہ" سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔"

﴿ ۨالَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ ﴾(پ٢٩، الملک:٢)

"اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے، وہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۙ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ﴾(پ۲۴، الزمر: ۶۲)

''اللہ'' ہی ہر چیز کا خالق ہے، اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

﴿ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ ﴾(پ۱۸، المومنون: ۱۴)

''بڑا ہی بابرکت ہے ''اللہ'' سب کاریگروں سے بہترین کاریگر۔''

''اللہ'' کے سوا کوئی خالق نہیں

﴿ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ ﴾(پ۱۱، یونس: ۳۴)

''فرما دیجیے کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو مخلوق کو پہلی بار اور پھر اسے دوبارہ پیدا کرے، بتا دیں کہ ''اللہ'' ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی دوسری بار پیدا کرے گا، تم کہاں بہکائے جاتے ہو؟

﴿ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾(پ۲۱، لقمان: ۱۱)

''یہ ہے ''اللہ'' کی تخلیق، مجھے دکھاؤ کہ دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ ظالم لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔''

﴿ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ ﴾(پ۲۵، الزخرف: ۸۷)

''اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے ''اللہ'' نے پھر وہ کہاں سے دھوکا کھا رہے ہیں؟

﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ ﴾
(پ۲۴، المومن: ۶۲)

''یہی ''اللہ'' تمہارا رب اور ہر چیز کا خالق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کدھر بہکائے جا رہے ہو۔''

﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾(پ۱۱، یونس: ۳)

''وہی ''اللہ'' تمہارا رب ہے، بس اس کی عبادت کرو، کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی ''رب'' ہے اس کے سوا کوئی ''رب'' نہیں ہوسکتا

اسم ''رب'' کی صفات ''اللہ'' اور اللہ کے اسم کے سوا دوسرے کسی نام میں نہیں پائی جاتیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس صفت کو خالق کے طور پر بھی استعمال فرمایا ہے۔ اہل لغت کے نزدیک ''رب'' کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے فطری قوانین کے مطابق پالنا، پرورش کرنا اور بتدریج اسے اس کے اختتام تک پہنچانا۔ لفظ ''رب'' کی صفت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ ہر چیز کو مختلف انواع اور اقسام میں پیدا کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ابتداء سورہ فاتحہ سے ہوئی اور اس میں جو پہلی صفت بیان کی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ''رب'' ہونا ہے۔ اس کی ربوبیت کو سمجھے بغیر اس کی ذات اور تخلیق سمجھ میں نہیں آسکتی۔ قرآن مجید میں ''رَبّ، رَبِّ، ربه، ربك، ربکم، ربنا'' کے الفاظ تقریباً آٹھ سو چھ (۸۰۶) مرتبہ آئے ہیں اور دعا کرنے والا اکثر مرتبہ اسے رب کے نام سے ہی پکارتا ہے۔ اس نام کی عظمت کا اندازہ اس بات سے فرمائیں کہ قرآن مجید کی ابتدا اسی اسم سے ہوئی اور اسی پر قرآن مجید کا اختتام کیا گیا ہے۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (الفاتحہ: ۱)

''تمام تعریفیں ''اللہ'' کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ ﴾ (پ ۳۰، الناس: ۱)

''کہو! کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔''

﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ...... ﴾ (پ ۸، الاعراف: ۵۴)

''بے شک تمہارا رب ''اللہ'' ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا............''

اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نمونے (Sample) کے زمین و آسمانوں کو چھ دن میں پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ چاہتے تو ان کو ایک لمحہ میں بھی پیدا کر سکتے تھے۔ لیکن اس میں یہ حکمت دکھائی دیتی ہے کہ ہر کام کو مناسب وقت دینا اس کا فطری تقاضا ہے تاکہ ہر چیز اور کام اپنے فطری تقاضوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق کما حقہ سرانجام پا سکے۔

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾

(پ ۲۴، المومن: ۶۴)

"اللہ" ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو جائے قرار بنایا اور آسمان کو چھت ٹھہرایا ہے، اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بڑی ہی اچھی بنائیں، اسی نے تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا، یہی "اللہ" تمہارا "رب" ہے وہ اَن گنت برکتوں والا ہے۔"

﴿ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ﴾ (هود: ۵۶)

(حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) "بے شک میں نے "اللہ" پر بھروسہ کر لیا جو میرا "رب" ہے اور تمہارا بھی "رب" ہے۔ کوئی چلنے والا جاندار نہیں مگر اس کی پیشانی اس کے قبضے میں ہے۔ بے شک میرا "رب" سیدھے راستے پر ہے۔"

اہل مکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت براہ راست کرنے کی بجائے بتوں کے ذریعے کرتے تھے، اس لئے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ ﴾ (پ ۳۰، قریش: ۳)

"انہیں اس گھر کے "رب" کی عبادت کرنی چاہیے۔"

﴿ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ ﴾ (پ ۱۶، مریم: ۶۵)

"وہ آسمانوں اور زمین کا "رب" ہے اور ان ساری چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں پس اسی کی بندگی کرو اور اس کی بندگی پر قائم رہو۔ کیا تمہارے علم میں اُس کے ہم نام کوئی ہستی ہے؟"

﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ ﴾ (پ ۱۴، الحجر: ۹۸، ۹۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اپنے "رب" کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ، اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ آپ کے پاس یقین آجائے۔"

اہل علم کے نزدیک یہاں یقین کا لفظ موت کے معنیٰ میں استعمال کیا گیا ہے، یعنی آخر دم تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔

حضرت نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کو ارشاد:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۖ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝﴾ (پ۲۹، نوح: ۱۰)

(حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی) "میں نے انہیں کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔"

﴿قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ﴾ (پ۱۳، الرعد: ۱۶)

"نبی ﷺ ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ فرمادیں "اللہ" ہے۔"

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (پ۱۱، یونس: ۳)

"یقیناً تمہارا رب "اللہ" ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر استویٰ ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بعد کوئی سفارش کرنے والا نہیں، وہی "اللہ" تمہارا رب ہے، بس اس کی عبادت کرو۔ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟"

﴿فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ښ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝﴾

(پ۱۱، یونس: ۳۲)

"سو "اللہ" ہی تمہارا سچا "رب" ہے، سچ کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہوتا ہے؟ بس تم کہاں پھیرے جاتے ہو؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ" ہی الرّازق ہے، کوئی دوسرا رزق دینے والانہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ضروریات کا بندوبست ایسے مضبوط نظام کے تحت فرمایا ہے کہ ہر چیز کو اس کی زندگی اور بقا کے لیے جو کچھ اور جس قدر چاہیے اُسے اسی حالت اور اس کے مقام پر پہنچایا جارہا ہے۔ پتھر کا کیڑا چاروں طرف بند چٹان کے اندر اپنی خوراک لے رہا ہے، مرغی کا بچہ اس کے انڈے میں پل رہا ہے، مچھلیاں دریا میں، پرندے فضا میں، درندے صحرا میں اپنی اپنی خوراک لے رہے ہیں اور اپنے ماحول میں مطمئن اور خوش وخرم دکھائی دیتے ہیں۔ ہر دانہ اپنی آغوش میں زندگی اور ہر بیج اپنے سینے میں نشوونما کا سامان لیے ہوئے ہے۔ یہاں تک کہ پھول کی پتی کو جس ہوا اور فضا کی ضرورت ہے اسے مہیا کی جارہی ہے۔ زندگی کے لیے ہوا اور پانی اس قدر لازمی ہیں کہ ان کے بغیر زندگی چند لمحوں کی مہمان ہوتی ہے۔ یہ اتنے ارزاں اور وافر ہیں کہ اس کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ رزق سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی انسان اور جاندار کو ضرورت ہوتی ہے، ان ضروریات کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی جانتا ہے اور نہ پورا کرسکتا۔ اس لیے اُس کا نام الرّزاق ہے۔ نہ صرف الرّزاق ہے بلکہ وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ ﴾ (پ ۲۷، الذاریات: ۵۸)

"یقیناً "اللہ" ہی رزق دینے والا ہے، وہ طاقتور اور زبردست ہے۔"

﴿ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ﴾ (پ ۱۷، الحج: ۵۸)

"یقیناً "اللہ" ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔"

﴿ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ﴾ (پ ۲، البقرہ: ۲۱۲)

"اللہ" جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔"

﴿ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ ﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۰)

"بے شک آپ کا "رب" جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کرتا اور تنگ کرتا ہے یقیناً وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے اور دیکھنے والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر کھانے والے کا رزق "اللہ" کے ذمہ ہے:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ (پ۱۲،ھود:٦)

"اور زمین میں کوئی چلنے والا جاندار نہیں مگر اس کا رزق "اللہ" کے ذمہ ہے، وہ اس کے مستقل قیام اور عارضی قیام کو جانتا ہے، سب کچھ ایک کھلی کتاب میں درج ہے۔"

﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (پ۲۱،العنکبوت:٦٠)

"کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے، اللہ ہی انہیں اور تمہیں رزق دیتا ہے، وہ ہر بات سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔"

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۳۱)

"اور اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی انھیں اور تمھیں رزق دینے والے ہیں، بے شک ان کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب کریم کے رزاق ہونے کا اپنے باپ، قوم اور حکمران کو ان الفاظ میں تعارف کروایا۔

﴿فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ وَ الَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَ الَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ وَ الَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ﴾

(پ۱۹،الشعراء:۷۷تا۸۲)

"رب العالمین کے سوا میرے تو یہ سب دشمن ہیں، اسی نے مجھے پیدا کیا ہے، وہی میری رہنمائی کرتا ہے، وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور میں جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے شفا دیتا ہے، وہی موت دے گا اور پھر زندہ کرے گا، اور اسی سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطائیں معاف فرمادے گا۔"

﴿ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ ﴾ (پ ۲۰، العنکبوت: ۱۷، ۱۸)

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہ بھی سمجھایا:) "اللہ" سے رزق مانگو اور اسی کی بندگی کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ تم اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہو، اگر تم جھٹلا دو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ واضح طور پر پیغام دینا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے سوا کون رزق دیتا ہے؟

﴿ أَمَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ ﴾ (پ ۲۰، النمل: ۶۴)

"وہ کون ہے جس نے مخلوق کی ابتدا کی اور پھر اسے لوٹائے گا اور کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا "اللہ" کے ساتھ کوئی اور رازق ہے؟ فرمادیں اگر تم سچے ہو تو انہیں بلاؤ۔"

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ ﴾ (پ ۲۲، الفاطر: ۳)

"اے لوگو! جو "اللہ" کے تم پر انعامات ہیں انہیں یاد رکھو۔ کیا "اللہ" کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں آخر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ" ہی الحي، القیوم ہے، اُس کی کوئی ابتدا اور انتہا نہیں

القیوم" ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا اور جب تک چاہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے۔ اسے اپنی ذات اور معاملات میں کسی کے سہارے اور تعاون کی ضرورت نہیں، نہ ہی حالات و واقعات اس کی ذات، صفات اور اختیارات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں وہ ہمیشہ سے قائم ہے اور رہے گا۔

"الحیی۔ وہ ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور جب تک چاہے اپنی مخلوق کو زندہ رکھنے والا ہے۔

قرآن مجید میں الحي اور القیوم کی صفات تین مقامات پر اکٹھی آئی ہیں، الحي اور القیوم میں اوّل، آخر ہونے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے گویا کہ اس کی کوئی ابتدا اور انتہا نہیں۔ اس کی جامع تعریف ان الفاظ میں پائی جاتی ہے۔

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ ﴾(پ۳، البقرہ: ۲۵۵/پ۳، آل عمران: ۲)

اللہ" کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔"

﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ﴾

(پ۲۷، الحدید: ۲، ۳)

"وہی اوّل ہے اور وہی آخر ہے، ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔"

﴿ یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۝ ﴾

(پ۲۷، الرحمن: ۲۹)

"جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہے ہر کوئی اُسی سے مانگتا ہے، ہر دن وہ نئی شان میں ہے۔"

﴿ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ ﴾

(پ۱۶، طٰهٰ: ۱۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والی ذات کے سامنے لوگوں کے چہرے جھک جائیں گے یقیناً وہ ناکام ہوگا جو ظلم کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا۔"

اللہ تعالیٰ کی ہر صفت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی مگر اس کی مخلوقات میں کوئی چھوٹا ہو یا بڑا، نیک ہو یا برا۔ کسی کو بھی دوام اور بقاء حاصل نہیں ہر کسی نے اپنے وقت پر فنا ہونا اور موت کا ذائقہ چکھنا ہے صرف اسی کی ذات ہی ہمیشہ رہنے والی ہے۔

﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ﴾ (پ۲۷، الرحمن: ۲۶ تا ۲۸)

"جو بھی زمین پر ہے وہ فنا ہونے والا ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل اور کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔ پس اے جنو اور انسانو! تم اپنے رب کی کس، کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟"

"اللہ" ہی معبود ہے جو ہمیشہ ہمیش رہنے والا ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾ (پ۲۰، القصص: ۸۸)

"اور "اللہ" کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، حکمرانی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جانے والے ہو۔"

﴿ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۖ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾

(پ۱۷، الانبیاء: ۳۴، ۳۵)

"اور ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کے لیے ہمیشہ رہنا نہیں بنایا، آپ فوت ہو جائیں گے تو کیا وہ ہمیشہ رہیں گے؟ ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری خیر اور شر کے ساتھ آزمائش کرتے ہیں آخر کار ہماری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ ۝﴾ (پ۲۳، الزمر: ۳۰)

''اے نبی ﷺ بلاشبہ آپ نے فوت ہونا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔''

مکہ کے ابتدائی سالوں کی بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب قرآن مجید کے دلائل اور اس میں دی جانے والی امثال کے ذریعے توحید و رسالت اور آخرت کا عقیدہ بیان فرماتے تو مکہ کے بڑے بڑے لوگ لا جواب ہو کر عوام کو مطمئن کرنے کے لیے کہتے کہ تھوڑا سا انتظار کرلو محمد ﷺ کی دعوت از خود ختم ہو جائے گی اس کے مرنے کے بعد اس کا قصہ پاک ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کا بیٹا نہیں جو اس کے مشن کو جاری رکھ سکے اور نہ اس کے ساتھی اتنے زیادہ ہیں جو ہمارا مقابلہ کر سکیں اس موقعہ پر انہیں یہ جواب دیا گیا کہ ان کا یہ کہنا ہے کہ آپ ﷺ کو موت آ جائے گی ، کیا آپ کو موت آئے گی تو انہوں نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے بھی مرنا ہے کیونکہ موت ہر ذی روح کا مقدر ہے۔ صرف آپ ﷺ کا رب ہمیشہ سے ہے اور اس نے ہمیشہ رہنا ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝﴾ (پ۴، آل عمران: ۱۸۵)

''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم پورے پورے اجر دیے جاؤ گے۔ پھر جو شخص آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا یقیناً وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔''

وظیفہ:

«يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ»

(رواہ الترمذی: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ [صحیح]

''اے زندہ اور قائم رہنے والے میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہی الکریم، الرّحمٰن، الرّحیم اور الرؤف ہے

اس سے بڑھ کر کوئی رحمان، رحیم نہیں

اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر اپنی شفقت، مہربانی کے اظہار کے لیے اپنے لیے اکرم، **ذوالجلال و الاکرام، کریم، رؤف، ودود، الرحمٰن، الرحیم** کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ یہ نام اور صفات اس کی کرم نوازیوں اور مہربانیوں کے مختلف پہلوؤں کی ترجمانی کرتے ہیں، باقی صفات کی طرح ان کی خصوصیات، اثرات اور تعریفات کو الگ الگ بیان کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ لہٰذا ان اسماء گرامی کی روشنی میں اس کی شفقتوں، مہربانیوں اور کرم نوازیوں کی ایک جھلک ہی دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے کیونکہ اس کی رحمت ریت کے ذرّات، پانی کے قطرات، سورج کی کرنوں اور ہوا کے جھونکوں سے زیادہ وسیع اور لامحدود ہیں۔

الکریم

کریم کا لفظ کرم سے ہے۔ اس کا معنیٰ عزت، عظمت، بہتر اور نرمی کرنا ہے۔ ہم کسی شخص کو کریم کہہ سکتے ہیں لیکن الکریم کی شان صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کیونکہ اس کے کرم کے سوا کوئی کرم نہیں کر سکتا۔ اس لیے وہ الرحمٰن اور الرحیم ہونے کے ساتھ الاکرام، الاکرم، الرئوف اور الودود بھی ہے۔ گو ان اسماء مبارکہ کی معنویت اور لطافت میں بڑا فرق ہے لیکن یہ سارے اسماء گرامی معنوی اور اثر انگیزی کے لحاظ سے اس کے فضل و کرم اور اس کی شفقت و مہربانی کی ترجمانی کرتے ہیں۔

﴿فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ ۝﴾ (پ۱۹، النمل: ۴۰)

''یقیناً میرا رب غنی اور کریم ہے۔''

﴿رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝﴾ (پ۱۸، المومنون: ۱۱۶)

''وہ عرشِ کریم کا مالک ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴾(پ۲۷، الواقعہ:۷۷)

''یقیناً یہ قرآن نہایت معزز ہے۔''

﴿وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴾(پ۲۷، الحدید:۱۸)

''اور ان کے لیے بہترین اجر ہے۔''

ذوالجلال والاکرام

﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴾(پ۲۷، الرحمن:۷۸)

''آپ کے ''رب'' کا نام بڑا برکت والا، بڑی شان اور عزت والا ہے۔''

الاکرم

﴿اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴾(پ۳۰، العلق:۳)

''پڑھو اور آپ کا ''رب'' بڑا عزت والا ہے۔''

الرؤف

﴿إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴾(پ۱۱، التوبہ:۱۱۷)

''یقیناً وہ لوگوں کے ساتھ شفقت کرنے والا اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔''

الودود

﴿إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴾(پ۱۱، ھود:۹۰)

''یقیناً میرا رب رحیم اور محبت کرنے والا ہے۔''

«عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وإِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا»

(رواه أبو داؤد: كتاب الصلاة، باب الدعاء [صحيح])

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب بڑا ہی حیا والا اور کریم ہے، جب بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے اس کے ہاتھ خالی لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے۔''

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ. لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ. وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ»

(صحیح البخاری: باب الدعاء عند الکرب)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مصیبت کے وقت اللہ کے رسول ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: کوئی الٰہ نہیں مگر ''اللہ'' جو بڑے حوصلے والا ہے، کوئی الٰہ نہیں مگر ''اللہ''، عظیم عرش کا ''رب'' ہے، ''اللہ'' کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہی آسمانوں، زمین اور عرشِ کریم کا ''رب'' ہے۔ (آپ نے اس دعا کو مکروب کی دعا قرار دیا ہے۔)

الرّحمٰن، الرحیم

رحمن فعلان کے وزن پر مبالغہ یعنی سپر ڈگری (Super Degree) اور رحیم فعیل کے وزن پر اسم صفت مشبہ (Adjective) کا صیغہ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک الرحمن کی صفت سب کے لیے ہے اور اس کا الرحیم ہونا صرف مومنوں کے لیے ہے۔

الرَّحْمٰن: لا متناہی اور رحمتِ مجسم کا ترجمان ہے اور لفظ ''الرَّحِيْم'' کائنات پر نازل ہونے والی مسلسل اور دائمی رحمت کی ترجمانی کرتا ہے۔ اس لحاظ سے معنٰی یہ ہوا کہ وہ ''اللہ'' بے انتہا مہربان، ہمہ وقت اور ہر حال میں رحم فرمانے والا ہے۔ فرق یہ ہے کہ رحیم کسی مشفق شخصیت کو کہا جاسکتا ہے مگر کسی کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ''الرحیم اور الرحمن'' کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کا کرم اور رحیمیت کسی اضطرار اور مجبوری کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ اس کی رحمانیت کا عین تقاضا ہے۔ اس صفت کا تذکرہ قرآنِ مجید میں مختلف الفاظ اور انداز میں پایا جاتا ہے۔ جس کی ہلکی سی جھلک پیشِ خدمت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝﴾

(پ۲، البقرہ:۱۶۳)

''تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بڑا ہی مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ﴾ (پ۱۵، الکہف:۵۸)

''اور آپ کا ''رب'' بہت بخشنے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝﴾(پ۸، الانعام:۱۴۷)

''اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرمادیں کہ تمہارا رب بڑی رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں سے ٹالا نہیں جا سکتا۔''

﴿قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ﴾(پ۷، الانعام:۱۲)

''بتادیں کہ ''اللہ'' نے اپنے آپ پر رحم فرمانا لازم کرلیا ہے۔''

«عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ»

(رواہ مسلم: باب فِی سَعَةِ رَحمةِ اللهِ تَعَالٰی وَأَنَّهَا سَبَقَتْ غَضَبَهٗ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق سے پہلے لوح محفوظ میں تحریر فرما دیا کہ ''میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے پاس عرش پر لکھا ہوا ہے۔''

«عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ قَسَمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ فَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»(رواہ ابن ماجۃ: کتاب الزہد،باب مایرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ[صحیح])

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ ''اللہ'' کے پاس رحمت کے ۱۰۰ حصے ہیں۔اس نے دنیا میں ایک حصہ ساری مخلوق پر تقسیم کیا ہے۔اس بنا پر لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں، اس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں وہ قیامت کے دن ان سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔''

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾(پ۲۴،الزمر:۵۳)

''اے نبی ﷺ کہہ دو(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے''اللہ'' کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔یقیناً''اللہ'' سارے گناہ معاف کردیتا ہے کیونکہ وہ غفور ورحیم ہے۔''

رسولِ اکرم ﷺ کی دعا:

«اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ»(رواہ ابوداؤد: کتاب النوم[حسن])

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں مجھے میری آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے سب کاموں کی اصلاح فرمادے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ''الغفار، الغفور ہے، اس جیسا کوئی غفور اور غفار نہیں

﴿ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ﴾(ص ٦٦)

''وہ آسمانوں اور زمین کا ''رب'' ہے اور اُن سب کا بھی جو ان کے درمیان ہیں، وہ غالب اور معاف فرمانے والا ہے۔''

﴿ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾
(آل عمران:٨٩)

''مگر جو لوگ توبہ اور اپنی اصلاح کر لیں یقیناً ''اللہ'' بخشنے والا، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ﴾
(طٰهٰ: ٨٢)

''یقیناً جو توبہ کر لے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھا چلتا رہے بلاشبہ میں اسے معاف کرنے والا ہوں۔''

﴿ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾(پ ٤، آل عمران:١٢٩)

''جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ ''اللہ'' کا ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے ''اللہ'' بڑا بخشنے والا، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾
(پ ٤، آل عمران:١٣٥)

''اپنے گناہوں کی بخشش مانگو کون ''اللہ'' کے سوا گناہوں کو بخشنے والا ہے؟''

اللہ تعالیٰ کے الغفار، الغفور ہونے کی ایک جھلک:

«عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَمَا كَلْبٌ یُطِیْفُ بِرَكِیَّةٍ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِیَّةٌ مِنْ بَغَایَا بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ فَنَزَعَتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ» (رواه البخاري: كتاب أحاديث الأنبياء)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بتلایا: کہ ایک کتا کنوئیں کے کنارے چکر لگا رہا تھا، قریب تھا کہ وہ پیاس سے مر جائے۔ بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے اس کو دیکھ کر اپنے موزے کے ذریعے اسے پانی پلایا، اس وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔''

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: - كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ. فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ. لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا. فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ»

(رواه مسلم: باب فضل إنظار المعسر)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کے ساتھ قرض کا لین دین کیا کرتا تھا، وہ اپنے ملازم سے کہتا کہ تنگ دست کے پاس جاؤ تو اُسے معاف کر دو یا اسے مہلت دو، ہو سکتا ہے کہ ''اللہ'' ہمیں معاف کر دے، جب وہ فوت ہوا تو ''اللہ'' نے اُسے معاف فرما دیا۔''

«عَنِ الْوَضِينِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةِ أَوْثَانٍ. فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ. وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتٌ لِي فَلَمَّا أَجَابَتْ. وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بِدُعَائِي إِذَا دَعَوْتُهَا. فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا. فَاتَّبَعَتْنِي فَمَرَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُ بِئْرًا مِنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيدٍ. فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبِئْرِ. وَكَانَ آخِرَ عَهْدِي بِهَا أَنْ تَقُولَ: يَا أَبَتَاهُ يَا أَبَتَاهُ فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْزَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: كُفَّ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ عَمَّا أَهَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: - أَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكَى حَتَّى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلَى لِحْيَتِهِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا، فَاسْتَأْنِفْ عَمَلَكَ» (رواه الدارمي: [تعليق المحقق] إسناده رجاله ثقات غير أنه مرسل وقد تفرد بروايته الدارمي)

"وضین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس آ کر ایک آدمی کہنے لگا ہم زمانہ جاہلیت میں بتوں کی پوجا کرتے اور اپنی اولاد کو قتل کیا کرتے تھے۔ میری ایک بیٹی تھی جب میں اُسے بلاتا تو وہ بہت خوش ہوتی۔ ایک دن میں نے اُسے بلایا اور اسے اپنے ساتھ لے کر چل پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک کنویں کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اُسے پکڑ کر کنویں میں پھینک دیا۔ اُس کے آخری الفاظ یہ تھے۔ اے ابوا! اے ابوا! یہ سُن کر اللہ کے رسول ﷺ رونا شروع ہوئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے اسے کہا تو نے اللہ کے رسول ﷺ کو پریشان کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہ روکو اسے اپنا دُکھ بیان کرنے دو، فرمایا: پھر سناؤ۔ اُس نے دوبارہ سنایا۔ آپ ﷺ پھر رونا شروع ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے آنسو آپ کی داڑھی مبارک پر ٹپکنے لگے، اس کے بعد آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یقیناً جاہلیت کے گناہ معاف کر دیے اب نئے سرے سے اپنے اعمال شروع کرو۔"

«عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ»

٢ (رواه البخاري: كتاب احاديث الانبياء، باب حديث الغار)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ننانوے قتل کیے۔ اس کے بعد وہ ایک راہب کے پاس گیا۔ اس سے پوچھا، کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا بالکل نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا پھر وہ مسئلہ پوچھنے کے لیے دوسری بستی کی طرف گیا، راستے میں اسے موت نے آلیا وہ اپنے سینے کے بل اس بستی کی طرف گرا۔ اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ اس پر "اللہ" نے اس بستی کو حکم دیا کہ مرنے والے کے قریب ہو جا اور چھوڑی ہوئی بستی کو اس سے دوری کا حکم دیا۔ اس کے بعد ملائکہ کو درمیانی فاصلہ ناپنے کا حکم ہوا۔ وہ منزل مقصود کی جانب ایک بالشت قریب پایا گیا لہٰذا اسے معاف کر دیا گیا۔''

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۗ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (پ ۴، آل عمران: ۱۳۵)

''اور وہ لوگ جب کسی بے حیائی کا کام یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو "اللہ" کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور "اللہ" کے سوا کون ہے گناہوں کو بخشنے والا؟ وہ لوگ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔''

قرآن اور احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر اور مشرک کو معاف نہیں کرنا، ان کے سوا جس کو چاہے گا معاف فرما دے گا۔ مذکورہ بالا چاروں واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات مشرک اور کافر نہیں تھے۔ بے شک انہوں نے بڑے بڑے گناہ اور جرائم کیے تھے لیکن رضائے الٰہی کی خاطر انتہائی نیک کام کرنے کی وجہ سے انہیں معاف کر دیا گیا۔ جہاں تک حقوق العباد کا معاملہ ہے، ان کی تلافی اور ادائیگی انتہائی لازم ہے لیکن جو پُرخلوص کوشش کے باوجود دوسرے کے حقوق کی تلافی نہ کر سکا یا اُسے زندگی نے مہلت نہ دی ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مظلوم کی دادرسی فرما کر اسے معاف فرما دیں گے۔

اگر کوئی شخص بنی اسرائیل کے قاتل کے واقعہ کو سامنے رکھ کر تخریب کاری کرتا ہے تو ہو سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا انجام مختلف ہو کیونکہ اس تک اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچ چکا ہے۔

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝﴾ (پ۶، المائدہ: ۳۲)

''اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر فرض کر دیا کہ جس نے کسی کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے اسے بچایا تو اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا اور ان کے پاس یقیناً ہمارے رسول واضح دلائل لے کر آئے، پھر بلاشبہ اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں حد سے بڑھنے والے ہیں۔''

وظیفہ سید الاستغفار:

«اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ» (رواه البخاري: باب افضل الاستغفار)

''بارالہا! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں۔ مقدور بھر تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کے شر سے تیری حفاظت چاہتا ہوں۔ مجھ پر تیری جو نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں مجھے معاف فرما دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی النصیر اور الوکیل ہے، اس جیسا کوئی وکیل اور مددگار نہیں

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝﴾ (پ۱۷، الحج: ۷۸)

''اور ''اللہ'' سے تعلق رکھو وہ تمہارا مولیٰ ہے وہ بہت ہی اچھا مولیٰ اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔''

﴿وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝﴾

(پ۹، الانفال: ۴۰)

''اگر وہ منہ موڑلیں تو جان لو کہ یقیناً ''اللہ'' تمہارا خیر خواہ ہے وہ بہت ہی اچھا خیر خواہ اور بہترین مددگار ہے۔''

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝﴾

(پ۲۶، محمد: ۱۱)

''یہ اس لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ''اللہ'' ایمان لانے والوں کا مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝﴾

(پ۲۶، محمد: ۷)

''اے ایمان والو! اگر تم ''اللہ'' کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدم مضبوط کردے گا۔''

ایمان والوں کو ارشاد ہوا کہ اگر تم ''اللہ'' کی مدد کرو گے تو ''اللہ'' تمہاری مدد فرمائے گا۔ اس فرمان میں یہ بات سمجھانا مقصود ہے کہ جب مسلمان دینی امور اور کمزوروں کی مدد کرتے ہیں تو گویا کہ وہ ''اللہ'' کی مدد کرتے ہیں، یہ الفاظ اس لیے استعمال کیے ہیں کہ مسلمان جس دین کی مدد کرتے ہیں وہ دین ''اللہ'' ہی نے نازل فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا وَاقٍ ۟﴾(پ ۱۳، الرعد: ۳۷)

''اور اسی طرح ہم نے قرآن عربی میں نازل کیا اگر آپ ﷺ نے علم ہو جانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی کی، تو ''اللہ'' کے مقابلے میں نہ آپ کا کوئی خیر خواہ ہو گا اور نہ کوئی بچانے والا ہو گا۔''

﴿وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۟﴾(پ ۲۱، العنکبوت: ۲۲)

''نہ تم ''اللہ'' کو زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ ہی آسمان میں کر سکتے ہو ''اللہ'' کے سوا تمہارا کوئی خیر خواہ اور مددگار نہیں ہو گا۔''

اللہ تعالیٰ سے بچانے والا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے مقصد یہ ہے کہ نہ تمہاری اپنی طاقت ہے کہ ''اللہ'' کی پکڑ سے بچ سکو اور نہ تمہارا کوئی ولی اور سرپرست ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہیں پناہ دے سکے، پوری کائنات میں کسی کی مجال نہیں کہ جن لوگوں نے کفر و شرک کا ارتکاب کیا، اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے جھکنے سے انکار کیا ہے، ان کا نہ کوئی حمایتی ہو سکے یا اس کی عدالت میں یہ کہنے کی جرأت کر سکے کہ یہ میرے ہیں اس لیے جو کچھ بھی انہوں نے کیا ہے انہیں چھوڑ دیا جائے۔

﴿اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۖۗ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ۟﴾(پ ۴، آل عمران: ۱۷۳)

(احد کے موقع پر) ''جب لوگوں نے انہیں کہا کہ کفار نے تمہارے مقابلے میں لشکر جمع کر لیے ہیں، بس ان سے ڈر جاؤ تو اس خبر نے انہیں ایمان میں مزید بڑھا دیا اور وہ کہہ اٹھے کہ ہمیں ''اللہ'' ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

﴿وَ یَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَ اللّٰهُ یَكْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكِيلًا ۝﴾(پ۵، النساء: ۸۱)

"آپ کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم تابعدار ہو گئے جب آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہیں تو ان میں سے رات کے وقت ایک جماعت تمہاری کہی ہوئی بات کے خلاف جمع ہو کر مشورے کرتی ہے۔ ان کی راتوں کی سرگوشیاں "اللہ" لکھ رہا ہے۔ آپ ان سے اعراض کریں، اور "اللہ" پر بھروسہ رکھیں، "اللہ" ہی کارساز کافی ہے۔"

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝﴾(پ۲۹، المزمل: ۹)

"وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، لہٰذا اسی کو اپنا کارساز سمجھو۔"

﴿فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝﴾(پ۱۰، التوبۃ: ۱۲۹)

"پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو فرما دیں مجھے "اللہ" ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔"

﴿...وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝﴾(پ۱۰، الانفال: ۴۹)

"جو "اللہ" پر بھروسہ کرے تو یقیناً "اللہ" سب پر غالب اور بڑا حکمت والا ہے۔"

﴿...وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝﴾(پ۲۸، الطلاق: ۳)

"..........جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کے لیے وہ کافی ہے۔ "اللہ" اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے یقیناً "اللہ" نے ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔"

وظیفہ:

«حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ»

"ہمیں اللہ کافی ہے جو بڑا اچھا کارساز، بہترین دوست اور خوب مدد کرنے والا ہے۔"

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ الجبار، القہار اور القادر ہے، اس جیسا کوئی جبار، قہار نہیں

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ ...... الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (پ۲۸، الحشر: ۲۳)

''وہ'' اللہ'' ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے ....الجبار، المتکبر ہے''اللہ'' شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔''

اَلْعَزِیْزُ: (زبردست اور ہمیشہ غالب رہنے والا)

العزیز وہ ذات ہے کہ جس کے سامنے کوئی دم نہیں مار سکتا، وہ اپنے فیصلے صادر اور نافذ کرنے پر پوری طرح قادر ہے اور کسی کے تعاون کا محتاج نہیں ،جس کو پکڑنا چاہے تو اسے کوئی چھڑا نہیں سکتا، کسی کو بچانا چاہے تو کوئی اسے تکلیف نہیں دے سکتا، وہ کسی کو دینے کا فیصلہ کرلے تو کوئی روک نہیں سکتا، کوئی چیز لینا چاہے تو کوئی اُسے ٹوک نہیں سکتا۔

اَلْجَبَّارُ: (جبر کرنے والا)

یادرہے! کہ اللہ تعالیٰ ظالموں اور باغیوں کے لیے جبار ہے لیکن مومنوں کے لیے الرؤف، الرحمن، الرحیم اور کریم ہے۔ جس طرح اس سے بڑھ کر کوئی رحمٰن اور رحیم نہیں اسی طرح اس سے بڑھ کر کوئی جبار اور قہار نہیں ہے۔ جب اپنے جبر اور قہر کا استعمال کرتا ہے تو وقت کا فرعون بھی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتا، اس کی جباری، قہاری اور انتقام سے ہر دم پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

اَلْقَهَّارُ: (قہر والا)

قہر کا معنٰی غلبہ، ناراضگی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس لیے قہار ہے کہ اس کی ذات اور اس کے فیصلے پر کوئی غالب نہیں آسکتا، قرآن مجید میں قہار کے ساتھ واحد کا لفظ چھ مرتبہ ❶ آیا ہے

❶ پ ۱۲، یوسف: ۳۹ / پ ۱۳، الرعد: ۱۶ / پ ۲۳، صٓ: ۶۵ / پ ۲۳، الزمر: ۴ / پ ۱۳، ابراہیم: ۴۸ / پ ۲۴، المومن: ۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا مطلب ہے کہ اکیلا اللہ تعالیٰ ہی پوری کائنات پر غالب ہے اور اس کے قہر کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۴۸)

''جس دن زمین کو دوسری زمین کے ساتھ بدل دیا جائے گا اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اور لوگ اکیلے ''اللہ'' قہار کے سامنے پیش ہوں گے۔''

﴿قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝﴾ (پ ۲۳، ص ۶۵)

''کہہ دیں کہ میں خبردار کرنے والا ہوں کہ ''اللہ'' کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہی قہار ہے۔''

﴿يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝﴾ (پ ۲۴، المومن: ۱۶)

''جس دن وہ ''اللہ'' کے حضور پیش ہوں گے، اور اُن کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہوگی، پوچھا جائے گا کہ آج کس کی بادشاہی ہے اس دن ''اللہ'' اکیلے قہار کی بادشاہی ہوگی۔''

اَلْمُتَكَبِّرُ

متکبر کا لفظ کبر سے نکلا ہے جس کا معنیٰ ہے بڑا ہونا یا بڑا بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہونا اور بڑا بننا اس کا حق اور اس کی ایک عظیم صفت ہے، وہ اپنی ذات، صفات اور مقام کے اعتبار سے سب سے بڑا ہے۔ کوئی اس کی ذات، صفات، اقتدار، اختیارات اور مقام واحترام کے اعتبار سے اس سے بڑا نہیں، بڑائی اور کبریائی اسی کی شان ہے۔ مخلوق کا اپنی حد سے بڑھنا گناہ ہی نہیں پرلے درجے کا جرم ہے۔

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾(پ ۲۱، لقمان:۱۸)

''اور لوگوں سے منہ نا پھیرنا اور نہ زمین میں اکڑ کر چلنا''اللہ'' متکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔''

«عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدَرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺقَالاَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْعِزُّإِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ»

(رواه مسلم: كتاب البر والصلة والآداب باب تحريم الكبر)

''حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا عزت ''اللہ'' کا ازار ہے اور کبریائی اس کی چادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو انہیں مجھ سے چھینے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔''

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴾(پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

''زمین میں اکڑ کر نہ چلنا، بے شک نہ تو زمین کو پھاڑ سکے گا اور نہ بلندی میں پہاڑوں تک پہنچ پائے گا۔''

﴿وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾

(پ ۲۵، الجاثیہ:۳۷)

''زمین اور آسمانوں میں بڑائی اسی کے لیے ہے اور وہی زبردست اور حکیم ہے۔''

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ»

(رواه البخاري: كتاب أحاديث الأنبياء)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ایک شخص تکبر کے ساتھ چادر گھسیٹ کر چل رہا تھا، اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ظالموں سے انتقام لینا چاہے تو اس سے بڑھ کر کسی کی پکڑ نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ سخت ترین گرفت کرنے والا ہے، اس کے فیصلوں کے سامنے کوئی چیز حائل نہیں ہوتی۔ اس کی پکڑ دیکھنا چاہو تو قوم نوح، عاد، ثمود، قوم لوط اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کا انجام دیکھو۔ ❶

﴿ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ ﴾ (پ ۳۰، البروج: ۱۲)

''بلاشبہ آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔''

﴿ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۝ ﴾ (پ ۲۴، المومن: ۸۵)

''ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کا ایمان لانا اُن کے لیے فائدہ مند نہ ہوا، کیونکہ یہ ''اللہ'' کا مقرر کیا ہوا ضابطہ ہے جو اس کے بندوں پر ہمیشہ سے نافذ ہے، اس کا انکار کرنے والے نقصان اٹھائیں گے۔''

﴿ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ ﴾ (پ ۱۶، مریم: ۹۸)

''ان سے پہلے ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں کیا ان میں سے کسی کا نشان پاتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو؟''

﴿ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ ﴾ (پ ۲۰، العنکبوت: ۴۰)

''ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہوں کی وجہ سے پکڑا، ان میں سے کسی پر ہم نے پتھر برسانے والی آندھی بھیجی، کسی کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا، کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ہم نے کسی کو غرق کر دیا۔ ''اللہ'' نے ان پر ظلم نہیں کیا وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔''

❶ پ ۱۲، ہود: ۹۹تا۱۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی القادر اور القدیر ہے اُس جیسا کوئی قادر نہیں

(اندازہ لگانا، طاقتور ہونا اور عزت والا)

﴿فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۞﴾(پ ۲۹، المرسلات:۲۳)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "ہم اس پر قادر ہیں پس بہت اچھا اندازہ لگانے والے ہیں۔"

﴿اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۞﴾(پ ۲۷، القمر:۴۹)

"ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔"

﴿فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۞﴾

(جبرئیل امین) "جو بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے ہاں عزت کے مقام پر ہے۔"

المقتدر، القدیر

ایسا طاقت ور جس کے مقابلے میں کوئی طاقت ور نہیں (پ ۲۷، القمر: ۵۵) ہر قسم کی قدرت رکھنے والا۔

﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۞﴾

(پ ۲۷، الحدید:۲)

"وہی زمین وآسمانوں کی سلطنت کا مالک ہے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، اور ہر چیز پر کلی اختیار رکھنے والا ہے۔"

﴿وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ۙۗ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ۞﴾(پ ۱۴، النحل: ۷۰)

"اور "اللہ" نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر تم کو موت دے گا اور بعض تم میں سے وہ ہیں جنہیں ناکارہ عمر کو پہنچا دیا جاتا ہے، تاکہ وہ معلوم ہونے کے بعد کچھ نہ سمجھ سکیں۔ بے شک "اللہ" سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ ...... وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝﴾ (پ۲۸، الطلاق:۳)

''جو''اللہ'' پر بھروسہ کرے وہ اس کے لیے کافی ہے۔ بلاشبہ ''اللہ'' اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے یقیناً ''اللہ'' نے ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔''

﴿ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝﴾ (پ۲۷، الواقعہ:۲۰)

''ہم نے تمہارے درمیان موت مقرر کی ہے اور ہم بے بس ہونے والے نہیں ہیں۔''

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝﴾

''وہ ذات بڑی بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں کائنات کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔'' (پ۲۹، الملک:۱)

ارشاد عالی ہے کہ زمین و آسمانوں کی بادشاہی اسی کے لیے ہے۔ وہ صرف مالک اور بادشاہ ہی نہیں بلکہ ہر چیز کی موت وحیات پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے، کسی بڑے کی بڑائی اور کسی نیک کی نیکی اس کی قوت واختیارات اور اس کے حکم کے سامنے رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔ قدرت کا معنیٰ طاقت اور نشانی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی قدرت کا احساس دلانے کے لیے سورۃ الرحمٰن میں اپنی بڑی بڑی نعمتوں اور قدرتوں کا تذکرہ کرنے کے بعد اکتیس مرتبہ فرمایا ہے کہ تم اس کی کون کونسی نعمت اور قدرت کی نشانیوں کو جھٹلاؤ گے۔

﴿ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۱۸)

''اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''

وظیفہ:

«اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ» (رواہ البخاری: باب لا مانع لما اعطی اللہ)

''اے ''اللہ'' جسے تو دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے ہاں کسی کو کسی بڑے کی بڑائی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ'' ہی حاکم ہے، اس کے سوا کسی کا حکم نہیں چلنا چاہئے

﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾(پ۸، الاعراف:۵۴)

''سن لو! پیدا کرنا اور حکم دینا ''اللہ'' ہی کا کام ہے، ''اللہ'' بہت برکت والا اور سارے جہانوں کا رب ہے۔''

﴿ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝ ﴾(پ۲۴، المؤمن:۱۲)

''حکم دینے کا اختیار ''اللہ'' بزرگ و برتر کے پاس ہے۔''

﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ﴾(پ۳۰، التین:۸)

''کیا ''اللہ'' سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟''

﴿ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ﴾
(پ۱۱، یونس:۱۰۹)

''اس کی پیروی کریں جو آپ ﷺ کی طرف وحی کی جاتی ہے اور صبر کریں یہاں تک کہ ''اللہ'' فیصلہ کر دے، وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔''

﴿ وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾(القصص:۷۰)

اس ''اللہ'' کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اول، آخر اس کی تعریف ہے، اور حکم کا اختیار اسی کو ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جانے والے ہو''

﴿ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَ هُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ ﴾(الانعام:۶۲)

''پھر وہ ''اللہ'' کی طرف لوٹائے جائیں گے جو ان کا سچا مالک ہے۔ سن لو! حکم اُسی کا چلتا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ...... فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴾ (پ ۸، الانعام: ۱۱۴)

''کیا میں ''اللہ'' کے سوا کوئی اور حاکم تلاش کروں، جب کہ اس نے تمہاری طرف مفصل کتاب نازل فرمائی ہے... آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔''

﴿ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴾ (پ ۱۵، الکھف: ۲۶)

''وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

اہل لوگوں کو ذمہ داری دینے کا حکم:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴾ (پ ۵، النسا: ۵۸)

''یقیناً ''اللہ'' تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل لوگوں کے حوالے کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو''اللہ'' جس کی تمہیں نصیحت کر رہا ہے، یقیناً یہ تمہارے لیے بہتر ہے، بے شک ''اللہ'' سننے اور دیکھنے والا ہے۔''

اس فرمان میں ہر قسم کی امانتوں کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے جس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ دینی، سیاسی اور انتظامی ذمہ داری بھی اہل لوگوں کو دینی چاہئے کیونکہ جب تک اہل لوگ آگے نہیں ہوں گے اور وہ اپنی ذمہ داری ٹھیک طور پر پوری نہیں کریں گے، قانون کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اس کے بہتر نتائج نہیں نکل سکتے۔

اہل منصب کو فیصلہ کرتے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھنا چاہئے:

﴿ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴾ (پ ۲۳، ص: ۲۶)

''اے داؤد علیہ السلام ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہٰذا لوگوں کے درمیان حق کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ فیصلے کرو اور اپنے نفس کی خواہش کی پیروی نہ کرنا۔ وہ تجھے ''اللہ'' کی راہ سے بھٹکا دے گی جو لوگ ''اللہ'' کی راہ سے بھٹک گئے ان کو سخت عذاب ہوگا کیونکہ انہوں نے آخرت کے حساب کو فراموش کر دیا ہے۔''

﴿وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝﴾(پ۱۷، المومنون: ۷۱)

''اور اگر حق ان کی خواہشات کے پیچھے چلتا تو زمین، آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا سب تباہ ہو جاتا، بلکہ ہم ان کو نصیحت کرتے ہیں اور وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔''

«عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَانُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا»(رواہ مسلم: باب قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے چوری کی اس صورت حال پر قریش کے لوگ پریشان ہوئے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں کس سے سفارش کروائی جائے انہوں نے سوچا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیارے ہیں اس کے سوا یہ جرأت کوئی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی۔ اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟ آپ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ ان میں کوئی بڑے طبقے کا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے۔ جب کوئی چھوٹا آدمی چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

ذمہ دار لوگوں کے ساتھ اختلاف ہو جائے تو:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾ (پ۵، النساء: ۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان کی بھی جو تم میں صاحب امر ہوں۔ اگر ان سے کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ اگر ''اللہ'' اور قیامت کے دن پر تمہارا ایمان ہے یہ نتائج کے اعتبار سے بہتر اور بہت اچھا طریقہ ہے۔''

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

''کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کر دیں تو پھر اُسے اس معاملے میں فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔''

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴾ (پ۵، النساء: ۱۰۵)

''یقیناً ہم نے آپ کی طرف برحق کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ جو آپ کو ''اللہ'' نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدھا راستہ دکھایا ہے اس کے مطابق فیصلے کریں اور خیانت کرنے والوں کی حمایت کرنے والے نہ ہو جاتا۔''

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ ﴾

(پ۵، النساء: ۶۰، ۶۱)

''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور آپ سے پہلے اُتارا گیا اس کو مانتے ہیں، لیکن وہ اپنے فیصلے طاغوت کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں طاغوت کا انکار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں مبتلا کر دے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ''اللہ'' کے نازل کردہ حکم اور رسول کی طرف آؤ تو آپ دیکھیں گے کہ منافق آپ سے کنی کتراتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے حکم کو نافذ نہ کرنے والے درجہ بدرجہ مجرم ہوں گے:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ﴾ (پ۶، المآئدہ: ۴۴)

''جو ''اللہ'' کے نازل شدہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔''

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾ (پ۶، المآئدہ: ۴۷)

''جو ''اللہ'' کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ نافرمان ہیں۔''

﴿ وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ﴾

(پ۶، المآئدہ: ۴۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے تورات میں ان کے لیے لازم کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے، جس کو قصاص معاف کر دیا جائے وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ جو''اللہ'' نے نازل کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے ظالم ہیں۔''

قانونِ الٰہی کی برکات:

﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (پ۶، المائدہ:۶۶)

''اگر واقعی وہ تورات اور انجیل نافذ کرتے اور جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو ضرور اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے، ان میں سے ایک جماعت سیدھے راستے پر ہے اور بہت سے ان میں بُرے کام کرنے والے ہیں۔''

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝﴾ (پ۹، الاعراف:۹۶)

''اور اگر بستیوں والے صحیح طور پر ایمان لے آتے اور ''اللہ'' سے ڈرتے تو ان پر ہم ضرور آسمان اور زمین سے برکات نازل کرتے، لیکن انہوں نے جھٹلا دیا، ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا کیونکہ وہ بُرے کام کرتے تھے۔''

برکت کا مفہوم یہ ہے کہ جس کی عمر میں برکت پیدا کر دی جائے تو وہ تھوڑی مدت میں ایسے کار ہائے نمایاں سرانجام دے پاتا ہے کہ جس سے لوگ مدت تک استفادہ کرنے کے ساتھ اسے یاد رکھتے ہیں۔ خورد و نوش میں برکت پیدا ہو جائے تو آدمی کے لیے پانی کے چند گھونٹ اور خوراک کے چند لقمے ہی کافی ہو جاتے ہیں۔ اگر برکت اٹھالی جائے تو سب کچھ ہونے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود آنکھیں سیر نہیں ہوتیں اور پیٹ بھر کر کھانے کے باوجود طبیعت مطمئن نہیں ہوتی اور انواع و اقسام کے کھانے اس کی قوت وتوانائی میں اضافہ نہیں کرتے۔

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ»

(رواه البخاري: باب الغنى غنى النفس [صحيح])

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امیری مال کی کثرت سے نہیں بلکہ غنا دل کے استغنا سے حاصل ہوتی ہے۔''

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ»

(رواه ابن ماجه: كتاب الحدود، باب إقامة الحدود [صحيح])

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اللہ'' کی حدود میں سے کسی ایک حد کو نافذ کرنا چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے۔''

یاد رہے کہ فصلوں میں سب سے زیادہ چاول کی فصل کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے یہ فصل بھی دس، گیارہ مرتبہ پانی ملنے سے تیار ہو جاتی ہے، چالیس مرتبہ بارش کو اس پر تقسیم کریں اگر ہر موسم میں اتنی بارشیں ہوں تو ملک کی زراعت کس قدر مضبوط اور بجلی کی کتنی بچت ہوگی کہ جس کا اندازہ کرنا مشکل ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نفع اور نقصان کا مالک نہیں

﴿وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝﴾ (پ١٩، الفرقان:٥٥)

''وہ ''اللہ'' کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نہ نفع دے سکتے اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کافر اپنے رب سے جھگڑا کرتا ہے۔''

﴿يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝﴾ (پ١٧، الحج:١٢)

''وہ ''اللہ'' کو چھوڑ کر اسے پکارتا ہے جو اس کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ دے سکتا ہے، یہ پرلے درجے کی گمراہی ہے۔''

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَاۗدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (پ١١، یونس:١٠٥ تا١٠٧)

''اللہ'' کو چھوڑ کر اسے نہ پکارو جو آپ کو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اگر آپ نے ایسا کیا تو بلاشبہ اس وقت ظالموں میں سے ہوں گے، اگر ''اللہ'' آپ کو نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے سوا کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں اور اگر وہ آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو کوئی اس کے فضل کو روک نہیں سکتا، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے سرفراز کرتا ہے، وہ بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝﴾ (پ٧، الانعام:١٧، ١٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر ''اللہ'' آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپ کو بھلائی دے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ اپنے بندوں پر پوری طرح غالب ہے، اور وہ کمال حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔''

﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔۔۔۔۔۔﴾

(پ ۱۱ یونس: ۴۹)

''فرما دیجیے میں اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں ہاں جو ''اللہ'' چاہے۔''

﴿قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا﴾ (پ ۱۳، الرعد: ۱۶)

''ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ فرما دیں ''اللہ'' ہے۔ فرمائیں پھر کیا تم نے اس کے سوا مددگار بنا رکھے ہیں جو اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہیں؟''

﴿قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ﴾ (پ ۷، الانعام: ۷۱)

''نبی ﷺ! فرما دیجیے کیا ہم ''اللہ'' کے سوا انہیں پکاریں۔'' ''جو ہمیں نہ فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم اپنے الٹے پاؤں پھیر دیے جائیں گے۔''

اللہ ہی حاجت روا، مشکل کشا ہے:

﴿قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (پ ۶، المائدہ: ۷۶)

''ان سے پوچھیں کیا تم ''اللہ'' کے سوا اس کو پکارتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا اور ''اللہ'' ہر بات سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قوم کو چیلنج:

اسی عقیدے کی بنیاد پر حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی اپنی قوم کو چیلنج کے انداز میں فرمایا اور یہی بات رسول معظم ﷺ نے اپنے چچا سے کہی تھی۔

﴿وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ تَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَيَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ۝﴾ (پ۱۲، یونس: ۷۱)

''اور انھیں نوح علیہ السلام کا واقعہ سنائیں جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور میرا ''اللہ'' کی آیات کے ساتھ نصیحت کرنا تم پر گراں گزرتا ہے تو میں نے ''اللہ'' پر بھروسہ کیا ہے، پس تم اپنے شرکاء کے ساتھ مل کر اپنے کام کا فیصلہ کر لو، تاکہ تمہارا معاملہ تم پر کسی طرح مبہم نہ رہے، پھر میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔''

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ﴾

(پ۲۸، الممتحنہ: ۴)

''تمہارے لیے ابراہیم علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کا بہترین نمونہ ہے، انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے معبودوں سے جن کو تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پوجتے ہو بالکل بیزار ہیں، جب تک تم ''اللہ'' واحد پر ایمان نہیں لاتے ہم ان سب کا انکار کرتے ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ ہمیش کے لیے عداوت اور دشمنی ہو چکی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ﴾ (پ ۱۲، ھود: ۵۴تا۵۶)

قوم نے کہا: ''ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہتے کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تجھے مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ ہود علیہ السلام نے فرمایا: میں ''اللہ'' کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ بے شک میں اس سے بری ہوں جس کو تم اس کے سوا شریک بناتے ہو۔ تم سب میرے خلاف تدبیر کرلو پھر مجھے مہلت نہ دو۔ بے شک میں نے ''اللہ'' پر بھروسہ کرلیا جو میرا ''رب'' ہے اور تمہارا بھی ''رب'' ہے۔ کوئی چلنے والا جاندار ایسا نہیں مگر اسکی پیشانی اس کے قبضے میں ہے، بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔'' (یعنی اس کا ہر فرمان سچا ہے۔)

سرورِ دوعالم ﷺ کا اہل مکہ اور اپنے چچا کو جواب:

﴿ وَ لَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ ﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۳۸)

''اگر آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جواب دیں گے کہ ''اللہ'' نے پیدا کیا ہے۔ فرما دیں کہ اگر ''اللہ'' مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا جنہیں تم ''اللہ'' کے سوا پکارتے ہو وہ مجھے اس نقصان سے بچا سکتے ہیں؟ یا مجھ پر ''اللہ'' مہربانی فرمانا چاہے تو وہ اس کی رحمت کو روک سکیں گے؟ انہیں فرما دیں کہ میرے لیے ''اللہ'' کافی ہے، بھروسہ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے اُسی پر بھروسہ کیا کرتے ہیں۔''

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝﴾ (پ ۳۰، الکافرون: ۱ تا ۶)

''فرما دیجئے کہ اے کافرو! میں اُن کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں اُن کی عبادت کرنے والا ہوں، جن کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔''

ایک موقع پر مشرکین مکہ آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کے پاس گئے اوران سے درخواست کی کہ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں کہ وہ ہمارے معبودوں کی مخالفت کرنے کی بجائے ہم سے مصالحت کا راستہ اختیار کرے۔ جناب ابوطالب نے آپ ﷺ کو بُلا کر صورتِ حال سے آگاہ کیا اور فرمایا: بھتیجے اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اکیلا سردارانِ قریش سے نہیں لڑ سکتا۔ اس کے جواب میں نبی معظم ﷺ نے فرمایا:

«فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا عَمِّ لَوْ وُضِعَتِ الشَّمْسُ فِيْ يَمِيْنِيْ وَالْقَمَرُ فِيْ يَسَارِيْ مَا تَرَكْتُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يُظْهِرَهُ اللهُ تَعَالٰى اَوْ اُهْلَكَ فِيْ طَلَبِهِ» (سیرتِ ابنِ اسحاق: باب ما نال اصحاب رسول اللہ ﷺ)

''اے میرے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند لا کر رکھ دیں تو میں پھر بھی اس کام سے رُک نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو غالب فرما دے یا اس کی خاطر میں جان دے دوں۔''

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہی غیب جانتا ہے، اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا

غیب کے معاملات کو جاننا اور ان سے آگاہ رہنا صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی غیبی امور کو جانتا ہے اور نہ کسی میں اتنی قوت اور صلاحیت ہے کہ وہ غیب کے معاملات کو دیکھے اور انہیں برداشت کر سکے۔ انسان تو اس قدر کمزور اور ناتواں ہے کہ وہ کوئی ہیبت ناک منظر نہیں دیکھ سکتا بلکہ بعض دفعہ وہ خوفناک خیال اور خواب سے ہی کانپ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز کے بارے میں دھوکہ کھا جاتا ہے۔ اس حقیقت کے ساتھ یہ بھی مسلّمہ سچائی اور انسان کی فطرت ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کے ذاتی معاملات کا دوسرے کو علم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی علاّم الغیوب اور ستار العیوب ہے۔ لہٰذا صرف ''اللہ'' ہی غیب جانتا ہے، اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور سب کچھ جاننا صرف اسی کے لائق ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا اور اسے بیان کرنا کسی خاص مسلک اور فرقے کی ترجمانی نہیں۔ بلکہ یہ قرآن و حدیث کا سکھلایا ہوا عقیدہ ہے۔ لہٰذا جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ''اللہ'' کے سوا کوئی اور بھی غیب جانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا انکار کرنے کے ساتھ اس کے علم میں مداخلت اور دوسرے کو اس کے علم میں شریک بنانے کا مرتکب ہوتا ہے، جسے اہل علم نے شرک فی العلم قرار دیا ہے۔

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (پ۲۷، حشر: ۲۲)

''اللہ'' ہی وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، وہ بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

﴿لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ﴾ (الکهف: ٢٦)

''اسی کے پاس آسمانوں اور زمین کے غیب ہیں۔''

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝﴾ (پ۱۹، النمل: ٦٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ان سے فرمائیں کہ آسمانوں اور زمین کا غیب ''اللہ'' کے سوا کوئی نہیں جانتا، فوت ہونے والے نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ ﴾

(پ ۱۳، الرعد:۹)

''وہ غیب اور ظاہر کو جاننے والا، بہت بڑا اور بڑا ہی بلند و بالا ہے۔ اس کے لئے برابر ہے تم میں سے کوئی چھپا کر بات کرے یا اسے اونچی آواز سے کرے اور جو رات کو چھپا ہوا ہے اور جو دن میں پھرنے والا ہے۔''

﴿ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾ (الانعام:۵۹)

''اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں ان کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے، کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی تر اور خشک دانہ نہیں مگر وہ واضح کتاب میں درج ہے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ﴾ (لقمان:۳۴)

''اللہ'' ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے جو ماؤں کے رحموں میں ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ اس کو موت کس جگہ پر آئے گی ''اللہ'' سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔''

ماں اپنے رحم کے بارے میں نہیں جانتی:

دوسرا تو کیا جنم دینے والی ماتا کو علم نہیں ہوتا کہ وہ بیٹا جنم دے گی یا اس کے ہاں بیٹی پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگی کیونکہ ابتدائی ایام میں بیٹی بیٹے کا قطعاً کسی کو علم نہیں ہوتا۔ جہاں تک الٹرا ساؤنڈ یا ایکسرے کا تعلق ہے۔ اس سے اس وقت ہی معلوم ہوسکتا ہے جب مادہ منویہ دوسری شکل اختیار کرتا ہے کیونکہ اس وقت اس میں کچھ آثار پیدا ہو جاتے ہیں جس سے کسی نہ کسی حد تک معلوم ہو جاتا ہے کہ پیدا ہونے والا بیٹا ہوگا یا بیٹی تاہم رحم کی حالت کلی طور پر الٹرا ساؤنڈ یا دیگر طریقوں سے معلوم کرنا مشکل ہے بے شک میڈیکل سائنس اپنے عروج پر ہے لیکن اس کے باوجود الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے وغیرہ سے رحم مادر کی کیفیت سو فیصد ٹھیک (Perfect) معلوم نہیں کی جاسکتی اس لیے کئی واقعات ایسے ہوئے ہیں اور ہوں گے کہ نتیجہ الٹرا ساؤنڈ کے خلاف نکلتا ہے۔ اس طرح یہ حقیقت بھی سو فیصد مسلمہ ہے کسی مشین کے ذریعے معلوم نہیں ہو سکے گا کہ بچہ نیک ہوگا یا برا، غریب ہوگا یا امیر، خوبصورت ہوگا یا عام صورت والا ہوگا۔

کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی:

اس میں کوئی شک نہیں بارش ہونے سے پہلے ہوا کا درجہ حرارت ایک خاص ڈگری تک پہنچتا ہے۔ جب فضا کی کیفیت نقطہ انجماد کے قریب پہنچتی ہے تو بارش ہونے کے امکانات زیادہ واضح ہو جاتے ہیں لیکن ہر سال کتنے واقعات ہوتے ہیں کہ محکمہ موسمیات اپنے طور پر یقینی خبر دیتا ہے کہ فلاں علاقہ میں فلاں وقت بارش ہوگی۔ لیکن وقت آنے پر بارش کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔ پھر بارش کے پانی کا تو کچھ اندازہ کرلیا جاتا ہے کہ فلاں علاقہ میں اتنے ملی میٹر بارش ہوئی لیکن بارش کے قطرات شمار کرنا اور پانی کی مقدار کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے، اس لیے بارش کے بارے میں پوری معلومات صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

کسی کو علم نہیں کہ کل اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے:

انسان نے علم وہنر میں بے انتہا ترقی کی ہے۔ اس نے دریاؤں کے رخ موڑ دیئے سمندروں پر گزرگاہیں بنالیں چاند پر کمندیں ڈالیں، یہ اپنی ایجاد کی گارنٹی دیتا ہے مگر اسے اپنے بارے میں معلوم نہیں کہ کل اس کے ساتھ کیا واقعات پیش آنے والے ہیں۔ یہاں تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کل کی رات اپنے بستر پر آرام کرے گا یا قبر کی لحد میں اتر جائے گا۔ انسان کی بے خبری اور بے بسی کا اندازہ لگائیں کہ مستقبل کے اندازے لگانے والا اپنے آنے والے کل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

کوئی نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی:

یہ تو معلوم ہے کہ ہر انسان کا ایک وقت مقرر ہے۔ وقت آنے پر موت کے گھاٹ اتر جائے گا۔ حکیم اور ڈاکٹر کسی حد تک اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس شخص کی موت فلاں بیماری کی وجہ سے ہوگی اور مریض اتنے دن تک زندہ رہ سکے گا۔ لیکن یہ قطعی طور پر نہیں بتا سکتے کہ اس کی موت کس دن اور کس وقت ہوگی۔ اسی طرح آج تک نہ کسی کو معلوم ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ انسان کی موت کہاں واقع ہوگی اور اسے کس جگہ سپرد خاک کیا جائے گا۔ یہ ایسی حقیقت ہے جسے نہ کوئی پا سکا ہے اور نہ ہی پا سکے گا۔ قیامت کے آثار کے بارے میں کتاب وسنت میں کافی حد تک معلومات فراہم کردی گئی ہیں، بارش ہونے کے آثار بھی کافی حد تک واضح ہوتے ہیں، رحم مادر کے بارے میں بھی کسی حد تک آثار ظاہر ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ان تین کے بارے میں کلیۃً نفی کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے گئے۔ انسان کے ساتھ کل کیا ہونے والا ہے اور اس کی موت کہاں واقع ہوگی۔ ان کے بارے میں کلّی نفی کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص ان پانچ باتوں کے بارے میں سو فیصد آگاہی کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ ان کے بارے میں کامل اور اکمل علم صرف ''اللہ'' کی ذات کے پاس ہے دوسرا کوئی نہیں جانتا، لہٰذا......

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝﴾ (پ۲۷، حشر: ۲۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام علیہم السلام اور نبی آخر الزمان ﷺ غیب نہیں جانتے تھے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑے بڑے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان فرما کر دو اور دو چار کی طرح واضح کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام غیب نہیں جانتے تھے۔ ❶ نبی معظم، رسول مکرم ﷺ انبیاء کے سردار اور خاتم المرسلین ہیں۔ آپ کو بار بار فرمایا گیا کہ آپ اس بات کا اعلان کریں کہ میں بھی غیب نہیں جانتا۔ اس حوالے سے نبی ﷺ کے کچھ واقعات قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہیں تاکہ آپ کی امت شرک سے بچ جائے اور اس کا عقیدہ ٹھیک ہو جائے۔ ❷

﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝﴾

(پ ۱۵، الکہف: ۲۳، ۲۴)

''اور کسی کام کے بارے میں یہ نہ کہو کہ کل میں یہ کام ضرور کروں گا مگر جو ''اللہ'' چاہے جب بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرو۔ اور کہو امید غالب ہے کہ عنقریب میرا رب میری راہنمائی فرمائے گا۔''

﴿قُلْ... وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۸۸)

''فرما دیں..... اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں ان لوگوں کے لیے ڈرانے اور خوشخبری دینے والا ہوں جو ایمان لانے والے ہیں۔''

﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا

❶ پ ۱۲، ھود: ۳۱/ پ ۱۲، ھود: ۶۹ تا ۸۰/ پ ۳، البقرۃ: ۲۵۹/ پ ۳، آل عمران: ۴۰، ۴۱/ پ ۵، المائدۃ: ۱۱۶

❷ تفصیل کے لیے میری کتاب خطبات توحید ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ (پ۷، الانعام:۵۰)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلان کر دیجیے کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ''اللہ'' کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے فرما دیں، کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر بھی تم غور نہیں کرتے۔''

﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٧﴾ (پ۹، الاعراف:۱۸۷)

''وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب واقع ہوگی؟ فرمائیں کہ اس کا علم میرے رب کے پاس ہے، اس کے وقت پر اسے اس کے سوا کوئی ظاہر نہیں کر سکتا وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہوگی اور تم پر اچانک ہی آئے گی، آپ سے یوں پوچھتے ہیں جیسے آپ اس کی تحقیق کر چکے ہوں فرما دیں اس کا علم تو ''اللہ'' ہی کے پاس ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔''

«قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» (رواه مسلم: باب معرفة الايمان والاسلام والقدر والاعلامة الساعة)

''جبریل نے کہا کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتلایا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے قیامت کے متعلق سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

﴿ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ڕ فَاصْبِرْ ڕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾ (پ۱۲، ھود:۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ ﷺ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اس سے پہلے نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم پس صبر کرو یقیناً متقی لوگوں کا انجام بہتر ہوگا۔''

﴿قُلْ إِنْ أَدْرِيْٓ أَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ أَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ أَمَدًا ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَإِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝﴾ (الجن:۲۵تا۲۸)

''فرما دیں میں نہیں جانتا جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرے رب نے اس کی لمبی مدت مقرر کر رکھی ہے۔وہی پوشیدہ کو جانتا ہے،وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔سوائے اس رسول کے جسے اس نے غیب کی باتوں کے لیے پسند کر لیا ہو وہ اس کے آگے اور پیچھے نگران لگا دیتا ہے،تا کہ وہ جان لے کہ فرشتے نے اپنے رب کے پیغامات ٹھیک ٹھیک پہنچا دیے ہیں،وہ ان کے پورے ماحول کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔جب آپ بُرے لوگوں کو ان کے بُرے انجام سے ڈراتے تو وہ لوگ کفر وشرک چھوڑنے کی بجائے آپ سے مطالبہ کرتے کہ ہمیں جس عذاب یا قیامت کا وعدہ دیا جاتا ہے وہ عذاب یا قیامت کب برپا ہوگی۔قرآن مجید نے کفار کے اس مطالبے کے جواب میں کئی جو دلائل دیے۔ان میں سے ایک دلیل اور جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ! انہیں بتلائیں کہ میں نہیں جانتا کہ جس دن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرے رب نے اس کی مدت دراز کر رکھی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ وہی غیب کے معاملات جاننے والا ہے،وہ اپنے غیب کے معاملات کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔البتہ جس بات کو وہ اپنے رسول کے لیے پسند فرمائے تو صرف اس بات سے رسول کو آگاہ کرتا ہے۔جب وہ غیب کے بارے میں اپنے رسول کو وحی کرتا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحی کی حفاظت کے لیے اس کے آگے پیچھے نگران مقرر کر دیتا ہے تا کہ اس کے سامنے یہ واضح ہو جائے کہ جبریل امین نے اپنے رب کے احکام ٹھیک ٹھیک انداز میں اس کے رسول تک پہنچا دیئے ہیں۔ یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر چیز کا شمار اس کے پاس موجود ہے۔ اس آیت میں یہ الفاظ ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ اس کے پیغام پہنچ چکے ہیں۔'' مفسرین نے اس کے تین مفہوم بیان کیے ہیں۔

۱۔ واضح ہو جائے کہ فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی وحی اس کے نبی ﷺ تک پہنچا دی ہے۔

۲۔ ثابت ہو جائے کہ نبی ﷺ نے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی حفاظت کا بندوبست اس لیے فرمایا تا کہ ٹھیک طریقے سے اس کے نبی تک اس کا پیغام پہنچ جائے۔

قرآن مجید کے الفاظ ایک مرتبہ پھر تلاوت فرمائیں، ان سے بالکل واضح ہے کہ یہاں رسول سے مراد نبی ﷺ کی ذات نہیں ہے۔ بلکہ جبرئیل امین ہیں جبریل جب وحی لاتے تو ملائکہ کی ایک ٹیم ان کے آگے پیچھے ہوا کرتی تھی۔ اگر یہاں نبی ﷺ مراد ہیں تو پھر آپ کی زبان سے غیب نہ جاننے کا اعلان کروانے کا کیا مقصد؟ آپ ﷺ اور انبیائے کرام ﷤ اتنا ہی جانتے تھے جس قدر ان کی طرف وحی کی جاتی تھی۔ اس کے باوجود کوئی شخص الفاظ کے ہیر پھیر سے ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی ﷺ غیب جانتے تھے تو وہ بتلائے کہ پھر قرآن مجید نے آپ سے بار، بار کس غیب کی نفی کروائی ہے۔

﴿ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝ وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَ لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝﴾(پ ۳۰، التکویر: ۱۹ تا ۲۵)

''یہ ایک معزز فرشتے کا فرمان ہے جو عرش والے کے ہاں بڑا طاقتور اور بلند مرتبہ ہے۔ اس کا حکم وہاں مانا جاتا ہے اور وہ امانت دار ہے اور تمہارا ساتھی مجنون نہیں ہے، اس نے اس کو روشن افق پر دیکھا ہے، وہ غیب کے معاملہ میں بخیل نہیں ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کسی شیطان مردود کی بات نہیں ہے پھر تم کدھر پھر رہے ہو؟''

ان آیات میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے جبریل امین کو روشن اُفق پر دیکھا ہے اور آپ غیب کے معاملہ میں بخیل نہیں ہیں۔ اگر اس سے مراد نبی ﷺ ہیں تو غیب سے مراد وہ غیب ہے جو قرآن مجید اور حدیث کی صورت میں آپ پر نازل ہوا ہے، اس میں کوئی بات چھپانے کے آپ مجاز نہیں تھے اور نہ ہی آپ ﷺ نے کوئی بات چھپائی ہے اس لیے فرمایا ہے کہ آپ غیب پر بخل کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر اس سے مراد جبریل ہیں تو معنی ہوگا کہ جبریل نے کسی بات میں بخل نہیں کیا۔ اس نے ہر بات نبی ﷺ تک پہنچادی جو اللہ تعالیٰ نے اسے پہنچانے کا حکم دیا۔

«عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ »(رواه البخاری: باب قول الله تعالی عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه أحدا)

''حضرت عائشہ ؓ بیان فرماتی ہیں کہ جو تمہیں یہ کہے کہ نبی ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، یقیناً وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں'' اور جو تمہیں یہ کہے کہ آپ ﷺ غیب جانتے ہیں، اس نے بھی جھوٹا بولا۔ ''اللہ'' کا ارشاد ہے اس کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔''

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرورِ گرامی ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام نور نہیں بلکہ بشر اور عبد تھے

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۱)

''پاک ہے وہ ذات جو رات کو اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔''

﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا﴾

(پ۱۸، الفرقان:۱)

''بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ تمام جہان والوں کو خبردار کرے۔''

﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾(پ۱، البقرہ:۲۳)

''جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے اگر اس میں تمہیں شک ہو تو تم اس جیسی ایک سورت بنالاؤ اور اگر تم سچے ہو تو ''اللہ'' کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔''

﴿وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا﴾

(پ۲۹، الجن:۱۹)

''اور بے شک جب ''اللہ'' کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوتا۔ یہ تو قریب ہے کہ وہ اس پر ٹوٹ پڑ رہیں۔''

﴿هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖٓ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾(پ۲۷، الحدید:۹)

''وہی ''اللہ'' ہے جو اپنے بندے (محمد ﷺ) پر واضح آیات نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے، اور حقیقت یہ ہے کہ ''اللہ'' تم پر بہت شفقت کرنے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾(پ۱۶، الکہف:۱۱۰)

''نبی ﷺ فرمادیں میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے۔ اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور عبادت میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائے۔''

﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۳)

''آپ فرما دیں میرا رب پاک ہے میں تو پیغام پہنچانے والا بشر ہوں۔''

رسولِ معظم ﷺ کی عظیم جدوجہد اور قرآن مجید کے ٹھوس دلائل کی تاب نہ لانے کا نتیجہ تھا کہ کفار اپنی کسی بات پر قائم نہیں رہتے تھے ہر بار وہ پہلے سے بڑھ کر مطالبہ کرتے تھے۔ جب اس کا مثبت اور موثر جواب دیا جاتا تو ہلکان ہو کر کوئی اور مطالبہ کر دیتے۔

﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۴)

''اور لوگوں کو کسی چیز نے نہیں روکا کہ وہ ایمان لائیں جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر اس بات نے کہ انھوں نے کہا ''اللہ'' نے ایک بشر کو رسول بنا دیا ہے۔''

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴾ (پ۷، الانعام: ۹۱)

''اور انہوں نے ''اللہ'' کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہا کہ ''اللہ'' نے کسی بشر پر کوئی چیز نہیں نازل کی۔ ان سے پوچھیں کہ جو موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے وہ کتاب کس نے اتاری؟ جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی تم اسے الگ الگ ورق بنا کر رکھتے ہو کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت سے چھپا لیتے ہو اور فرما دیجیے ''اللہ'' نے تمہیں ایسا علم دیا گیا جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا۔ پھر انہیں چھوڑ دیجیے کہ اپنی فضول بحث میں لگے رہیں۔''

رسول کریم ﷺ سے کفار مختلف قسم کے مطالبات کرتے رہتے تھے کبھی کہتے کہ ہمارے لیے چشمے جاری کیے جائیں کبھی کہتے کہ آپ کے لیے سونے کا گھر ہونا چاہیے۔ ❶ اس طرح اوٹ پٹانگ مطالبات کرتے رہتے تھے جس کے جواب میں آپ کو حکم ہوا کہ آپ انھیں فرمائیں کہ میں

❶ پ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی تمہارے جیسا گوشت پوست کا بنا ہوا انسان ہوں۔ انسان ہونے کے ناطے سے جو تمہاری ضروریات اور حاجات ہیں میں ان سے مبّرا نہیں ہوں، البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ میں پہلے انبیاء کرام کی طرح اس بات کا برملا اقرار اور اظہار کرتا ہوں اس کا رسول اور بندہ ہوں لیکن خدا کی خدائی میں میرا کوئی عمل دخل نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور اختیارات میں خود مختار ہے وہ کسی کے تعاون کا محتاج نہیں ہے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا﴾ (پ۱۸، الفرقان:۲۰)

''اے نبی ہم نے نہیں بھیجے رسول مگر وہ سب کھانا کھانے والے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والے تھے دراصل ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے کہ کیا تم صبر کرتے ہو؟ تمہارا رب سب کچھ دیکھتا ہے۔''

﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۱۱)

''ان کے رسولوں نے کہا ہم تمہارے جیسے بشر ہی ہیں۔''

''حضرت ام سلمہ ﷞ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میرے پاس اپنے فیصلے لے کر آتے ہو میں ایک بشر ہوں، ہوسکتا ہے کہ تم میں کوئی دلائل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ مہارت رکھتا ہو میں جو سنتا ہوں اسی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہوں۔ جس کے لیے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کردوں وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوتا ہوں۔'' (رواہ البخاری: کتاب الحیل، باب إذا غضب جاریۃ فزعم أنھا ماتت)

''سیدنا رافع بن خدیج ﷜ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت لوگ کھجور کی پیوندکاری کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا کرتے ہو؟ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کی ہم اس طرح ہی کیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ لوگوں نے پیوندکاری چھوڑ دی تو اس سال کھجوروں پر پھل کم لگا۔ صحابہ ﷡ نے یہ بات اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: میں بھی ایک بشر ہی ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کی کسی بات کا حکم دوں تو اس پر عمل کرو اور جب میں کوئی بات اپنی رائے سے کہوں تو میں ایک انسان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔'' (رواہ مسلم: کتاب الفضائل باب وجوب امتثال)

حق کے منکر ہمیشہ سے انبیاء کرام ﷩ کی ذات کے بارے میں یہ اعتراض کرتے رہے ہیں کہ نبی انسان کی بجائے فرشتہ ہونا چاہیے تھا۔ گویا کہ ان کے نزدیک نبوت انسان کی بجائے فرشتے کا حق ہے۔ وہ لوگ یہ بھی سمجھتے تھے کہ نبی کا کھانا پینا، رہنا سہنا اور انسانی حاجات کے حوالے سے دوسرے انسانوں جیسا ہونا منصب نبوت کی شان کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ اگر زمین پر ملائکہ رہائش پذیر ہوتے تو یقیناً کسی فرشتے کو رسول بنایا جاتا۔ کیونکہ فرشتہ ہی نورانی مخلوق کی ضروریات اور مشکلات کو سمجھ سکتا ہے۔ لیکن زمین پر انسان بستے ہیں۔

﴿قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۵)

''فرمادیں اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم ضرور ان پر آسمان سے کوئی فرشتہ رسول بناتے۔''

لہٰذا ان کی ضروریات اور حاجات کو سمجھنے کے لیے رسول ان کا ہم جنس ہونا چاہیے تھا۔ تاکہ کسی کو یہ بہانہ نہ مل سکے کہ نوری مخلوق کو خاکی مخلوق کی مشکلات وضروریات کا کیسے ادراک اور احساس ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کو دور کرنے اور انسان کی دوسری ضروریات کے تحت جتنے انبیاء کرام مبعوث فرمائے۔ نہ صرف وہ انسان تھے بلکہ اپنی قوم کے ایک فرد بھی ہوا کرتے تھے تاکہ صرف انسان کے ناطے سے نہیں بلکہ اپنی قوم کے مزاج اور علاقے کے حالات کے مطابق ان کی ضروریات اور مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے مسائل کا قابل عمل حل پیش کرتے ہوئے زندگی کے تمام معاملات میں ان کے سامنے اپنے آپ کو بطورِ نمونہ پیش کریں۔ ان حقائق کے باوجود جو لوگ انکار کرتے ہیں انہیں کان کھول کر سن لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نا صرف ان کے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ ان کی نیتوں سے بھی پوری طرح واقف ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ حقیقتاً ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان کو پہچانا ہی نہیں ورنہ یہ نہ کہتے کہ نبی بشر نہیں ہو سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اپنے علم اور اختیار کے اعتبار سے ہر جگہ حاضر وناظر ہے، دوسرا کسی انداز میں حاضر وناظر نہیں

آج سے تقریباً پچاس سال پہلے پاکستان میں ایک فرقہ کی طرف سے عوام میں یہ عقیدہ شدومد کے ساتھ پھیلایا گیا کہ نبی ﷺ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ اسی عقیدے کی بناء پر بعض مساجد میں اذان سے پہلے "الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ" کہا جاتا ہے اور اسے درود کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔ اس سوچ کے حاملین اور اہل توحید کے درمیان مناظرے بلکہ کئی مقامات پر جھگڑے بھی ہوئے۔ چونکہ اس عقیدے کے پیچھے علمی بنیاد نہ تھی جس وجہ سے یہ فکر آہستہ آہستہ کمزور ہوتی گئی، اب بہت تھوڑی مساجد میں یہ الفاظ پڑھے جاتے ہیں، اور یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ درود گجرات کے ایک مخصوص فرقہ کے عالمِ دین نے ایجاد کیا تھا، اس کے بارے میں کئی بریلوی علماء کرام نے فتویٰ دیا کہ یہ پڑھنا بالخصوص اذان کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں بلکہ بدعت ہے۔ یہ درود عالم اسلام میں نہ پہلے پڑھا جاتا تھا اور نہ اب پڑھا جاتا ہے، کیونکہ اس کے پیچھے یہ عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ ہر جگہ حاضر وناظر ہوتے ہیں حالانکہ قرآن مجید اس بات کی کھلے الفاظ میں تردید کرتا ہے۔

﴿قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰی ۝﴾ (پ۱۶، طٰہٰ:۴۶)

''فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں، سب کچھ سن رہا ہوں اور سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔''

﴿وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ ......﴾ (پ۷، المائدہ:۱۲)

''اور بلاشک اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کیے اور اللہ نے فرمایا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ....''

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ﴾ (پ۲، البقرہ:۱۸۶)

''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے پوچھیں تو انہیں بتائیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔''

﴿فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ (پ۲۶، محمد:۳۵)

''پس تم سستی نہ کرو اور صلح کی درخواست بھی نہ کرو، تم ہی غالب رہنے والے ہو۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے، وہ تمہارے اعمال ہرگز کم نہیں کرے گا۔''

﴿اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾﴾ (پ۹، الانفال:۱۲)

''جب آپ کا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، پس تم ان ایمان والوں کو جمائے رکھو عنقریب میں کفار کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا پس ان کی گردنوں پر ضرب لگاؤ اور ان کے جوڑ جوڑ کو مارو۔''

﴿...... وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤﴾﴾

(پ۲۷، الحدید:۴)

''..........تم جہاں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جو کچھ تم کرتے ہوئے وہ دیکھتا ہے۔''

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧﴾﴾ (پ۲۸، المجادلہ:۷)

''کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ زمین و آسمانوں کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے؟ ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا وہ نہ ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان میں چھٹا وہ نہ ہو، خفیہ بات کرنے والے اس سے کم ہوں یا زیادہ، وہ جہاں کہیں بھی ہوں، وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر قیامت کے دن وہ انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا عمل کیے، اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۴﴾

(پ ۳، آل عمران: ۴۴)

''یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ (اے نبی ﷺ!) جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریم کی کفالت کون کرے گا؟ تو آپ ان کے پاس نہیں تھے اور نہ ہی ان کے جھگڑے کے وقت آپ ان کے ہاں موجود تھے۔''

﴿ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝۱۰۲﴾ (پ ۱۲، یوسف: ۱۰۲)

''یہ وہ غیب کی خبریں ہیں، جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ آپ (یوسف علیہ السلام کے بھائیوں) کے پاس نہ تھے جب انہوں نے اپنے کام کا پختہ ارادہ کیا اور جب وہ خفیہ منصوبہ بنا رہے تھے۔''

﴿وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۴۴﴾ (پ ۲۰، القصص: ۴۴)

اس وقت آپ مغربی کنارے کے پاس موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو شریعت عطا کی اور نہ آپ دیکھنے والوں میں شامل تھے۔''

﴿وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴۶﴾ (پ ۲۰، القصص: ۴۶)

اور آپ طور کے دامن میں موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی تھی مگر یہ آپ کے رب کی رحمت ہے۔ تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔''

جب اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے ہر جگہ موجود نہیں تو نبی ﷺ کس طرح ہر جگہ موجود ہو سکتے ہیں؟ نہ آپ غیب جانتے تھے اور نہ آپ ہر جگہ موجود تھے یہ آپ کی شان اور حیا کے بھی خلاف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا شکر ہے کہ اب یہ عقیدہ چند علماء اور ان کے اَن پڑھ جذباتی مریدوں تک محدود ہو چکا ہے، پڑھا لکھا طبقہ اسے تسلیم نہیں کرتا۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ہمارے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی تشریف فرما تھی۔ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم اچانک اٹھ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک واپس تشریف نہ لائے۔ ہمیں خوف ہوا کہ کہیں آپ کو شہید نہ کر دیا گیا ہو۔ سب سے پہلے اس بات کو میں نے محسوس کیا۔ ہم سب آپ کی تلاش کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ آپ کو تلاش کرتے ہوئے میں انصار کے قبیلہ بنی نجار کے ایک باغ کی چار دیواری کے قریب پہنچا، کوشش کے باوجود مجھے دروازے کا پتا نہ چل سکا۔ کنویں سے آنے والی نالی کے ذریعے میں سکڑتے ہوئے باغ کے اندر داخل ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ فرماتے ہیں ابو ہریرہ ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ عرض کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کا ہمارے درمیان سے اس طرح اٹھ آنا اور دیر ہونے کی وجہ سے ہم فکر مند ہوئے ہیں کہ کہیں، ہماری غیر موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید نہ کر دیا جائے۔ سب سے پہلے میں نے اس بات کو محسوس کیا۔ میں دیوار کے نیچے اس طرح سکڑ کر آیا ہوں جس طرح لومڑی سکڑ کر سوراخ سے گزرتی ہے۔ کچھ لوگ میرے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کے لیے نکلے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے مجھے دیتے ہوئے فرمایا: انہیں لے جاؤ۔ اس دیوار کے پیچھے جو شخص بھی تجھے ملے اور وہ سچے دل کے ساتھ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنے والا ہو تو اسے جنت کی خوشخبری سنائیں۔ سب سے پہلے مجھے عمر رضی اللہ عنہ ملے اور وہ پوچھتے ہیں کہ یہ جوتے کس کے ہیں؟ میں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین ہیں، آپ نے مجھے یہ بطورِ نشانی دے کر بھیجا ہے کہ میں ہر اس شخص کو جنت کی خوشخبری سناؤں جس نے سچے دل کے ساتھ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھا ہے۔ یہ سُن کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا اور کہا: واپس چلو۔ میں روتا ہوا رسول کریم ﷺ کی طرف واپس پلٹا، مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر سوار ہو چکے ہیں کیونکہ وہ میرے پیچھے ہی آ رہے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو ملا اور انہیں آپ کی طرف سے خوشخبری سنائی جس کے لیے آپ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور میں پیٹھ کے بل گر پڑا۔ پھر مجھے آپ کے ہاں لوٹنے کا حکم دیا۔ رسول کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں۔ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، کیا واقعی آپ نے اس پیغام کے ساتھ اپنے جوتے دے کر ابو ہریرہ کو بھیجا ہے کہ جس نے دل کی سچائی کے ساتھ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بالکل ایسے ہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ میں خدشہ محسوس کرتا ہوں آپ کے اس فرمان سے لوگ صرف اس شہادت کو ہی کافی سمجھ لیں گے اور وہ محنت کرنا چھوڑ دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں انہیں محنت کرنی چاہیے۔" (رواہ مسلم: بَابُ مَنْ لَقِيَ اللهَ بِالْإِيمَانِ وَهُوَ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَحَرُمَ عَلَى النَّارِ)

قرآن مجید کے ارشادات اور مذکورہ بالا واقعات اور دلائل سے یہ ثابت شدہ عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں ہر جگہ موجود نہیں ہوتے تھے اور نہ اپنی وفات کے بعد ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ" ہی دنیا اور آخرت کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی حقیقی اور ہمیشہ کے لیے مالک نہیں

رب ذوالجلال کی ملکیت ، بادشاہت اور اختیار ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید میں الملک، مالک اور ملیک کے الفاظ آئے ہیں جن کا جامع معنیٰ یہ ہے کہ صرف دائمی اللہ تعالیٰ ہی میں حقیقی اور دائمی مالک ہونے کے اوصاف ہیں جو ایک حقیقی مالک اور بادشاہ میں ہونے چاہئیں۔ اس کے لیے الملک الحق، الملک القدوس اور مالک الملک کے الفاظ بھی آئے ہیں، ملک کا لفظ کسی بادشاہ اور کسی دوسرے شخص کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دنیا میں کسی نہ کسی چیز کا مالک بنا رکھا ہے۔ لیکن مالک الملک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہے کیونکہ وہ دنیا و مافیہا اور آخرت کا حقیقی، دائمی اور کلی طور پر مالک ہے۔

آخرت کے عقیدہ کا توحید باری تعالیٰ سے اتنا گہرا تعلق ہے کہ اس کے بغیر نہ صرف ایمان مکمل نہیں ہوتا بلکہ سارے کا سارا نظام دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے کیونکہ قیامت قائم ہوئے بغیر حق تعالیٰ کے عدل کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

﴿وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝﴾ (پ ۲۱، الروم:۲۶)

"سب کچھ اُسی کا ہے اور سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔"

﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝﴾ (پ ۲۷، الحدید:۵)

"اسی کے لیے زمین اور آسمانوں کی بادشاہی ہے اور تمام معاملات اُسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔"

﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝﴾ (پ ۳۰، البروج:۱۶)

"وہ جو چاہے کرتا ہے۔"

﴿اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝﴾ (یٰس: ۸۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے حکم دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔"

﴿ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝﴾ (پ۱۹، الفرقان:۲)

"اللہ" ہی کے لیے زمین و آسمانوں کی بادشاہی ہے اس نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا اور اس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کی تقدیر مقرر فرمادی ہے۔"

﴿ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾

(پ۴، آل عمران:۱۸۹)

"آسمانوں اور زمین کی بادشاہی "اللہ" ہی کے لیے ہے اور "اللہ" ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

﴿ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝﴾

(پ۱۸، المومنون:۱۱۶)

"پس "اللہ" بلند و بالا اور حقیقی بادشاہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش کریم کا مالک ہے۔"

﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝﴾ (پ۱، البقرہ:۱۰۷)

"کیا آپ نہیں جانتے کہ بے شک "اللہ" ہی کے لیے زمین و آسمان کی ملکیت ہے "اللہ" کے سوا تمہارا کوئی ولی اور مددگار نہیں ہو سکتا۔"

﴿ لَا يُسْـَٔــلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔــلُوْنَ ۝﴾ (پ۱۷، الانبیاء:۲۳)

"وہ اپنے کاموں میں کسی کو جوابدہ نہیں ہے باقی سب سے پوچھ گچھ کی جاتی ہے۔"

وہی قیامت کے دن کا مالک ہے:

﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ (الفاتحہ:۳)

﴿ اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ ﴾ (پ۱۷، الحج:۵۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"قیامت کے دن "اللہ" ہی کی بادشاہی ہوگی اور وہی لوگوں کے درمیان فیصلے صادر فرمائے گا۔"

﴿ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ ﴾

(پ ۱۹، الفرقان:۲۶)

"اس دن حقیقی بادشاہی صرف الرحمان کی ہوگی انکار کرنے والوں کے لیے وہ دن بڑا ہی سخت ہوگا۔"

بتاؤ آج کس کی بادشاہی ہے؟

﴿ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ ﴾ (پ ۲۴، المومن:۱۶)

"اس دن "اللہ" سے ان کی کوئی بات پوشیدہ نہیں ہوگی، وہ فرمائے گا آج کس کی بادشاہی ہے؟ آج اکیلے "اللہ" قہار کی بادشاہی ہے۔"

«عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَطْوِي اللهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ......»

(رواہ مسلم: باب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن آسمان کو لپیٹ لے گا اور اس کو دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں، جبار اور تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟......"

﴿ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ ﴾

(پ ۳۰، الانفطار:۱۹)

"اس دن کسی کے لیے کوئی اختیار نہیں ہوگا، حکم اس دن صرف "اللہ" کا چلے گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفارش ہوگی مگر ربِ ذوالجلال کی اجازت سے

﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝﴾(پ ۱، البقرہ:۴۸)

''اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ کسی سے فدیہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔''

دنیا کی عدالتوں میں مجرم چار طریقوں سے بچ نکلتے ہیں:

(۱)۔مجرم کی جگہ دوسرے کو پھنسا دینا۔

(۲)۔شخصی سفارش کے ذریعے مجرم کو بچالینا۔

(۳)۔رشوت کے ذریعے بچ نکلنے میں کامیاب ہونا۔

(۴)۔سیاسی دباؤ کے ذریعے رہائی پانا۔

اس فرمان میں ہر فرد کو باور کرایا گیا ہے کہ یہ ہتھکنڈے دنیا کے جھوٹے وکیلوں، رشوت خور ججوں، کمزور اور غلط عدالتی نظام میں چل سکتے ہیں لیکن ربِ ذوالجلال کی عدالت میں ان باتوں کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔محشر کے دن کسی مجرم کو دم مارنے اور آنکھ اٹھا کر دیکھنے اور بلا اجازت بولنے کی جرأت نہیں ہوگی۔اس دن کوئی نفس اور کوئی متاع کام نہیں آئے گی۔قرآن مجید نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان اصولوں کو مختلف مقامات اور انداز میں بیان فرمایا ہے تا کہ کسی مجرم کے دل میں قیامت کے دن چھوٹ جانے کا تصور بھی پیدا نہ ہو سکے۔

﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝﴾(النبا:۳۸،۳۹)

''اس دن جبریل اور ملائکہ قطار اندر قطار کھڑے ہوں گے، کوئی بات نہیں کر پائے گا، سوائے جسے الرحمن اجازت دے گا اور وہ بھی صحیح بات کرے گا، وہ دن برحق ہے جس کا جی چاہے، وہ اپنے رب کی طرف پلٹنے کا راستہ اختیار کر لے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾ (مریم:۸۷)

''وہ سفارش کا اختیار نہیں پائیں گے سوائے اس کے جس نے الرحمان سے عہد لیا ہو۔'' (عہد سے مراد اجازت لینا ہے۔)''

﴿يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝﴾ (طٰہٰ:۱۰۸،۱۰۹)

''اس دن وہ لوگ بلانے والے کی پکار پر چلے آئیں گے کوئی اکڑ فوں نہیں دکھا سکے گا، الرحمان کے سامنے آوازیں دب جائیں گی اور تم سرسراہٹ کے سوا کچھ نہیں سن پاؤ گے۔ اس دن شفارش فائدہ مند نہیں ہوگی سوائے اس کے جسے الرحمان اجازت عنایت فرمائے اور اسکی بات سننا پسند فرمائے گا۔''

﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء:۲۸)

''جو کچھ ان کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے، اس سے بھی باخبر ہے۔ وہ کسی کی سفارش نہیں کر سکتے، سوائے اس کے جس کے حق میں ''ربِ ذوالجلال'' سفارش سننا پسند فرمائے گا اور وہ اس کے خوف سے لرز رہے ہوں گے۔''

﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝﴾ (سبا:۲۳)

''اور ''اللہ'' کے ہاں کسی کی سفارش فائدہ مند نہیں ہوگی، سوائے اُس کے جس کے لیے وہ اجازت دے گا، جب اُن کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جائے گی تو وہ سفارش کرنے والوں سے پوچھیں گے، تمہارے رب نے کیا جواب دیا ہے، وہ کہیں گے کہ ''اللہ'' نے سچ فرمایا ہے، وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى﴾ (النجم: ٢٦)

''آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آ سکتی مگر جسے ''اللہ'' اجازت دے اور اس کی رضامندی ہو۔''

اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر سرور دو عالم ﷺ بھی سفارش نہیں کر سکیں گے۔ آپ ﷺ سفارش کرنے کے لیے پہلے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں طویل سجدہ کریں گے، نہ معلوم وہ سجدہ کس قدر طویل ہوگا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے رب کی وہ تعریف کروں گا جو مجھے اسی وقت القا کی جائے گی، اس کے بعد آپ کو اجازت مرحمت فرمائی جائے گی۔

«عَنْ أَنَسٍ ﷛ أَنَّ النَّبِي ﷺ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهِمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ، وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ. قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسَى، عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا، وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ. قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ» (رواه البخاري: باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایمان والوں کو روک لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ پریشان ہو کر کہیں گے۔ کاش ! ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کسی کو سفارشی بنا کر پیش کریں تا کہ ہمیں اس کرب سے نجات دلائے۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ آدم ہیں اور سب کے باپ ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور جنت میں ٹھہرایا، اور ملائکہ سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتلائے۔ آپ ہمارے لیے اپنے پروردگار کے حضور سفارش کریں کہ وہ ہمیں یہاں سے نجات عطا فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے مجھ میں یہ جرأت نہیں وہ عذر پیش کریں گے جو انہوں نے درخت سے کھا کر غلطی کی تھی، حالانکہ انہیں اس سے روکا گیا تھا۔ وہ فرمائیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنہیں زمین والوں کے لیے نبی بنایا تھا، لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں وہ اپنی اس خطا کا ذکر کریں گے جو انہوں نے اپنے رب سے بغیر علم کے اپنے بیٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں سوال کیا تھا۔ وہ فرمائیں گے کہ تم ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ۔ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں وہ ان کے سامنے اپنا عذر بیان کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی اور ان سے ہم کلام ہوئے اور ان سے قریب ہو کر سرگوشی فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواب دیں گے مجھ میں یہ ہمت نہیں، وہ بھی اپنی خطا کا ذکر کریں گے جو ان سے سہواً قتل ہوا تھا، فرمائیں گے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے ہیں، اس کے رسول، روح اللہ ہیں اور اس کا کلمہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی معذرت کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ میرا یہ مرتبہ نہیں تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ! وہ ایسے بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے جن کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت دی جائے گی، جب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جاؤں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہیں گے مجھے سجدے میں پڑا رہنے دیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: محمد ﷺ! سر اٹھاؤ اور کہو آپ کی بات سُنی جائے گی، سفارش کرو آپ کی سفارش منظور ہوگی اور مانگو آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: میں اپنا سر اٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی حمد و ثنا کروں گا، اس کے بعد میں سفارش کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں واپس آؤں گا میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ اس طرح آپ ﷺ کئی بار بار اپنے رب کے حضور سجدہ کریں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر سر اٹھا کر اس کی حمد وثنا کریں گے اور پھر التجا کریں گے ۔آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن نے روک رکھا ہوگا، یعنی ان کے لیے دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ثابت ہو چکا ہوگا۔''

اولاد کی والدین کے لیے سفارش:

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنَّى لِي هَذِهِ؟ فَيَقُولُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ» (رواہ احمد: مسند ابی ہریرۃ [صحیح])

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً ''اللہ'' ذوالجلال جنت میں صالح بندے کے درجات بڑھا دیتا ہے بندہ پوچھتا ہے میرے ''رب'' یہ درجات مجھے کس طرح ملے ہیں؟ ''اللہ'' فرماتے ہیں، تیری اولاد کے استغفار کی وجہ سے تیرے درجات بلند کیے گئے ہیں۔''

قرآن مجید اور رمضان المبارک بھی سفارش کریں گے:

«عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ. فَشَفِّعْنِي فِيهِ. وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ. فَشَفِّعْنِي فِيهِ. قَالَ فَيُشَفَّعَانِ»

(رواہ احمد: مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ [صحیح])

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے کے لیے روزے اور قرآن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا میرے رب! میں نے اِسے دن بھر کھانے پینے اور خواہشات سے روکے رکھا۔ اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، قرآن مجید کہے گا میں نے اسے رات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی نیند سے روکے رکھا۔ میرے رب! اس کے لیے میری سفارش منظور فرما۔
آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔"

شہید کی سفارش:

«عَنِ المِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ......وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الحُورِ العِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ»

(رواه الترمذي: بَابٌ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ[صحيح])

"حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے ہاں شہید کے لیے سات انعامات ہیں۔خون کے پہلے قطرے کے ساتھ اسے معاف کر دیا جاتا ہے۔..........اپنے عزیزوں میں سے ستر افراد کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔"

حجرِ اسود کی سفارش:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الحَجَرِ: وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ يَوْمَ القِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ»

(رواه الترمذي: بَابُ مَا جَاءَ فِي الحَجَرِ الأَسْوَدِ[صحيح])

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم!"اللہ" اسے قیامت کے دن اس حال میں لائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا، اور اس کی زبان ہوگی جس سے گفتگو کرے گا یہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے حق کے ساتھ یعنی ایمان اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجر کی نیت سے اس کا بوسہ لیا ہوگا۔"

حافظِ قرآن کی شفاعت:

«عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ»

(رواه الترمذي: بابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ [ضعيف جداً)

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے اچھی طرح حفظ کیا، قرآن نے جس چیز کو حلال کیا اسے حلال جانا اور جس کو قرآن نے حرام ٹھہرایا، اسے حرام سمجھا "اللہ" اس قرآن کے ذریعہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ وہ اپنے خاندان کے ایسے دس افراد کی سفارش کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔"

نمازی حضرات کی اپنے ساتھیوں کیلئے سفارش اور ربِ کریم کی رحمت کی انتہا: جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے والوں کی گردنوں پر مہریں لگادی جائیں گی:

«عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ، قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا، فِي إِخْوَانِهِمْ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا، كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: اذْهَبُوا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ، وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ. فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ [النساء: ۴۰] فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ. فَيَقُولُ الْجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي. فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ. يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ. فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ. قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ. فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ. وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ. فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ. فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ. فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ. أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ» (رواه البخاري: باب قَوْلِ الله تَعَالَى: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: آج تم مجھ سے اپنے حق لینے میں اتنا اصرار نہیں کرتے، جتنا اصرار قیامت کے دن مومن رب جبار سے مطالبہ کرتے ہوئے کریں گے۔ جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ خود نجات پا چکے ہیں تو وہ اپنے بھائیوں کے حق میں اصرار کرتے ہوئے عرض کریں گے، اے رب! یہ ہمارے بھائی ہیں جن کو آپ نے جہنم میں ڈال دیا ہے۔ یہ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے جیسے عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤ جس کے دل میں دینار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے برابر ایمان پاؤ، اسے دوزخ سے نکال لو۔ اللہ تعالیٰ ان پر آگ کو ٹھنڈی کر دے گا، جنتی اُن کے پاس جائیں گے۔ ان میں بعض آگ میں ٹخنوں تک اور بعض پنڈلیوں تک پڑے ہوں گے، جنتی ان کو پہچان کر نکال لیں گے، جب واپس جائیں گے تو انہیں کہا جائے گا جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو وہ جس جس کو پہچانیں گے اُسے نکال لیں گے وہ پھر واپس جائیں گے تو انہیں کہا جائے گا۔ جس کے دل میں ذرّے کے برابر ایمان پاؤ، اُسے بھی نکال لو وہ پہچان کر انہیں بھی نکال لیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے یقین نہ آئے وہ یہ آیت پڑھے۔ ''بے شک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور وہ نیکی کو دوگنا کر دیتا ہے۔'' جب انبیاء کرام، فرشتے اور مؤمن شفاعت کر لیں گے تو اللہ جبار فرمائے گا: اب میری باری ہے۔ اللہ تعالیٰ جہنمیوں کو مٹھی بھر کر نکالیں گے جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انہیں نہرِ حیات میں نہلایا جائے گا جو جنت کے قریب ہے، وہ اس سے اس طرح تر و تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلاب کے بعد دانہ اُگتا ہے۔ جسے تم نے کسی پتھر یا درخت کے قریب دیکھا ہو گا۔ ان میں جس کا رخ سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے اور جو سایہ میں ہوتا ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ یہ جہنمی موتیوں کی مانند نکلیں گے، ان کی گردنوں پر مہریں لگا دی جائیں گی، وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اہل جنت انہیں الرحمان کے آزاد کردہ جنتی کہیں گے، اس لیے کہ رب رحمٰن نے انہیں بغیر عمل اور بغیر کسی نیکی کیے جنت میں داخل کر دیا۔ جہنم سے آزاد ہونے والوں سے کہا جائے گا جو تم نے دیکھا ہے تمہیں اس سے مزید دیا جاتا ہے۔''

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرک اور کافر کی کوئی سفارش نہیں کر سکے گا

حضرات! شفاعت برحق ہے اور یہ دین کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اسے سمجھنا دین اور عقیدۂ توحید کو سمجھنا ہے۔ جس نے اسے سمجھنے میں کوتاہی کی اس نے توحیدِ باری تعالیٰ اور دین کو سمجھنے میں کوتاہی کی، یہ ایسی کوتاہی ہے جو مسلمان کو شرک جیسے کبیرہ گناہ میں ملوث کر دیتی ہے۔ اسے نہ سمجھنے والے کی آخرت تباہ ہو جائے گی۔

﴿وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۴۸)

''اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا اور نہ سفارش قبول ہوگی اور نہ کسی سے فدیہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔''

﴿اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْئًا وَّ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ۚ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۴۴،۴۳)

''کیا انہوں نے ''اللہ'' کو چھوڑ کر دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے۔ ان سے پوچھیں کیا وہ شفاعت کریں گے؟ کہ جن کے اپنے اختیار میں کچھ نہیں اور نہ وہ فہم رکھتے ہوں۔ فرماؤ، شفاعت کا اختیار پورے کا پورا ''اللہ'' کے پاس ہے، وہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے پھر اُسی کی طرف تم لوٹائے جانے والے ہو۔''

﴿وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝﴾ (الانعام: ۵۱)

''آپ قرآن کے ساتھ ان لوگوں کو ڈرائیں جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتے ہیں ان کا اُس کے سوا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا کہ جس سے وہ بچ جائیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝﴾(پ ۱۰، التوبہ:۹۶،۹۵)

''وہ عنقریب تمھارے سامنے''اللہ'' کی قسمیں اُٹھائیں گے جب تم ان کی طرف جاؤ گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو، بس ان سے اعراض کرو، یقیناً وہ گندے لوگ ہیں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، یہ ان کے کیے کی سزا ہے، وہ تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے، تاکہ آپ ان سے راضی ہوجائیں اگر آپ ان سے راضی ہوجائیں لیکن یقیناً ''اللہ'' نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔''

یہ فرمان اس موقع پر نازل ہوا۔ جب غزوۂ تبوک کے موقع پر منافق جان بوجھ کر پیچھے رہ گئے۔ آپ ﷺ اس غزوہ سے واپس آئے تو وہ جھوٹے بہانے بناتے اور سناتے رہے۔ جن کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ان سے آپ راضی ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر راضی نہیں ہوگا۔

رسول کریم ﷺ کی منافق کے لیے دعا قبول نہ ہوئی:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب عبداللہ بن ابی فوت ہوا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے آپ کی قمیص مانگی تاکہ اپنے والد کے کفن پر رکھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے قمیص عنایت کردی پھر اس نے آپ سے نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی قمیض کو پکڑ کر عرض کی۔ اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے؟ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے کہ میں اس کے لیے استغفار کروں یا نہ کروں قرآن نے ستر بار کا ذکر بھی کیا ہے۔ فرمایا: میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ (پ ۱۰، التوبہ: ۸۴)

''منافقوں میں سے جو مر جائے، اس کا جنازہ نہیں پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا ہے کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ نافرمان مرے ہیں۔'' (رواہ البخاری: کتاب تفسیر القرآن مسائل)

«عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ {وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ} قَالَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَاأُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَابَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَاأُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَاعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَاأُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَاصَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللهِ لَاأُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَافَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَاشِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَاأُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا» (رواہ البخاری: کتاب الوصایا)

''حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں جب اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرانے کی آیت نازل ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے قریش کے لوگو! اپنے لیے کچھ کر لو میں تمہیں ''اللہ'' کے عذاب سے کوئی فائدہ نہیں دے سکوں گا، اے بنی عبد مناف میں تمہیں ''اللہ'' کے عذاب سے نہیں بچا سکوں گا' اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں ''اللہ'' کے عذاب سے نجات نہیں دلا سکوں گا، رسول کی پھوپھی صفیہ! میں تمہیں ''اللہ'' کے عذاب سے بچا نہیں سکوں گا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال سے جو لینا چاہتی ہے لے لو میں تجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ'' کے عذاب سے نجات نہیں دلوا سکوں گا۔''

حضرت نوح علیہ السلام کی سفارش ان کے بیٹے کے حق میں منظور نہ ہو سکی:

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو بار بار سمجھایا کہ کلمہ پڑھو اور کفار کا ساتھ چھوڑ کر میرے ہم رکاب ہو جاؤ۔ لیکن بیٹے نے اپنے عظیم باپ کی ایک نہ مانی اور پانی میں ڈبکیاں لیتے ہوئے جان دے دی۔ بوڑھے باپ نے یہ کربناک منظر دیکھا تو پدرانہ شفقت جوش میں آئی اور بے ساختہ اپنے رب کی بارگاہ میں فریاد کی۔

﴿وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَ تَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (ھود: ۴۵تا۴۷)

''اور نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا، کہا میرے رب! بے شک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ فرمایا: اے نوح! بلا شبہ تیرا بیٹا تیرے اہل سے نہیں۔ کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں، بے شک میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ مجھ سے وہ سوال نہ کرنا جس کے بارے میں تجھے علم نہیں ورنہ تو جاہلوں میں سے ہو جائے گا۔ اس نے کہا: اے رب! بے شک میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپ سے اُس بات کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں اگر آپ نے مجھے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں نقصان پانے والوں سے ہو جاؤں گا۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کے حق میں سفارش قبول نہیں ہوگی:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی اور اس کے خلیل ہیں۔ انہوں نے ''اللہ'' کی توحید کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل اور ساری دنیا کا پیشوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتایا۔ انہوں نے ہجرت کرتے وقت اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کریں گے۔ اس وعدے کے مطابق محشر کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے باپ کے لیے سفارش کریں گے مگر ان کی سفارش قبول نہیں کی جائے گی۔

﴿ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ ﴾ (الشعراء: ۸۵تا۸۷)

''میرے رب! مجھے جنتِ نعیم کے وارثوں میں شامل فرما اور میرے باپ کو معاف کردے کہ بے شک وہ گمراہ لوگوں میں ہے اور مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے۔''

«عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَلْقٰى إِبْرَاهِيْمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ أَبُوْهُ اَلْيَوْمَ لَا أَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ يَارَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ أَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزٰى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيْمَ أُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ»

(رواه البخاري: باب قول الله {واتخذ الله ابراهيم خليلا})

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ آزر سے ملاقات ہوگی اُس کے چہرے پر سیاہی اور گرد وغبار ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام اُسے فرمائیں گے، کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا؟ کہ میری نافرمانی نہ کریں۔ وہ کہے گا اب کے بعد آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے میرے رب! آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں قیامت کے دن تجھے رُسوا نہیں کروں گا۔ میرے لیے میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی ہوگی؟ ''اللہ'' فرمائیں گے میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے، کہا جائے گا۔ ابراہیم! اپنے پاؤں کی طرف دیکھو، ابراہیم علیہ السلام اپنے پاؤں کی طرف دیکھیں گے تو ان کا باپ کیچڑ میں لتھڑا ہوا بجو بن چکا ہوگا جسے اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

﴿وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ۝﴾

(پ۲۹، المعارج: ۱۰ تا ۱۶)

''کوئی قلبی دوست اپنے جگری دوست کی خبر نہیں لے گا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے، مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد، بیوی، بھائی اور اپنے خاندان کو جو دنیا میں اس کی حفاظت کرتا تھا اور زمین میں جو کچھ ہے وہ فدیے میں دے تاکہ وہ نجات پا جائے یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ میں ہوگا جو چمڑیوں کو اُدھیڑ دے گی۔''

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝﴾

(پ۳، آل عمران: ۹۱)

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور وہ کفر کی حالت میں مر گئے ان میں سے کسی سے فدیہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ زمین بھر کر سونا پیش کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور کوئی ان کی مدد نہیں کر سکے گا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کلمہ طیبہ اور عقیدۂ توحید کی برکات

«عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوْصِنِي. قَالَ: "إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَتْبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا". قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: "هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ"»

(رواہ احمد: باب مسند ابی ذر ؓ [صحیح])

''حضرت ابوذر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ فرمایا: جب تجھ سے غلطی ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کیا کرو جو برائی کو مٹا دے گی۔ میں نے پوچھا اللہ کے رسول ﷺ کیا ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' نیکیوں میں سے ہے۔ فرمایا: یہ سب نیکیوں میں افضل ترین نیکی ہے۔''

«عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؓ قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ هِشَامَ بْنَ الْمُغِيرَةِ كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيَفُكُّ الْعُنَاةَ، وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَلَوْ أَدْرَكَ أَسْلَمَ، هَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ: "لَا، إِنَّهُ كَانَ يُعْطِي لِلدُّنْيَا وَذِكْرِهَا وَحَمْدِهَا، وَلَمْ يَقُلْ يَوْمًا قَطُّ: رَبِّ اغْفِرْ لِي يَوْمَ الدِّينِ"»

(رواہ ابو یعلی فی مسندہ: باب مُسْنَدُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ [صحیح])

''حضرت ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے ہشام بن مغیرہ کے بارے میں پوچھا کہ وہ صلہ رحمی کرنے کے ساتھ بڑا مہمان نواز تھا وہ غلاموں کو آزاد کرتا، اور لوگوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا۔ وہ اسلام کا دور پاتا تو مسلمان ہو جاتا۔ کیا یہ اعمال اس کے لیے نفع مند ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں وہ دنیوی غرض و غایت، شہرت اور خوشامد کے لیے کرتا تھا۔ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا: اے میرے رب! قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما دینا۔''

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَكْثِرُوا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا، وَلَقِّنُوهَا مَوْتَاكُمْ»

(الدعاللطبرانی: بَابُ تَلْقِينِ الْمَيِّتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله [حسن])

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کثرت سے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا کرو، قبل اس کے کہ تمہارے اور کلمہ کے درمیان کوئی رکاوٹ حائل ہو جائے اور قریب الموت لوگوں کو اس کی تلقین کیا کرو۔''

«عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُولُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ.» [رواہ مسلم: باب ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول محترم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین پر اللہ، اللہ کی آواز آنی بند نہ ہو جائے دوسری روایت میں ہے کہ قیامت ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی، جو اللہ، اللہ کہنے والا ہوگا۔''

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيدَ، فَلَمَّا احْتُضِرَ قَالَ لِأَهْلِهِ: انْظُرُوا إِذَا أَنَا مِتُّ أَنْ يُحْرِقُوهُ حَتّٰى يَدَعُوهُ حُمَمًا، ثُمَّ اطْحَنُوهُ، ثُمَّ اذْرُوهُ فِي يَوْمِ رِيحٍ. فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَبْضَةِ اللّٰهِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: أَيْ رَبِّ مِنْ مَخَافَتِكَ. قَالَ: فَغُفِرَ لَهُ بِهَا، وَلَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيدَ» (رواہ احمد: باب مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ [صحیح])

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک آدمی تھا اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا ماسوائے توحید کے۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا اچھی طرح سُن لو میں مر گیا تو مجھے جلا کر راکھ بنا دینا۔ پھر پیس کر ہوا میں اڑا دینا۔ اگر ''اللہ'' نے مجھ پر قابو پالیا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مجھے اس قدر سخت عذاب دے گا کہ جو اس نے لوگوں میں کسی کو نہ دیا ہو گا۔ وہ مر گیا تو اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ ''اللہ'' نے زمین کو حکم دیا۔ اس نے اس کے ذرات جمع کر دیئے اور سمندر کو حکم دیا اس نے بھی اس کے اجزاء جمع کر دیئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت میں کھڑا نظر آیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: ابن آدم! تجھے اس کام پر کس بات نے اکسایا تھا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تو جانتا ہے۔ میں نے یہ کام تیرے خوف سے کیا۔ اس ڈر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔ "لم یعمل خیر اً قط الا التوحید" حالانکہ توحید کے سوا اس کا کوئی نیک عمل نہیں تھا۔''

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹوں کو وصیت:

«عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو......رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَجَلَسَ فَقَالَ إِنَّ نُوحًا علیہ السلام لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، دَعَا ابْنَيْهِ، فَقَالَ إِنِّي قَاصِرٌ عَلَيْكُمَا الْوَصِيَّةَ. آمُرُكُمَا بِاثْنَتَيْنِ. وَأَنْهَاكُمَا عَنِ اثْنَتَيْنِ، أَنْهَاكُمَا عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ، وَآمُرُكُمَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا فِيهِمَا لَوْ وُضِعَتْ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، وَوُضِعَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، كَانَتْ أَرْجَحَ. وَلَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا حَلْقَةً، فَوُضِعَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا، لَفَصَمَتْهَا، أَوْ لَقَصَمَتْهَا، وَآمُرُكُمَا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَيْءٍ» (مسند احمد: مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص [اسنادہ صحیح])

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں .... کہ اللہ کے رسول ﷺ تشریف فرما تھے۔ ...... آپ ﷺ نے فرمایا جب نوح علیہ السلام فوت ہونے لگے تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر فرمایا: میں تمہیں دو وصیتیں کرنے لگا ہوں، ان میں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں اور دو سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں اور تمہیں "لا الہ الا اللہ" کو یاد رکھنے کا حکم دیتا ہوں بلاشبہ اگر ترازو کے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پلڑے میں زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں "لا الہ الا اللہ" رکھا جائے تو "لا الہ الا اللہ" کا پلڑا بھاری ہو گا، اگر زمین و آسمان لوہا بن جائیں، اس پر "لا الہ الا اللہ" کی ضرب لگائی جائے تو کلمہ اسے توڑ دے گا۔ تمہیں میں "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ ہر چیز کا وظیفہ ہے اور ہر کسی کو اس کی برکت سے رزق دیا جاتا ہے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خاص وظیفہ:

«وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: قَالَ مُوسَى عليه السلام يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوكَ بِهِ فَقَالَ: يَا مُوسَى قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ هَذَا إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تَخُصُّنِي بِهِ قَالَ: يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِي وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِي كِفَّةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فِي كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ»

(رَوَاهُ فِي شرح السنة، السنن الكبرى للنسائي [إسناده ضعيف])

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے رب مجھے ایسا وظیفہ بتائیں جس سے میں آپ کو یاد کروں اور آپ سے مانگا کروں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ "لا الہ الا اللہ" پڑھا کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی "اللہ" تیرے (ایماندار) بندے سارے یہ پڑھتے ہیں مجھے کوئی خاص وظیفہ بتائیں، فرمایا کہ اے موسیٰ! اگر میرے سوا ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان اور ان میں رہنے والوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں "لا الہ الا اللہ" رکھ دیا جائے تو "لا الہ الا اللہ" والا پلڑا بھاری ہو گا۔"

کلمہ طیبہ انسان کو تحفظ فراہم کرتا ہے:

«عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي خَزِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ»

(رواه البخاري: كتاب المغازی)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی خزیمہ کی طرف خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ انہوں نے ان کو اسلام کی دعوت دی، انہیں (أَسْلَمْنَا) ''ہم مسلمان ہوئے'' کہنا نہ آیا وہ کہنے لگے (صَبَأْنَا صَبَأْنَا) ''ہم نے دین چھوڑ دیا، ہم نے دین چھوڑ دیا۔'' خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا اور کچھ کو قیدی بنالیا پھر قیدی ہم میں تقسیم کر دیئے۔ کچھ دنوں بعد خالد رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہر کوئی اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ ہی میرے ساتھی اپنے قیدی قتل کریں گے۔ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ کر ہم نے یہ معاملہ پیش کیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دو مرتبہ کہا: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں خالد بن ولید کے کیے سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں۔''

«عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ أَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَقَتَلْتَهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ»(رواه مسلم: كتاب الإيمان، باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال لا إله إلا الله)

''حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں قبیلہ جہینہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور وہ شکست کھا گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے ایک شخص پر قابو پایا تو اس نے "لا الہ الا اللہ" پڑھ دیا۔ میں نے آگے بڑھ کر اُسے نیزہ مارا جس سے وہ مر گیا۔ جب ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ سے یہ واقعہ عرض کیا جس کی اطلاع آپ کو پہلے ہی مل چکی تھی۔ فرمایا: کیا اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود تو نے اُسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی کہ اُس نے اسلحہ کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا ہے یا اسلحہ کے ڈر سے؟ آپ نے یہ بات کئی بار دوہرائی یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی، کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا"

کلمہ طیبہ سب گناہوں پر بھاری ہوگا:

«عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تُوضَعُ الْمَوَازِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُؤْتَى بِالرَّجُلِ فَيُوضَعُ فِي كَفَّةٍ فَيُوضَعُ مَا أُحْصِيَ عَلَيْهِ فَتَمَايَلَ بِهِ الْمِيزَانُ قَالَ فَيُبْعَثُ بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ فَإِذَا أُدْبِرَ بِهِ إِذَا صَائِحٌ يَصِيحُ مِنْ عِنْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ لاَ تَعْجَلُوا لاَ تَعْجَلُوا فَإِنَّهُ قَدْ بَقِيَ لَهُ فَيُؤْتَى بِبِطَاقَةٍ فِيهَا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ فَتُوضَعُ مَعَ الرَّجُلِ فِي كَفَّةٍ حَتَّى يَمِيلَ بِهِ الْمِيزَانُ»

(رواہ احمد: باب مسند عبداللہ بن عمرو [حسن])

"حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ترازو رکھا جائے گا۔ ایک آدمی کو ایک پلڑے میں اور اس کے اعمال کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ جس سے گناہوں والا پلڑا جھک جائیگا۔ آپ نے فرمایا: اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائیگا۔ وہ جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا تو ایک آواز دینے والے کو دیکھے گا۔ جو الرّحمان کے قریب زور زور سے کہہ رہا ہوگا۔ اس کے بارے میں جلدی نہ کرو، اس کے معاملے میں جلدی نہ کرو۔ ابھی اس کی ایک نیکی باقی ہے پھر ایک کاغذ کا ٹکڑا لایا جائیگا۔ جس میں "لا الہ الا اللہ" لکھا ہوگا۔ اس کاغذ کو اس آدمی کے ساتھ پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ جس سے وہ پلڑا بھاری ہو جائیگا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ اس آدمی نے زندگی کے آخری لمحات میں کلمہ پڑھا ہوگا یا کلمہ پڑھنے کے بعد اسے عمل کرنے کا موقعہ نہ مل سکا۔

«عَنْ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ»(رواہ مسلم: باب کون الاسلام...)

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اللہ کے رسول اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ جب آپ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ ایک شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا وہ کون سی شرط ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں۔ فرمایا عمرو تجھے معلوم نہیں اسلام پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔''

پہلے عقیدہ پھر جہاد:

«عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ وَأُسْلِمُ قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا»(رواہ البخاری: کتاب الجهاد)

''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک زرہ پوش آیا اس نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا کہ میں لڑائی میں شریک ہوں یا پہلے اسلام قبول کروں۔ آپ نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ، پھر جہاد کرو، اس نے اسلام قبول کیا اور جہاد میں شریک ہوا اور شہید ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ پالیا۔''

کلمہ طیبہ گناہ کے بڑے، بڑے رجسٹروں پر بھاری ہوگا:

«عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ. فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً. فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ. فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ". قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ. فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ. فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ»(رواه الترمذي: بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ [صحيح])

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اللہ'' قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے اس کے ننانوے رجسٹر رکھ دے گا، ان رجسٹروں میں سے ہر رجسٹر طول وعرض کے لحاظ سے اُس کی حدِ نگاہ تک پھیلا ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا ان میں سے تو کسی عمل کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے کاتبین نے تجھ پر زیادتی تو نہیں کی؟ وہ کہے گا: میرے پروردگار! نہ میں ان گناہوں کا انکار کرتا ہوں اور نہ لکھنے والوں نے زیادتی کی ہے۔ اسے کہا جائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر یا کوئی نیکی ہے؟ وہ کہے گا: میرے رب میرے پاس کوئی نیکی نہیں۔ اسے کہا جائے گا: کیوں نہیں، ہمارے پاس تیری ایک نیکی محفوظ ہے اور آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا، پھر اس کے لیے ایک کاغذ (پرچی) لایا جائے گا، جس میں لکھا ہوگا: اشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً عبده ورسوله۔ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔) وہ کہے گا: میرے رب! اتنے رجسٹروں کے مقابلے میں اس پرچی کی کیا حیثیت ہے، اسے کہا جائے گا: آج تم پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادتی نہیں ہوگی، پھر تمام رجسٹروں کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور پرچی کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا، رجسٹروں والا پلڑا اوپر اٹھ جائے گا اور پرچی والا پلڑا بھاری ثابت ہوگا۔ اس لیے کہ ''اللہ'' کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔''

اللہ تعالیٰ کلمہ پڑھنے والے کو نظر کرم سے دیکھتا ہے:

«عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. مُخْلِصًا بِهَا رُوحُهُ وَجْهَ اللَّهِ، مُصَدِّقًا بِهَا لِسَانُهُ وَقَلْبُهُ إِلَّا فُتِقَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتْقًا حَتَّى يَنْظُرَ الرَّبُّ إِلَى قَائِلِهَا مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَحَقٌّ لِعَبْدٍ إِذَا نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ» (رواه ابن خزيمة في الكتاب التوحيد [صحيح])

''نبی کریم ﷺ کے دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (جن کے نام معلوم نہیں) کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی معبود ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) جو اس کو اخلاص کے ساتھ زبان سے اقرار کرتا اور اسے دل کی تصدیق کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، ''اللہ'' یہ پڑھنے والے کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اس بندے کا حق ہے کہ جو اس سے مانگے وہ اسے عنایت فرمائے گا۔''

اجازت ملنے کے باوجود موحدین کا محشر کے میدان میں کھڑے رہنا:

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: "فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ، كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ. فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ. وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ. وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا. فَيَأْتِيهِمُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ. فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ. هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا. فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيهِمُ اللهُ تَعَالَى فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ. فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ" (رواہ مسلم: کتاب الایمان)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ اصحاب نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا۔ اللہ کے رسول نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کے سامنے کوئی بادل نہ ہو تو سورج کو دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ کے رسول نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ''اللہ'' کو اسی طرح ہی دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ محشر کے میدان میں اعلان فرمائیں گے جو دنیا میں کسی کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پاس چلا جائے۔ مشرک اپنے اپنے پیروں اور معبودوں کے پاس چلے جائیں گے لیکن کچھ لوگ کھڑے رہیں گے۔ جن میں فاجر لوگ بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے سوال فرمائیں گے۔ تم کیوں نہیں جاتے؟ وہ عرض کریں گے ہم دنیا میں آپ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے اب بھی تیری ذات کبریا کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے۔ فرمایا: شرک سے بچنے اور عقیدۂ توحید اپنانے کی برکت سے انہیں معاف کر دیا جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک کے نقصانات

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا ۝﴾ (پ۵، النساء:۴۸)

''یقیناً ''اللہ'' معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جسے چاہے گا معاف فرمادے گا اور جس نے ''اللہ'' کے ساتھ شریک کیا اس نے بہتان باندھا اور بہت بڑا گناہ کیا۔''

شرک اس لیے بہتان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنی خدائی میں کسی کو شریک نہیں بنایا لیکن شرک کرنے والا سمجھتا اور کہتا ہے کہ اس نے بزرگوں کو کچھ اختیارات سونپ رکھے ہیں، جو بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ اس قدر سنگین گناہ ہے کہ رب ذوالجلال نے قرآن مجید میں اٹھارہ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر فرمایا ہے، اگر یہ بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع کر دیے جاتے۔

﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ أَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ إِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَ إِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ إِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ أَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (پ۷، الانعام:۸۴ تا ۸۸)

''اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب علیہما السلام عطا کیے۔ ان سب کو ہدایت دی اور اس سے پہلے نوح علیہ السلام کو اور اس کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو ہدایت دی ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس علیہم السلام یہ سب نیک لوگوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تھے، ہم نے اسماعیل ، یسع ، یونس اور لوط علیہم السلام کو لوگوں پر فضیلت دی ، ان کے آباء ، ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت سے نوازا۔ یہ ''اللہ'' کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس پر گامزن کرتا ہے، اگر یہ لوگ شرک کرتے تو جو وہ عمل کرتے تھے ان کے ضائع ہو جاتے۔''

﴿وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۶۵ تا ۶۷)

''یقیناً آپ ﷺ کی اور آپ سے پہلے انبیاء کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تو نے شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ نقصان پانے والوں میں ہوں گے۔ بس آپ ''اللہ'' ہی کی بندگی کریں اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جائیں، انہوں نے ''اللہ'' کی قدر ہی نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ قیامت کے دن پوری زمین اُس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ ''اللہ'' اُس شرک سے پاک اور بالاتر ہے جو وہ کرتے ہیں۔''

«عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا، وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لاَ تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي"» (رواه البخاري: بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب دیئے جانے والے جہنمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھیں گے، جو کچھ زمین میں ہے اگر وہ تیرے پاس ہوتو کیا وہ فدیہ دے کر اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرالے گا؟ وہ کہے گا۔ جی ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے معمولی بات کا مطالبہ کیا تھا وہ یہ کہ میرے ساتھ شرک نہ کرنا، مگر تو نے اس کا انکار کر دیا۔''

«عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّوَاوِينُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثَةٌ: دِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ شَيْئًا. وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا. وَدِيوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ. فَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ: فَالشِّرْكُ بِاللّٰهِ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ. فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ وَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ شَيْئًا: فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ مِنْ صَوْمِ يَوْمٍ تَرَكَهُ. أَوْ صَلَاةٍ تَرَكَهَا. فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَغْفِرُ ذٰلِكَ وَيَتَجَاوَزُ إِنْ شَاءَ. وَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا. فَظُلْمُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا. الْقِصَاصُ لَا مَحَالَةَ» (المستدرک علی الصحیحین للحاکم [صحیح])

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندوں کے اللہ عزوجل کے پاس تین رجسٹر ہوں گے، ایک وہ جس کے بارے میں ''اللہ'' پرواہ نہیں کرے گا، دوسرا وہ جس میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑے گا اور تیسرا وہ جس میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا۔ جس رجسٹر کی معافی نہیں ہوگی وہ شرک ہے۔ کیونکہ ''اللہ عزوجل'' کا فرمان ہے کہ اس نے مشرک پر جنت حرام کر دی ہے اور جس رجسٹر کے بارے میں کوئی پرواہ نہیں کرے گا وہ لوگوں کے گناہوں کا ہوگا جو بندے اور اللہ کے درمیان ہیں ''اللہ عزوجل'' چاہے گا تو اسے معاف فرما دے گا اور وہ رجسٹر جس میں سے کچھ نہیں چھوڑے گا وہ بندوں کے آپس کے حقوق ہیں ان کے بارے میں قصاص ہر صورت ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا»

(رواه مسلم: باب اختباء النبی دعوة الشفاعة لأمته)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی معظم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک ایسی دعا تھی جو قبول کی جاتی تھی۔ تمام انبیاء نے وہ دعا کرنے میں جلدی کی اور میں نے اپنی امت کی سفارش کی خاطر اسے آخرت کے لیے بچالیا ہے۔ میری دعا ہر اس شخص کو فائدہ دے گی جو اس حالت میں فوت ہوا کہ اس نے ''اللہ'' کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔''

«أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ. فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا»

(رواه البخاری: باب الصَّلَاةِ فِي الْبِيعَةِ)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ ﷺ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیتے تھے، گھبراہٹ ہوتی تو اُسے چہرے سے ہٹا دیتے اور فرماتے: ''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔ آپ خطرہ محسوس کرتے تھے کہ کہیں آپ کے بعد مسلمان بھی ایسا نہ کریں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکینِ مکہ کا عقیدہ اور ان کی غلط فہمیاں

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے منکر تھے۔ اس لیے قرآن مجید نے انہیں مشرک اور کافر کے نام سے مخاطب کیا اور ان کے انجام کے بارے میں بتلایا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ ہمیش جہنم میں جلتے اور چلاتے رہیں گے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مشرکین مکہ کے بارے میں ان کی سوچ غلط فہمی اور کم علمی پر مبنی ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید کی درجنوں آیات یہ بات بتلا رہی ہیں کہ اہل مکہ اللہ تعالیٰ کو خالق، رازق، مالک یہاں تک کہ معبود بھی مانتے تھے۔ گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے قائل تھے۔ لیکن اس کے باوجود قرآن مجید انہیں کافر اور مشرک کے الفاظ سے پکارتا ہے۔ آئیں ان کا عقیدہ جاننے کے لیے چند آیات پڑھتے اور یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا غلط فہمیاں تھیں۔ جس بنا پر وہ مشرک اور کافر قرار پائے اور ابدی جہنم کے سزاوار ٹھہرے۔

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ﴾

(پ۲۵، الزخرف:۸۷)

''اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ ''اللہ'' نے پیدا کیا ہے پھر وہ کہاں سے دھوکا کھا رہے ہیں؟''

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ﴾(پ۲۱، العنکبوت:۶۱)

''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ زمین و آسمانوں کو کس نے پیدا کیا اور چاند اور سورج کو کس نے مسخر کر رکھا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ ''اللہ'' نے۔ پھر وہ کہاں سے دھوکا کھا رہے ہیں۔''

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾

(پ۲۱، العنکبوت:۶۳)

''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے کون پانی برساتا ہے، اور اس کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ "اللہ" ہی ایسا کرتا ہے۔ آپ فرمائیں کہ تمام تعریفات "اللہ" کے لیے ہیں مگر ان میں اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔"

① شکر! اس بات پر کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توحید کا علم اور سمجھ عطا فرمائی ہے۔

② شکر! اس بات پر بھی کہ مشرکین کے پاس توحید کے مقابلے میں حقیقی اور ٹھوس دلائل نہیں ہیں۔

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۞﴾ (پ ۱۱، یونس: ۳۱)

"پوچھیں! کون تمھیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا کون تمہارے کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور کون زندہ کو مردہ سے نکالتا اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو ہر کام کی تدبیر کرتا ہے؟ وہ کہیں گے کہ "یہ سب کام اللہ" ہی کرتا ہے۔ فرمادیں پھر کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ (یعنی شرک کو کیوں نہیں چھوڑتے۔)"

﴿قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۞ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۞ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۞ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۞﴾

(پ ۱۸، المؤمنون: ۸۴ تا ۸۹)

"پوچھیں! اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ زمین اور اس کی تمام چیزیں کس کی ملکیت ہیں؟ وہ ہر صورت کہیں گے "اللہ" کی ملکیت ہیں۔ فرمائیں! پھر تم نصیحت قبول کیوں نہیں کرتے؟ ان سے پوچھیں! کون ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک ہے؟ وہ ضرور کہیں گے "اللہ" ہی مالک ہے۔ فرمائیں! پھر تم ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ ان سے سوال فرمائیں کہ کس کو ہر چیز پر اختیار حاصل ہے؟ اور کون پناہ دینے والا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ دینے والا نہیں اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ، ضرور کہیں گے کہ سارا اختیار "اللہ" ہی کے پاس ہے۔ فرمائیں کہ پھر تمہیں کہاں سے دھوکہ لگتا ہے؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور الٰہ مانتے تھے اور اپنے انداز میں اس کی عبادت بھی کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان صرف یہ نہیں کہ اس کی عبادت کیجیے بلکہ اس کا حکم یہ ہے کہ مجھے ایک مانو اور صرف میری ہی عبادت کرو، میرے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت نہ کرو۔ جبکہ اہل مکہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ اختیارات اپنے بندوں کو بھی دے رکھے ہیں، اس لیے وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں اور ان کے ذریعے ہماری فریادیں اس کے حضور پہنچتی ہیں۔

شرک کی سب سے بڑی بنیاد اور اس کی حقیقت:

﴿ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝﴾ (پ ۲۳، الزمر: ۳)

”خبردار تابعداری خالص ”اللہ“ کا حق ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اُن کی عبادت نہیں کرتے ہیں مگر وہ ہماری ”اللہ“ تک رسائی کرا دیتے ہیں۔ یقیناً ”اللہ“ اُن کے درمیان اُن تمام امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں، ”اللہ“ کسی جھوٹے اور ناشکرے کو ہدایت نہیں دیتا۔“

شرک کرنے والے کو جھوٹا اور ناشکرا کیوں کہا گیا ہے:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے اپنی خدائی میں کسی کو شریک نہیں بنایا، شرک کرنے والے کہتے ہیں کہ ”اللہ“ نے زندہ اور فوت شدہ بزرگوں کو اختیارات دے رکھے ہیں۔ ② اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ صرف میری ہی عبادت کرو اور مجھ ہی سے مانگو۔ مشرک نہ اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرتا ہے اور نہ ہی اس کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق اس سے مانگتا ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اپنے سامنے جھکنے اور صرف اپنی ذات سے مانگنے کا حکم دیا ہے۔ شرک کرنے والا اس پر شکر گزار ہونے اور صرف رب تعالیٰ سے مانگنے کی بجائے در در کی ٹھوکریں کھانا پسند کرتا ہے۔ ④ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ فوت شدگان نہ سنتے ہیں اور نہ کسی کی مدد کر سکتے ہیں۔ (پ ۱۷، الانبیاء: ۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ ﴾(پ ۲۲، فاطر: ۱۳)

''وہ دن میں رات اور رات میں دن کو داخل کرتا ہے، چاند اور سورج کو اُسی نے مسخر کر رکھا ہے ہر کوئی وقت مقرر تک چلا جا رہا ہے، وہی اللہ تمہارا رب ہے بادشاہی اُسی کی ہے اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے پردے کے بھی مالک نہیں ہیں۔''

شرک کرنے والے علماء کا عقیدہ:

اس غلط فہمی کے نتیجہ میں انہیں یہ کہنا پڑا کہ فوت شدگان سنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس فکر کی بار، بار تردید کرتے ہیں۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ نا چاہنے کے باوجود چند حوالے پیش کرتا ہوں تا کہ آپ کو یقین ہو جائے کہ بات فرقہ واریت، مناظرے اور الزامی کے ماحول میں نہیں کہی جا رہی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک مکتبہ فکر کے بڑے بڑے علماء یہ عقیدہ رکھتے اور بیان کرتے ہیں۔

''اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاتِ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں، ان کے علم وادراک وسمع و بصر پہلے کی نسبت بہت قوی ہوتے ہیں۔'' (بہارِ شریعت ازمولانا امجد علی صاحب)

''انبیاء ومرسلین، اولیاء، علماء، صالحین سے ان کے وصال کے بعد بھی استعانت و استمداد جائز ہے۔ کیونکہ اولیاء بعد انتقال بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔''

(حیاۃ الموات ازمولانا احمد رضا صاحب بریلوی فتاویٰ رضویہ)

''شیخ جیلانی ہر وقت دیکھتے ہیں اور ہر ایک کی پکار سنتے ہیں، اولیاء اللہ کو قریب اور بعید کی چیزیں سب برابر دکھائی دیتی ہیں۔'' (ازالۃ الضلالۃ ازمفتی عبدالقادر صاحب)

''اولیاء بعد الوصال زندہ اور ان کے تصرفات وکرامات پائندہ اور ان کے فیض بدستور جاری اور ہم غلاموں، خادموں، محبّوں، معتقدوں کے ساتھ وہی امداد و اعانت ساری ہے۔'' (مولانا احمد رضا صاحب: فتاویٰ رضویہ: ج ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ فوت شدگان نہیں سنتے:

﴿قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴾(پ۱۹، الشعراء:۷۲)

''ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا تم جنہیں پکارتے ہو کیا یہ تمہاری بات سنتے ہیں؟''

﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴾

(پ۲۰، النمل:۸۰، پ۲۱، الروم:۵۲)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے نہ ان بہروں کو سنا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔''

﴿أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴾

(پ۲۵، الزخرف:۴۰)

''کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھوں کو ہدایت دے سکتے ہیں اور جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں؟''

﴿إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴾(پ۲۲، فاطر:۱۴)

''اگر انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے ہیں اور اگر سُن لیں تو وہ تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کریں گے ایسی خبر ''اللہ'' کے سوا تمہیں کوئی نہیں دے سکتا۔''

مدفون حضرات اور بت کسی کی مدد نہیں کر سکتے:

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴾(پ۹، الاعراف:۱۹۷)

''اور جنہیں تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔''

﴿أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ ﴾(پ۱۷، الانبیاء:۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کیا وہ معبود رکھتے ہیں جو ہمارے مقابلے میں ان کی حمایت کریں گے؟ حالانکہ وہ نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ انہیں ہماری تائید حاصل ہے۔''

﴿وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴾(پ۲۵،الشوری:۴۶)

''اور ان کے کوئی حامی نہیں ہوں گے جو ''اللہ'' کے مقابلے میں ان کی مدد کر سکیں، اور ''اللہ'' جسے گمراہی کے لیے چھوڑ دے اس کے لیے کوئی راستہ نہیں ہوگا۔''

﴿فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴾(پ۲۶،الاحقاف:۲۸)

''پھر اُن ہستیوں نے کیوں نہ اُن کی مدد کی جنہیں ''اللہ'' کے سوا قربت کا ذریعہ اور معبود بنا یا ہوا تھا؟ بلکہ وہ انہیں بھول گئے اور یہ ان کے جھوٹوں کا انجام ہوا جو انہوں نے بنا رکھے تھے۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝﴾(پ۹،الاعراف:۱۹۴تا۱۹۸)

''بے شک جنہیں تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہیں، پس انہیں پکارو، اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری بات کا جواب دیں۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ فرما دیں تم اپنے شریکوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بلا کر میرے خلاف منصوبہ بندی کر لو پھر مجھے مہلت نہ دینا۔ بے شک میرا مددگار
''اللہ'' ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی نیکوں کا مددگار ہے اور جنھیں تم
''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارتے ہو نہ وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنے آپ کی مدد
کرتے ہیں اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ نہیں سنیں گے اور آپ سمجھتے
ہیں کہ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ نہیں دیکھتے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے اگر واقعی یہ تمہاری کوئی بھلائی کر سکتے ہیں تو انھیں رہنمائی کے لیے بلاؤ۔ لیکن وہ تمہاری رہنمائی نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ ان کو تمہارا بلانا یا نہ بلانا ایک جیسا ہے حقیقت یہ ہے کہ جن فوت شدہ بزرگوں کو پکارتے ہو۔ وہ تمہاری طرح کے ہی بندے تھے یعنی جس طرح تم اپنے رب کے سامنے بے بس اور بے اختیار ہو اسی طرح وہ بھی اس کے سامنے عاجز اور بے اختیار تھے اور ہیں۔ جس طرح بیماری اور شفا، غربت اور دولت، عزت اور ذلت، نفع اور نقصان تمھارے اختیار میں نہیں اسی طرح وہ بھی ان امور پر نہ اختیار رکھتے تھے اور نہ رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود تم انھیں مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے ہو۔ اگر تم اپنے عقیدہ اور دعویٰ میں سچے ہو تو ان کو آواز دو، چاہیے تو یہ کہ وہ جواب دیں لیکن وہ تمھیں کبھی جواب نہیں دے سکتے۔ سورۃ الفاطر: ۱۴ میں فرمایا کہ ''اللہ'' کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ صرف تمھاری پکار کا جواب نہیں دے سکتے بلکہ قیامت تک کے لیے ان باتوں سے لاتعلق اور بے خبر ہیں اور محشر کے دن صاف صاف تمہارے عقیدہ اور باتوں کا انکار کریں گے۔ ان دلائل کے باوجود مشرک لوگ انبیاء کرام اور موحدین کو دھمکیاں دیا کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ یہ اور وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں انھیں چیلنج دیا گیا ہے کہ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چل سکیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑ سکیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھ سکیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سن سکیں۔ فوت ہونے کے بعد ان کے اعضا مٹی کے ساتھ مٹی ہو چکے اگر کسی کا وجود قبر میں سلامت ہے تو اس دنیا کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے نبی محترم ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ انھیں چیلنج دیں تم اپنے معبودوں کو میرے خلاف اکٹھا کر داور جو تم میرا بگاڑنا چاہتے ہو بگاڑ لو میں تم سے ایک لمحہ کی مہلت بھی نہیں مانگتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا ارشاد سے مراد بت بھی ہو سکتے ہیں جنھیں اس طرح خوبصورتی سے تراشا اور بنایا جاتا تھا کہ دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ یہ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ خاص کر جو شخص ان مجسموں کو خدا کا اُوتار سمجھتا ہے، وہ عقیدت و محبت میں آکر ایسا سمجھے بغیر نہیں رہ سکتا، حالانکہ ان کے ہاتھ، پاؤں آنکھ، ناک سب کچھ بنایا گیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ حرکت نہیں کر سکتے یہی صورت قبر میں مدفون بزرگوں کی ہے جو گرتے کو تھام نہیں سکتے، رونے والے کو دلاسہ نہیں دے سکتے۔

یہاں ہم خیر خواہی کے جذبہ سے کمزور عقیدہ دوستوں کے سامنے چند سوالات پیش کرتے ہیں جنھیں پڑھ کر اپنے اپنے عقیدہ پر غور کرنا چاہیے۔

۱۔ فوت ہونے والے بزرگ، بیمار ہوئے، ہزار دعاؤں اور دواؤں کے باوجود صحت یاب نہ ہو سکے۔

۲۔ فوت ہوئے تو گھر میں میت پڑے ہونے کے باوجود روتی ہوئی بیٹیوں، تڑپتی ہوئی والدہ، بلکتی ہوئی بیوی، سسکتے ہوئے بیٹوں، بھائیوں اور آہ و بکا کرنے والے مریدوں کو تسلی نہ دے پائے۔

۳۔ شرم و حیا کے پیکر ہونے کے باوجود اپنے آپ نہ استنجا کر سکے نہ غسل۔

۴۔ زندگی میں خود اپنی قبر بنوانے والے بھی اپنے پاؤں پر چل کر قبر تک نہ پہنچ پائے۔

۵۔ جو زندگی میں صرف پنجابی یا کوئی ایک زبان جانتے تھے فوت ہونے کے بعد اپنی قبر پر آنے والے مختلف زبانوں میں فریاد کرنے والوں کی بولی سے کس طرح واقف ہو گئے ہیں؟

۶۔ جو گہری نیند یا بے ہوشی کے عالم میں دیکھ اور سن نہیں سکتے تھے موت کے بعد اب کس طرح سننے اور دیکھنے کے قابل ہو گئے؟

۷۔ جو زندگی میں دیوار کی دوسری طرف نہیں دیکھ سکتے تھے، قبر کی منوں مٹی اور مضبوط پتھروں کے درمیان کس طرح دیکھ لیتے ہیں؟

۸۔ جو اپنی حالت سے کسی کو آگاہ نہیں کر سکتے دوسرے کی حالت رب کے حضور کس طرح پیش کر سکتے ہیں؟

۱۰۔ جو زندگی میں بیک وقت ایک یا دو، تین آدمیوں سے زیادہ کی بات سن اور سمجھ نہیں سکتے تھے اب بیک وقت سیکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کی فریاد کس طرح سن اور سمجھ سکتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک کی کوئی دلیل نہیں

قرآن مجید نے کسی بات کے ثبوت کے لیے تین الفاظ استعمال فرمائے ہیں، سلطان، بینہ اور برہان۔ان کے درمیان جوہری اور معنوی فرق اس طرح ہے کہ سلطان کا لفظ معمولی دلیل کے لیے اور لفظ بینہ واضح اور ٹھوس ثبوت کے لیے اور برہان قطعی اور ناقابل تردید دلیل کے طور پر بولا جاتا ہے، یعنی ایسا واضح ثبوت اور پکی دلیل کہ جس کے بعد کسی دلیل کی ضرورت باقی نہ رہے۔شرک کے لیے بار، بار یہی مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر تمہارے پاس ادنیٰ سے ادنیٰ ثبوت ہو تو اسے پیش کرو۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ شرک کی بنیاد نہ علم پر ہے اور نہ عقل پر، علم پر اس لیے نہیں کہ علم کی بنیاد وحی پر ہے۔دنیا میں کسی آسمانی کتاب کا جو حصہ محفوظ ہے اسے دیکھ لیں۔آپ اس میں شرک کی حمایت میں کوئی دلیل نہیں پائیں گے، عقل اس لیے شرک کی حمایت نہیں کرتی کہ جن بتوں کو تراشا جاتا اور جن بزرگوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتارا جاتا ہے اور جو زندگانی میں اپنی یا کسی کی تکلیف دور نہیں کر سکے فوت ہونے کے بعد وہ دوسرے کی فریاد کس طرح قبول کر سکتے ہیں۔

﴿مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾(پ ۱۲، یوسف: ۴۰)

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے قیدی ساتھیوں سے فرمایا: ''تم نے اور تمہارے باپ دادا نے جو نام رکھے ہوئے ہیں تم ان ناموں کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔''اللہ'' نے ان کے بارے کوئی دلیل نہیں اتاری، حکم کا اختیار ''اللہ'' کے پاس ہے۔اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے یہی صحیح دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

﴿قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝﴾(پ۸، الاعراف: ۷۱)

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: ''تم پر یقیناً تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب آپڑا ہے کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔''اللہ'' نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائی۔ انتظار کرو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔''

﴿وَ كَيْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (پ ۷، الانعام: ۸۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ''میں ان سے کیوں ڈروں جنھیں تم نے شریک بنایا ہے، حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے ان کو ''اللہ'' کے ساتھ شریک بنایا ہے جس کی ''اللہ'' نے تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ دونوں گروہوں میں سے امن کا حق دار کون ہے؟

﴿هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝﴾ (پ ۱۵، الکہف: ۱۵)

اصحابِ کہف نے کہا: ''یہ ہماری قوم ہے جنہوں نے ''اللہ'' کے سوا کئی معبود بنا لیے ہیں، یہ ان کے لیے واضح دلیل کیوں نہیں پیش کرتے، جو ''اللہ'' پر جھوٹ بولتا ہے اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔''

﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝﴾ (پ ۲۶، الاحقاف: ۴)

''اے نبی ﷺ! ان سے فرمائیں کبھی تم نے غور کیا ہے کہ جنہیں تم ''اللہ'' کے سوا پکارتے ہو؟ دکھاؤ مجھے کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے نازل ہوئی کوئی کتاب لاؤ! یا تمہارے پاس کوئی علمی ثبوت ہے تو اسے پیش کرو۔''

﴿وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (پ ۱۸، المومنون: ۱۱۷)

''جو ''اللہ'' کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا لے جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہوگا یقیناً کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک کرنے والوں کی خدمت میں چند سوال اور ان کے جواب

﴿ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ ﴾ (پ ۱، البقرہ:۲۸)

''تم ''اللہ'' کے ساتھ کیونکر کفر کرتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے، اس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں مار ڈالے گا پھر زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَ بٰرَكَ فِيْهَا وَ قَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۞ ﴾

(پ ۲۴، حم السجدہ:۹، ۱۰)

''اے نبی ﷺ ان سے کہو کیا تم اُس ''اللہ'' کا انکار کرتے اور دوسروں کو اس کا شریک بناتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا، وہی کائنات کا ''رب'' ہے۔ اُس نے زمین پر پہاڑ گاڑ دیے اور ان میں برکتیں رکھ دیں اور زمین میں ضرورت مندوں کے لیے ان کی ضرورت کے مطابق ٹھیک اندازے سے خوراک کا انتظام فرما دیا، یہ سب کام چار دن میں ہو گئے۔''

﴿ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۞ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۞ ﴾ (پ ۲۰، القصص: ۷۱ تا ۷۲)

''اے نبی ﷺ ان سے پوچھیں کبھی تم نے غور کیا ہے کہ اگر ''اللہ'' قیامت تک رات طاری کر دے تو ''اللہ'' کے سوا کون الٰہ ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ ان سے پوچھیں۔ کیا تم نے غور کیا ہے کہ اگر ''اللہ'' تم پر قیامت تک دن چڑھائے رکھے۔ تو ''اللہ'' کے سوا وہ کون الٰہ ہے جو تمہارے لیے رات لا سکے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا کہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو، کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟''

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ان سے پوچھیں اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ زمین اور اس کی تمام چیزیں کس کی ملکیت ہیں؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

وہ ضرور کہیں گے ''اللہ'' کی ہیں، کہو پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

ان سے پوچھیں ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

''وہ ضرور کہیں گے ''اللہ'' ہے فرمائیں پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟''

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

''ان سے پوچھیں اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ ہر چیز پر کس کی بادشاہی ہے؟ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ دینے والا نہیں۔''

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ (پ۱۸، المومنون: ۸۴تا۸۹)

''وہ ضرور کہیں گے کہ اقتدار اور اختیار ''اللہ'' ہی کے پاس ہے کہو پھر کہاں سے تمہیں دھوکہ لگتا ہے؟

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝

''بھلا تم نے سوچا ہے کہ جو تم بیج بوتے ہو۔ اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُسے اُگانے والے ہیں؟

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝

''کیا تم نے غور کیا کہ جو تم پانی پیتے ہو۔ اسے بادل سے تم برساتے ہو یا ہم اُسے نازل کرتے ہیں؟

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ ۝ ﴾ (پ۲۷، الواقعہ: ۶۳، ۷۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کبھی تم نے غور کیا کہ جس درخت سے تم آگ سلگاتے ہو۔ اس درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اسے پیدا کرتے ہیں؟

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝

کیا یہ کسی خالق کے بغیر پیدا ہو گئے ہیں؟ یا خود اپنے آپ کو پیدا کرنے والے ہیں؟

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝

کیا زمین اور آسمانوں کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ یقین نہیں کرتے۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝

کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں؟ یا اُن پر ان کا کنٹرول ہے؟

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

کیا ان کے پاس سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر اوپر کی باتیں سُن لیتے ہیں؟ جو بات انہوں نے سُنی ہے اس کا واضح ثبوت پیش کریں۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝

کیا "اللہ" کی بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے ہیں؟

اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝

کیا آپ ان سے معاوضہ مانگتے ہیں جس کے بوجھ تلے وہ دبے جا رہے ہیں؟

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ جسے وہ لکھ لیتے ہیں؟

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (پ۲۷، الطور: ۳۱: ۴۳)

کیا "اللہ" کے سوا ان کا کوئی معبود ہے؟ "اللہ" اُس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔"

«عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ. فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ. أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُوقِنُونَ. أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُونَ} "قَالَ: كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ"(رواه البخاري: باب قوله: {وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الغُرُوبِ})

''محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے باپ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مغرب کی نماز میں اللہ کے رسول ﷺ کو سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے: ''کیا یہ کسی خالق کے بغیر پیدا ہو گئے ہیں؟ یا خود اپنے آپ کے خالق ہیں؟ یا زمین و آسمانوں کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ یقین نہیں کرتے۔ کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں؟ یا اُن پر ان کا کنٹرول ہے؟'' قریب تھا کہ یہ سنتے وقت میرا کلیجہ پھٹ جائے۔''

﴿ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴾(پ ١٧، الانبیاء: ٤٣)

''کیا جو معبود رکھتے ہیں وہ ہمارے مقابلے میں ان کی حمایت کریں گے؟ حالانکہ نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ انہیں ہماری تائید حاصل ہے۔''

﴿ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴾(پ ٢٢، فاطر: ٤٠)

''اے نبی ﷺ ان سے فرمائیں کہ کبھی تم نے اپنے اُن شریکوں پر غور کیا ہے جنہیں تم ''اللہ'' کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہو؟ مجھے بتاؤ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی کیا شراکت ہے یا ہم نے انہیں کوئی تحریر لکھ دی ہے؟ جس بنا پر یہ لوگ کوئی واضح ثبوت رکھتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ ظالم ایک دوسرے کو دھوکہ دیئے جا رہے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴾

(پ۲۳،ص:۱۰)

''کیا وہ آسمان وزمین اور اُن کے درمیان کی چیزوں کے مالک ہیں؟ تو پھر یہ عالم اسباب کی بلندیوں پر چڑھ کر دیکھیں۔''

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾

(پ۲۵،الشوریٰ:۲۱)

''کیا ان کے لئے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین جیسا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی ''اللہ'' نے اجازت نہیں دی اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگئی ہوتی تو ان کا قضیہ چکا دیا جاتا، یقیناً ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

﴿ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾ (پ۲۶،الاحقاف:۴)

''اے نبی ﷺ! ان سے فرمائیں کبھی تم نے غور کیا ہے کہ جنہیں تم ''اللہ'' کے سوا پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو اس سے پہلے نازل ہوئی کوئی کتاب لاؤ! یا تمہارے پاس کوئی علمی ثبوت ہو تو اسے پیش کرو۔''

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴾ (پ۲۹،القلم:۴۱)

''یا کیا ان کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کا ذمہ لیا ہے اگر یہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لائیں۔''

﴿ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ﴾ (پ۱۸،المومنون:۹۰)

جو بات حق ہے وہ ہم نے ان تک پہنچا دی ہے، کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک کرنے والوں کا مزاج اور ان کا ردِّ عمل

وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ۝

(پ ۱۵، بنی اسرائیل:۴۶)

''جب آپ قرآن میں اپنے ایک رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے اپنی پیٹھوں پر پھر جاتے ہیں۔''

قرآن مجید انسان کے دل کے لیے ابر باراں کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر اس کا اثر اُسی دل پر ہوتا ہے جو کفر ونفاق اور ہر قسم کی عصبیت سے پاک ہوتا ہے۔ اس صفت کا حامل شخص جب قرآن مجید کی تلاوت کرتا اور سنتا ہے تو اس کا دل نرم اور اس کے ایمان میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ (الانفال:۲) اس کے برعکس جس کے دل میں کفر ونفاق اور تعصب ہوگا۔ اس پر قرآن مجید کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ قرآن اور اس کے دل کے درمیان کفر ونفاق اور تعصب کے پردے حائل ہو جاتے ہیں۔ جس وجہ سے اس کے کفر ونفاق میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح کوڑا کرکٹ پر بارش ہو تو تعفن میں تیزی آ جاتی ہے۔ یہی بارش فصلوں پر ہوتی ہے تو وہ لہلہانے لگتی ہیں۔ اس سے پھول مہکتے ہیں، درختوں کے سبزے میں اضافہ ہوتا ہے، ہر چیز کا چہرہ گرد وغبار سے دھل جاتا ہے اور ہر چیز ہشاش بشاش نظر آتی ہے۔ یہی قرآن مجید کی تاثیر ہے کہ وہ کفر ونفاق سے پاک دل میں ایمان کے اضافے کا باعث بنتا ہے۔ لیکن کافر کے کفر اور مشرک کے شرک ونفاق میں اضافہ کیے دیتا ہے۔ جس کا مشرک ان الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔ اس سے ہمارے دل پردے میں، ہمارے کان بہرے ہیں اور ہمارے اور تیرے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔ لہٰذا تم اپنا کام کیے جاؤ اور ہم اپنا کام کیے جائیں گے۔ (حٰم السجدۃ:۵)

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ (پ ۲۴، الزمر:۴۵)

''جب اکیلے ''اللہ'' کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگتے ہیں اور جب ''اللہ'' کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا دائمی اور حقیقی مالک ہے وہ اپنی مخلوق پر بلا شرکتِ غیرے کُلی اختیار رکھتا ہے اس نے کسی اعتبار سے کسی کو بھی کوئی اختیار نہیں دیا۔ توحید کے اس پہلو کو کھول کر بیان کیا جائے تو مشرک کو یہ بات بری لگتی ہے جس بنا پر وہ توحید کے بیان سے نفرت کرتا ہے لیکن جوں ہی بزرگوں کی جھوٹی، سچی کرامات اور ان کی شخصیت کا ذکر کیا جائے تو ایسے لوگوں کے چہرے کھل جاتے ہیں۔ مشرکانہ ماحول کے غلبہ کی وجہ سے اہلِ توحید کی بھی غالب اکثریت ایسی ہے جو توحید خالص اور عقیدہ کے مختلف پہلوں پر گفتگو سننے کی بجائے دوسرے عنوانات پر وعظ سننا زیادہ پسند کرتی ہے۔ اسی بنا پر اہلِ مکہ مطالبہ کرتے تھے کہ اس قرآن کو بدل دیا جائے آج کے مشرک یہ مطالبہ کرنے کی جرأت تو نہیں کرتے لیکن ان کی حالت یہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں بھی ''مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ'' اور ''مِنۡ دُوۡنِهٖ'' کے الفاظ آئے ہیں ان کا ترجمہ صرف بت ہی کرتے ہیں۔ یقین کے لیے مشرکانہ عقیدہ رکھنے والے کسی بھی مفسر کی تفسیر دیکھی جا سکتی ہے حالانکہ اکثر مقامات پر ''مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ'' سے مراد صرف بت نہیں بلکہ زندہ یا فوت شدہ شخصیات ہیں۔ ان کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ آخرت پر حقیقی ایمان نہیں رکھتے اگر ان کا آخرت پر حقیقی ایمان ہو تو ان کے دل اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی صفات اور اختیارات کی بات سن کر باغ باغ ہو جانے چاہئیں۔ مشرک کے آخرت پر ایمان کی اس لیے بھی نفی کی گئی ہے کہ اگر اس کا آخرت پر حقیقی ایمان ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اختیارات کو بلا شرکتِ غیرے تسلیم کرتے ہوئے اور اس کی توحید پر اسے انقباض کی بجائے خوشی کا اظہار کرنا چاہیے۔

ذٰلِكُمۡ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحۡدَهٗ كَفَرۡتُمۡ ۚ وَاِنۡ یُّشۡرَكۡ بِهٖ تُؤۡمِنُوۡا ؕ فَالۡحُكۡمُ لِلّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡكَبِیۡرِ ۝ (پ۲۳ الغافر: ۱۲)

''جب تمہیں اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کرتے تھے اور جب اُس کے ساتھ دوسروں کو ملایا جاتا تو تم مان لیتے تھے، فیصلہ اللہ بزرگ و برتر کے اختیار میں ہے۔''

جہنمیوں کی آہ و زاریوں کے جواب میں انہیں کہا جائے گا کہ تمہارا سب سے بڑا گناہ یہ ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہ جب تمہیں ایک ''اللہ'' کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے جب ''اللہ'' کے ساتھ دوسروں کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے یعنی آج تم مجھے ''اللہ'' مانتے ہو لیکن دنیا میں تم میرے ساتھ کفر و شرک کیا کرتے تھے۔

﴿وَ اِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴾(پ۲۹، القلم:۵۱)

''جب یہ کافر لوگ نصیحت سنتے ہیں تو تمہیں ڈراؤنی نظروں سے دیکھتے ہیں تاکہ تمہارے قدم اکھاڑ دیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔''

﴿وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا﴾

(پ۲۹، الجن:۱۹)

''اور بے شک جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔''

﴿وَ قَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴾(پ۱۳، ابراهیم:۴۶)

''اور یقیناً انہوں نے اپنی ساری چالیں چلیں مگر ان کی ہر چال کا توڑ ''اللہ'' کے پاس تھا اگرچہ ان کی چالیں ایسی تھیں کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی صفات کا حقیقی تصور

قرآن مجید اور حدیث مبارک کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات اَن گنت اور لاتعداد ہیں۔ اس میں کچھ صفات ایسی ہیں جن کا تعلق وجود باری تعالیٰ سے ہے، مثلاً چہرہ، ہاتھ پنڈلی اور اس جیسی دوسری صفات، کچھ اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں اور باقی صفاتی ہیں، انہیں شمار کرنا اور ان کا کماحقہ ادراک کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ اس کے باوجود اس دور میں قلیل اور تیسری صدی ہجری کے اوائل میں لاتعداد ایسے لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کی کوشش کی جس سے نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ بے شمار لوگوں کو گمراہ کیا۔ اس بحث کو میں نے اس لیے چھوڑ دیا ہے کہ وہ فرقے اپنے نظریات کے ساتھ ناپید ہو چکے ہیں، اب ان کے عقائد کا تذکرہ کرنا گمراہی کو رواج دینے کے مترادف ہے، جسے کسی صورت علمی، اخلاقی اور شرعی طور پر جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

⊙⊙⊙

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ نما ہے، وہ اپنی ذات کے اعتبار سے ہر جگہ موجود نہیں ہوتا

﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝﴾(پ۱۶، طٰہٰ:۵)

''الرحمان عرش پر مستوی ہے۔''

بہت سے سمجھ دار لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنے علم، اقتدار اور اختیارات کے حوالے سے ہر جگہ موجود ہے لیکن فی نفسہٖ ذات کے اعتبار سے وہ عرشِ معلی پر ہے۔ جس طرح اس کی شایانِ شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذات کے اعتبار سے ہر جگہ اور ہر کسی کے ساتھ ہونا اس کے احترام اور مقام کے شایانِ شان نہیں۔ اس کا عرش پر مستوی ہونے کا عقیدہ، توحید اور دین کا بنیادی حصہ ہے۔ اس لیے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں دو اور دو چار کی طرح وضاحت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ عرشِ معلی پر جلوہ افروز ہے، جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

(پ۸، الاعراف:۵۴)

''بے شک تمھارا رب ''اللہ'' ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہوا، وہ رات کو دن پر اوڑھاتا ہے جو تیز چلتا ہوا اس کے پیچھے چلا آتا ہے اور اس نے سورج، چاند اور ستارے پیدا کیے، اس حال میں کہ اس کے حکم کے تابع ہیں، سُن لو پیدا کرنا اور حکم دینا ''اللہ'' ہی کا کام ہے، ''اللہ'' بہت برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔''

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ......﴾(پ۱۱، یونس:۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً تمہارا رب ''اللہ'' ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر بلند ہوا۔''

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ . . . ﴾
(پ ۱۳، الرعد: ۲)

''اللہ'' وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے جنہیں تم دیکھتے ہو، پھر وہ عرش پر بلند ہوا..........''

﴿ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِیْرًا ﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۵۹)

''وہی ہے جس نے چھ دنوں میں زمین و آسمانوں کو اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ اسے پیدا کیا پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا۔ الرحمٰن کی شان جاننے والے سے پوچھو۔''

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ . . . . . . ﴾ (پ ۲۱، السجدہ: ۴)

''اللہ'' ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے انہیں چھ دنوں میں پیدا فرمایا، پھر عرش پر جلوہ نما ہوا..........''

﴿ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ . . . . . . ﴾ (پ ۲۷، الحدید: ۴)

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر اُستویٰ ہوا..........''

استوا کا معنی بلند ہونا، قصد کرنا:

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

-هٰذَا بِمَعْنَى الْعُلُوِّ وَالْاِرْتِفَاعِ بِاِجْمَاعِ السَّلَفِ۔ [1]

''سلف صالحین کا اجماع ہے کہ استویٰ کے معنی بلند اور اونچا ہونا ہے۔''

[1] مختصر الصواعق المرسلة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نہ صرف اپنے اسماء وصفات، اقتدار اور اختیارات کے لحاظ سے اعلیٰ وارفع ہے بلکہ وہ علوِ مکانی کے لحاظ سے تمام مخلوق سے اونچا اور بلند و بالا ہے۔ یہ اُس کی ذاتی صفت ہے۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۩﴾(پ۱۴، النحل: ۵۰)

''ملائکہ اپنے ''رب'' سے جو ان کے اوپر ہے، اس سے ڈرتے ہیں اور جو ان کو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔''

﴿أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝﴾(پ۲۹، الملک: ۱۷)

کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے؟ پھر تمہیں پتا چلے کہ اس کا ڈرانا کیسا ہوتا ہے۔''

﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ﴾

(پ۲، البقرہ: ۱۴۴)

''ہم آپ ﷺ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ سو ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیتے ہیں جسے آپ پسند کرتے ہیں۔''

لوگوں کے اعمال کے بارے میں ارشاد ہوا:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ﴾(پ۲۲، الفاطر: ۱۰)

''پاکیزہ کلمات اور نیک عمل کو وہی اوپر اٹھاتا ہے۔''

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ»(رواہ البخاری: باب فضل صلاۃ العصر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس آگے پیچھے رات اور دن میں فرشتے آتے ہیں۔ وہ فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر رات والے فرشتے اوپر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ ملائکہ جواب دیتے ہیں۔ جب ہم ان کے ہاں سے آئے اور جب ان کے پاس گئے، وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

فرعون اپنے آپ و ''انا ربکم الاعلیٰ'' کہلوانے کے باوجود یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ حقیقی ''رب'' آسمانوں پر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد:

﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ (پ ۳، آل عمران: ۵۵)

''جب ''اللہ'' نے فرمایا: اے عیسیٰ یقیناً میں تجھے پوری طرح لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔''

﴿وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًۢا ۝ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ﴾ (پ ۵، النساء: ۱۵۷، ۱۵۸)

''یقیناً انہوں نے اسے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ ''اللہ'' نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔''

معراج مصطفیٰ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے عرش پر ہونے کا بیّن ثبوت ہے:

نبی ﷺ کا معراج پر جانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ اس لیے اس نے اپنے رسول ﷺ کو معراج کے لیے اوپر بلایا۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے ہر جگہ موجود ہے تو پھر آپ ﷺ کو معراج کے لیے اوپر بلانے کا کیا مقصد؟

﴿سُبْحَٰنَ ٱلَّذِيٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ إِلَى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْأَقْصَا ٱلَّذِي بَٰرَكْنَا حَوْلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنْ ءَايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ۝﴾

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''پاک ہے وہ ذات جو رات کو اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے بہت برکت دی ہے، تا کہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بلاشبہ وہی خوب سننے، دیکھنے والا ہے۔''

نبی ﷺ کا ایک لونڈی سے استفسار ''اللہ'' کہاں ہے؟

اللہ کے رسول ﷺ کے پاس معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ آئے اور کہا میں اپنی فلاں لونڈی کو آزاد کرنا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ اسے آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے دو سوال کیے

"أَيْنَ اللهُ" اللہ کہاں ہے؟

لونڈی نے جواب دیا:

"فِي السَّمَاءِ" اللہ آسمان میں ہے۔

پھر پوچھا: "مَنْ أَنَا" میں کون ہوں؟

اس نے کہا:

"أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ" آپ اللہ کے رسول ہیں۔

آپ نے فرمایا:

"أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ" اسے آزاد کر دو یہ ایمان دار ہے۔

(صحيح مسلم: باب تحريم الكلام في الصلاة، ونسخ ما كان من إباحته)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے استفسار:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح عرش پر اُستواء ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ یہ تو معلوم اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے لیکن اس کی کیفیت اور حالت کا علم نہیں، نہ ہی اس کے بارے میں سوچنا اور پوچھنا چاہئے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا جواب:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے استفسار کیا کہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ کس طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ امامِ موصوف نے اسے فرمایا۔ دیا جلاؤ جب دیا جلایا گیا تو پوچھا بتاؤ، دیے کی روشنی کس طرف ہے۔ اس نے کہا چاروں طرف۔ امام صاحب نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی توجہ بھی ہر طرف ہے کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ (پ ۱، البقرہ: ۱۵۵)

''تم جدھر منہ کرو ادھر ہی ''اللہ'' کی توجہ ہے۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کاش اُستویٰ کی تاویل کرنے والے اس بات پر غور کریں:

''اگر کوئی پوچھے کہ ''اللہ'' کا نزول کس طرح ہوتا ہے اور کس طرح عرش پر مستوی ہے، وہ کسی چیز کو کس طرح جانتا ہے، وہ کس طرح کام کرتا ہے اور کس طرح قدرت رکھتا ہے یا کس طرح تخلیق کرتا ہے؟ اس سے پوچھیں بتاؤ۔ اُس کی ذات کیسی ہے؟ وہ جواب دے گا کہ میں ان باتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس سے کہیں میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت نہیں جانتا، کیونکہ صفات کی کیفیت کا علم، موصوف کی کیفیت کے تابع ہوتا ہے۔'' (شرح حدیث النزول)

انسانی فطرت کا تقاضا:

انسانی فطرت کا تقاضا اور اس کی مجبوری ہے کہ ہر بندہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ ہمیشہ اپنے ہاتھ اور نگاہ کو آسمان کی طرف کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہے، وہ بھی دعا کے لیے ہاتھ آسمان کی طرف ہی اٹھاتے ہیں اور سجدہ کے دوران یہ پڑھتے ہیں:

"سبحان ربی الاعلیٰ"

''میرا رب پاک اور بلند و بالا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی حقیقت اور حیثیت

وحدت الوجود اور وحدت الشہود صوفیاء کرام کی اصطلاحیں ہیں۔ وحدت الوجود کا معنی اللہ تعالیٰ ہر ذات میں موجود ہے اور وحدت الشہود کا مطلب وہ ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ ان صوفیاء کے بقول اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو کائنات کی شکل میں ظاہر کیا ہے۔

یاد رہے کہ ہر مذہب کا کوئی نہ کوئی مرکزی اصول ہوتا ہے، جو اس کے سارے نظام میں روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام کا مرکزی اصول بلکہ بنیاد التوحید ہے، توحید کا پہلا اصول اور تقاضا یہ ہے کہ انسان شعوری طور پر سمجھے اور اس پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ کسی نے جنم دیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنم دیا، جس کی تفصیل سورۃ الاخلاص میں بیان کی گئی ہے۔

اس قدر صاف، شفاف وضاحت کے باوجود، نامعلوم بعض صوفیاء کرام نے وحدت الوجود اور شہود کا عقیدہ کہاں سے نکال لیا ہے۔ افسوس! وہ اس کو ''اللہ'' کی قربت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ اسے کفر وشرک گردانتے کے ساتھ سنگین ترین جرم قرار دیتے ہیں۔

صوفیاء کرام اس نظریہ کو طریقت، روحانیت کے نام پر پیش کرتے ہیں، روحانیت میں ایک طرح کا سکون اور اطمینان پایا جاتا ہے۔ اس طرح کے تصوف کی بالخصوص ان لوگوں کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے گناہ اور گھناؤنے جرائم کیے ہوتے ہیں، وہ اپنے عقیدہ کی اصلاح اور شریعت پر عمل کرنے کی بجائے تصوف کو آسان راستہ سمجھتے ہیں۔ یہ اس لیے بھی ہے کہ اکثر گدی نشین برملا کہتے ہیں کہ مرشد کو خوش کرنا اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے۔ اس فکر کو بالخصوص اعلیٰ حکام جلد قبول کرتے ہیں کیونکہ ان حضرات کی اکثریت اللہ تعالیٰ کی قدرت و اختیارات کا جامع تصور، عقیدے کی باریکی اور اس کی حساسیت کو نہیں سمجھتی۔ اس لیے وہ ملکوتی نظام کو دنیا کے نظام اور طریقے کار پر قیاس کرتے ہیں کہ جس طرح صدر یا وزیراعظم کو وزیروں، مشیروں اور نیچے تک ایک (System) کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے خیال کے مطابق اللہ تعالیٰ بھی کائنات کا نظام اسی طرح چلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے۔اس بنا پر اس نے اپنے کچھ اختیارات بزرگوں میں تقسیم کر رکھے ہیں۔اسی عقیدے کی بنیاد پر صوفیاء کرام نے اولیاء کے مناصب اور ان کی تقسیم کار کر رکھی ہے۔

صوفیاء کرام کی درجہ بندی کے مطابق کے یہ بزرگ رجال الغیب میں سے ہیں یعنی یہ حضرات لوگوں کی نظروں سے غائب رہتے ہیں صوفیاء کرام نے ان کے چھ درجے مقرر کیے ہوئے ہیں۔

① غوث (فریادیں سننے والا) ② قطب (چکی کے پاٹوں کے درمیان والی کلی (لکڑی)
③ اوتاد (کیل) ④ ابدال (بدل کی جمع) ⑤ نجیب کی جمع نجباء (نیک لوگ)
⑥ نقیب کی جمع نقباء (سردار)

①: صوفیاء کے ہاں غوث سب سے اوپر کے درجے کا ولی ہوتا ہے۔ان کے نزدیک پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ پیر دستگیر اور غوث اعظم ہیں۔یعنی سب سے بڑے فریاد سننے اور گرنے والوں کو تھامنے والے ہیں۔اس حوالے سے ان کے بارے میں عجیب و غریب داستانیں بنائی اور سنائی جاتی ہیں۔

②: قطب کا معنی: چکی کی وہ لکڑی ہے جس پر چکی گھومتی ہے۔صوفیاء کے بقول کائنات کا سارا نظام قطب کے گرد گھومتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔قطب اپنی قطبیت میں قائم نہیں رہ سکتا جب تک اس کو حروف مقطعات کے معانی معلوم نہ ہوں جو قرآنی سورتوں کی ابتدا میں ہیں۔گویا کہ اس کے پاس علم لدنی (خفیہ علم) ہونا ضروری ہے۔

③ **اوتاد:** لوہے کی میخ کو کہتے ہیں جس طرح کسی چیز پر کیل ٹھونک دی جائے تو وہ حرکت نہیں کر سکتی اس طرح اوتاد کیل کی طرح زمین کے پورے نظام کو قابو کیے ہوئے ہے۔مشہور صوفی ابو سعید خراز سے سوال کیا گیا کہ اوتاد اور ابدال میں کون افضل ہے؟ انہوں نے کہا: اوتاد افضل ہیں، پوچھا گیا کہ وہ کس طرح؟ ابو سعید خراز نے فرمایا۔ کیونکہ ابدال ایک حال سے دوسرے حال میں پلٹا رہتا ہے اور ایک مقام سے دوسرے مقام میں اپنا بدل چھوڑ کر جاتا ہے۔جب کہ اوتاد انتہائی بڑے مرتبہ پر پہنچا ہوتا ہے وہ اپنے مقام سے نہیں ہٹتا وہ اپنی جگہ اور مقام پر اس طرح قائم رہتا ہے جس طرح میخ کو کسی جگہ گاڑ دیا جاتا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مخلوق کا نظام قائم رہتا ہے، ان کے احوال نہیں بدلتے اور وہ مقام تمکین پر فائز ہوتے ہیں۔

④ **ابدال**: امام راغب اصفہانی کے نزدیک ان کو ابدال اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابدال جو شکل چاہتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں اور جہاں سے جاتے ہیں وہاں اپنی شکل کا ایک شخص چھوڑ جاتے ہیں اور ابدال دنیا کے انتظام و انصرام کے لیے مختلف مقامات پر مامور کیے جاتے ہیں۔ باران رحمت کا نزول اور آفات سماوی و ارضی کو ٹالنا انہی کے فرائض میں داخل ہے۔ ❶ ان سے متعلق احادیث بھی بیان کی جاتی ہیں جو سند کے اعتبار سے ثابت نہیں۔

ابتدائی دور کے صوفیاء میں تھوڑے اور بعد کے صوفیاء کرام کی اکثریت نے اللہ احد کے عقیدہ کو وحدت الوجود کی شکل میں بدل دیا اور دین کو طریقت کا نام دے دیا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں میں ایک اچھا خاصا طبقہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ شریعت سمجھی جا سکتی ہے۔ ❷

دوسری صدی ہجری میں اہل تصوف نے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا مفہوم یہ بیان کیا کہ اس کے سوا کوئی معبود ہے نہ مقصود اور نہ موجود۔ یہ نظریہ مزید آگے بڑھا تو معبود، مقصود کے الفاظ ختم کر دیئے گئے اور ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا مطلب یہ لیا گیا ''لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللهُ یعنی ''اللہ'' کے علاوہ کوئی موجود نہیں۔''

حالانکہ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کائنات میں ایک ''رب'' ہے اور وہ اکیلا ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کے سوا جو بھی وجود ہے وہ عارضی ہے یعنی مستقل بالذات نہیں بلکہ فنا ہونے والا ہے۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝﴾

(پ۲۷، الرحمن: ۲۶، ۲۷)

''جو زمین پر ہے وہ فنا ہونے والا ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل اور کریم ذات

❶ غور فرمائیں کہ نہ یہ صرف خود ساختہ مناصب ہیں بلکہ معنوی اور اعتقادی طور پر کس طرح شرکیہ القاب ہیں۔

❷ مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ دانشگاہ پنجاب لاہور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہی باقی رہنے والی ہے۔"

ساتویں صدی ہجری میں محی الدین ابن عربی نے عقیدۂ وحدت الوجود کو منظم اور مربوط شکل دی اور دعویٰ کیا کہ حقیقی وجود ایک ہے اور اس کے سوا جو بھی نظر آتا ہے وہ محض دیکھنے میں نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں وہ ایک ہی وجود ہے۔ ❶

وحدت الوجود کا نظریہ رکھنے والے صوفیاء اس کے لیے ہمہ اوست کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں یعنی سب کچھ وہی ہے۔ وحدت الشہود والے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنا الگ وجود ہے لیکن کائنات اس کا پرتو (Refelection) ہے، وہ اس کے لیے ہمہ از اوست کے الفاظ استعمال کرتے ہیں یعنی سب کچھ اسی سے نکلا ہے۔ بلھے شاہ اور بہت سے صوفیاء کرام کے کلام اس عقیدے کی ترجمانی کرتے ہیں:

ایک	الف	پڑھو	چھٹکارا	اے
ایک	الفوں دو	تن	چار	ہوئے
پھر	لکھ	کروڑ	ہزار	ہوئے
پھر	اوتھوں	باجھ	شمار	ہوئے
ایس	الف دا	نکتہ	نیارا	اے

اس الف (اللہ کا) اور اس کی مخلوقات کا بھید نرالا ہے۔ ایک الف (اللہ کا) پڑھو تو نجات ہو جاتی ہے۔ ایک الف (اللہ کے) ہی سے دو، تین، چار، یعنی بہت سے جاندار وجود میں آئے ہیں جو بڑھ کر ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں، پھر ان گنت ہو گئے۔

بلھے شاہ کے نزدیک اللہ اور رسول ﷺ کے درمیان صرف میم کا فرق ہے:

احد	احمد	وچ	فرق	نہ	بلھیا
اک	رتی	بھیت	مروڑی		دا

بلھے شاہ احد (اللہ) اور احمد (محمد) میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ان میں فرق بظاہر حرف میم کی مروڑی کا ہے ورنہ اللہ اور محمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں۔"

حالانکہ قرآن مجید نے سورۃ الاخلاص اور درجنوں نہیں بلکہ سیکڑوں آیات میں ثابت کیا ہے

❶ خانقاہی نظام از ڈاکٹر امان اللہ صاحب، پنجاب یونیورسٹی لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات میں اکیلا ہے، اس کا کوئی بھی شریک، جزو اور ہم مثل نہیں ہے۔

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾﴾ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۱۱)

''کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔''

سورۃ الاخلاص توحید باری تعالیٰ کا مرقع ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾﴾

''فرما دیں کہ وہ اللہ ایک ہے، ''اللہ'' بے نیاز ہے''

اللہ تعالیٰ کی صفت ''اَحَدٌ'' میں معنوی طور پر توحید کی تینوں اقسام پائی جاتی ہیں۔ اس کے باوجود تفصیل کے لیے ''الصمد'' اور دوسری صفات کا ذکر کیا گیا ہے، اہلِ لغت نے الصمد کے بہت سے معانی ذکر کیے ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے۔

- الصمد: ایسی ذات جس کی مشکل کے وقت پناہ لی جائے۔
- وہ ذات جس میں کسی قسم کا خلا اور ضعف نہ پایا جائے۔
- ایسی ذات جس کے وجود سے نہ کوئی چیز نکلتی ہو اور نہ اس میں کوئی چیز داخل ہوتی ہو۔
- ایسی ذات جو ہر اعتبار سے کامل اور اکمل ہو۔
- وہ ذات جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کی محتاج نہ ہو۔

مذکورہ بالا معانی کو سامنے رکھتے ہوئے مفسرین کی غالب اکثریت نے الصمد کا معنیٰ بے نیاز کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو ہر اعتبار سے بے نیاز ہے۔ بے نیاز کا یہ معنیٰ نہیں کہ اسے اپنی مخلوق کی کوئی پرواہ نہیں، بلکہ بے نیاز کا معنیٰ ہے کہ وہ غنی ہے اور پوری مخلوق اس کی محتاج ہے۔

اگر ساری مخلوق مل کر بغاوت کر دے تو اس کی ذات اور بادشاہت کو رائی کے دانے کے برابر فرق نہیں پڑتا۔ اگر سارے اس کے تابع فرمان ہو جائیں تو اس کی بادشاہت میں اضافہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ ''الصمد'' ہے۔

﴿وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٨﴾﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم زمین والے سب کے سب کفر کرو تو یقیناً اس سے ''اللہ'' بے پروا اور بہت تعریف والا ہے۔''

﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾

''نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اسے کسی نے جنم دیا''

یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''اللہ'' کا بیٹا قرار دیتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ اختیارات ان کو دے رکھے ہیں:

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـــُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (پ ۱۰، التوبہ: ۳۰)

''اور یہودیوں نے کہا عزیر ''اللہ'' کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا مسیح ''اللہ'' کا بیٹا ہے حالانکہ یہ ان کی محض زبانی باتیں ہیں، وہ ان لوگوں جیسی باتیں کرتے ہیں جنہوں نے ان سے پہلے کفر کیا ''اللہ'' انہیں غارت کرے کہ یہ کہاں سے بہکائے جا رہے ہیں۔''

عیسائیوں کا ایک گروہ اس سے بڑھ کر یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے۔

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

(پ ۶، المائدہ: ۷۳)

''بلاشبہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے کہا کہ ''اللہ'' تین میں سے تیسرا ہے، حالانکہ ایک معبود کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو وہ کہتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا انھیں ضرور اذیت ناک عذاب ہوگا۔''

اہلِ مکہ کی کذب بیانی:

﴿وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ (پ۲۵، الزخرف:۱۹)

انہوں نے فرشتوں کو جوالرحمان کے خاص غلام ہیں، بیٹیاں قرار دے لیا ہے، کیا وہ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے کہ ان کی گواہی لکھ لی جائے انہیں ہر صورت اس کا جواب دینا ہوگا۔''

﴿اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾﴾

(الصافات:۱۵۰تا۱۵۲)

''کیا ہم نے ملائکہ کو بیٹیاں بنایا ہے اور یہ اس وقت موجود تھے؟ سُن لو یقیناً یہ لوگ جھوٹی باتیں کرتے ہیں کہ ''اللہ'' کی اولاد ہے، بے شک یہ لوگ جھوٹے ہیں کہ ''اللہ'' نے اپنے لیے بیٹوں کی بجائے بیٹیاں پسند کی ہیں؟''

کلمہ پڑھنے والوں کا مبالغہ اور زیادتی:

دنیا میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص کروڑوں کی تعداد میں کلمہ پڑھنے والے حضرات یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی ذات کے اعتبار سے ''اللہ'' کے نور کا حصہ ہیں۔ اس کے لیے کئی مساجد میں اذان سے پہلے ''نور من نور اللہ'' کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرما کر واضح کر دیا ہے کہ اس کے نور کی ایک جھلک نہ موسیٰ برداشت کر سکے اور نہ ہی پہاڑ برداشت کر سکا۔

﴿وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾﴾ (پ۹، الاعراف:۱۴۳)

''جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر آئے اور اس کے رب نے اس سے کلام فرمایا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اپنا آپ دکھا تاکہ میں تیری زیارت کر سکوں۔ فرمایا: تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا اور لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ جب اس کے "رب" نے پہاڑ پر جلوہ ڈالا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے جب اسے ہوش آیا تو کہنے لگے تو پاک ہے میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔"

علامہ اقبال رحمہ اللہ اس وحدت الوجود اور شہود عقیدہ کی یوں وضاحت اور تردید کرتے ہیں:

فرماتے ہیں کہ میرے والد کو فتوحات اور فصوص سے کمال توغل رہا ہے اور چار برس کی عمر سے میرے کانوں میں ان کتابوں کا نام اور ان کی تعلیمات پڑنی شروع ہو گئی۔ برسوں تک ان دونوں کتابوں کا درس ہمارے گھر میں رہا، گو بچپن کے دنوں میں مجھے ان مسائل کی سمجھ نہیں تھی، تاہم محفل درس میں ہر روز شریک ہوتا بعد میں جب عربی سیکھی تو کچھ کچھ خود بھی پڑھنے لگا اور جوں جوں علم اور تجربہ بڑھتا گیا، میرا شوق اور واقفیت زیادہ ہوتی گئی۔ ❶

مروجہ تصوف کو اسلام کے سادہ عقائد اور عربی روح دینی سے کوئی تعلق نہیں اور اس کا بنیادی ستم یہ ہے کہ یہ خودی کو تباہ کرتا ہے، حالانکہ خودی ایک ایسی چیز ہے جو افراد و اقوام کی زندگی کی ضامن اور انسان کو بلند ترین مادی و روحانی مدارج پر پہنچانے کی کفیل ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ ہر انسان کی خودی نہ صرف قائم رہے، بلکہ ارتقا کی منزلیں طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچ جائے جو اس کے لیے مقدر ہے اور جس سے بڑا کوئی مقام انسانی تصور میں نہیں آسکتا۔

میرا فطری اور آبائی میلان تصوف کی طرف ہے اور یورپ کا فلسفہ پڑھنے سے یہ میلان اور بھی قوی ہو گیا تھا، کیونکہ فلسفہ یورپ بحیثیت مجموعی وحدت الوجود کی طرف رُخ کرتا ہے، مگر قرآن مجید پر تدبر کرنے اور تاریخ اسلام کا بغور مطالعہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے اپنی غلطی معلوم ہوئی اور میں نے محض قرآن کی خاطر اپنے قدیم خیال کو ترک کر دیا اور اس مقصد کے لیے مجھے اپنے فطری اور آبائی رجحانات کے ساتھ ایک خوفناک دماغی اور قلبی جہاد کرنا پڑا۔ ❷

❶ خط بنام پھلواری: ۲۴/ ۲/ ۱۹۱۶
❷ بنام حسن نظامی: ۳۰/ ۱۲/ ۱۹۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہبانیت دنیا کی ہر مستعد قوم میں اس کے عملی زوال کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا مٹانا ناممکن ہے کہ بعض رہبانیت پسند طبائع ہمیشہ موجود رہتی ہیں جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ صرف اس قدر ہے کہ اپنے دین کی حفاظت کریں اور اس کو رہبانیت کے زہریلے اثر سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ ہم وحدت الوجودیوں کو مسلمان بنانا نہیں چاہتے، بلکہ مسلمانوں کو ان کے تخیلات کے دام سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم حق پر ہیں تو خدا ہماری حمایت کرے گا اور اگر ہم ناحق پر ہیں تو ہم فنا ہو جائیں گے۔ ابن تیمیہ، ابن جوزی، زمخشری اور ہندوستان میں حضرت مجدد الف ثانی، حضرت عالمگیر غازی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ اسماعیل دہلوی نے یہی کام کیا ہے اور ہمارا مقصد صرف اس سلسلے کو جاری رکھنے کا ہے اور کچھ نہیں۔ [1]

اس عقیدہ کے حامل حضرات کی فکر اور غلط فہمی کی بنیاد درج ذیل آیات اور حدیث مبارکہ ہیں:

یہ حضرات (سورۃ البقرہ، سورۃ الحدید، سورۃ المجادلہ) کی آیات اور حدیث مبارکہ سے مغالطہ لیتے یا دیتے ہیں، حالانکہ ان آیات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر کرنا اور یہ بتلانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم، اقتدار، اختیار کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہوتا ہے نہ کہ اپنی مقدس ذات کے ساتھ!

﴿وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ (پ ۲، البقرہ: ۱۱۵)

''مشرق اور مغرب اللہ ہی کے لیے ہیں تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کی توجہ ہے اللہ یقیناً بڑی وسعت اور علم والا ہے۔''

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ﴾ (پ ۲۷، الحدید: ۴)

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر

[1] مقالات اقبال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلوہ افروز ہوا، جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور جو کچھ آسمان کی طرف چڑھتا ہے وہ اسے جانتا ہے، سب کچھ اس کے علم میں ہوتا ہے، تم جہاں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُسے دیکھتا ہے۔''

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (پ۲۸، المجادلہ: ۷)

''کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ زمین و آسمانوں کی ہر چیز ''اللہ'' کے علم میں ہے؟ ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا وہ نہ ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان میں وہ چھٹا نہ ہو، خفیہ بات کرنے والے اس سے کم ہوں یا زیادہ، وہ جہاں کہیں بھی ہوں وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، پھر قیامت کے دن وہ انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا عمل کیے ''اللہ'' ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

«عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ» (رواہ البخاری: کتاب الرقاق، باب التواضع)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اللہ''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اس سے میں اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میں نے جو چیز بندے پر فرض کی اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز محبوب نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے، بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ جب میں اس کے ساتھ محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ وہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں، میں کسی کام میں اتنا تردُّد نہیں کرتا۔ جتنا مومن کی جان قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ بندہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھے اس کی تکلیف اچھی نہیں لگتی۔''

اس حدیث مقدسہ میں نوافل کی فضیلت، نیک بندے کی تابعداری اور اس کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربت بیان کی گئی ہے نا کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ہاتھ پاؤں اور اس کا وجود بن جاتا ہے۔

وحدت الوجود اور الشہود کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری بھی ہے اور سنگین جرم بھی:

اس عقیدہ کے ہلکے پن کا اندازہ لگائیں کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کی عطا کردہ حیا کی بنا پر اس قدر نفیس اور پاکیزہ فطرت ہیں کہ جب کوئی شخص برہنہ ہوتا ہے تو وہ حیا کی وجہ سے اس سے دور چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حیا کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ کیا ملائکہ، جن وانس، درندوں، پرندوں کو حیا دینے والا ''اللہ'' ہر جگہ اور ہر شخص کے ساتھ ہو سکتا اور ہر حالت میں؟

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ۔ ۔ ۔ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنِ التَّعَرِّي فَاسْتَحْيُوْا مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ لَا يُفَارِقُوْنَكُمْ إِلَّا عِنْدَ ثَلَاثِ حَالَاتٍ اَلْغَائِطِ وَ الْجَنَابَةِ وَ الْغُسْلِ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ بِالْعَرَاءِ فَلْيَسْتَتِرْ بِثَوْبِهِ أَوْ بِجِذْمَةِ حَائِطٍ أَوْ بِبَعِيْرِهِ»

(رواه البزار: باب مسند عبدالله بن عباس رضی اللہ عنہما [ضعيف جداً])

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں ننگا ہونے سے منع کیا ہے۔ تم ''اللہ'' کے فرشتوں سے حیا کرو۔ فرشتے تم سے صرف تین حالتوں میں الگ ہوتے ہیں قضائے حاجت، جنابت اور غسل کے وقت، جب تم میں سے کوئی کھلی جگہ میں غسل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو کسی کپڑے سے ڈھانپ لے یا درخت کے تنے کے پیچھے یا اپنے اونٹ کو اوٹ بنا لے۔'' ❶

حقیقت یہی ہے کہ

وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے عقیدہ کی ابتداء یہود ونصاریٰ کے باطل عقیدہ سے ہوئی اور ان سے متاثر ہو کر ہندو مذہب نے حلول کا عقیدہ اختیار کیا اور اسی کی بگڑی ہوئی شکل تصوف میں در آئی جس کو بعض صوفیاء کرام نے وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے طور پر اختیار کر لیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ناشکری اور سنگین جرم قرار دیا ہے۔

﴿وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (پ۲۵، الزخرف:۱۵)

''انہوں نے ''اللہ'' کے بندوں میں سے بعض کو اس کا حصہ بنا لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان واضح طور پر کفر کرنے والا ہے۔''

﴿وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ؕ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۙ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؕ﴾ (مریم:۸۸تا۹۲)

''وہ کہتے ہیں کہ الرحمان کی اولاد ہے بلاشبہ یہ بہت ہی بے ہودہ بات ہے جو تم لوگ کہہ رہے ہو قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں کہ انہوں نے الرحمان کی اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے جب کہ الرحمان کی شان نہیں کہ وہ کسی کو اولاد قرار دے۔''

❶ تفصیل کے لیے ''اللہ کہاں ہے'' از قلم ڈاکٹر سموں آف بدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ توحید کے منطقی نتائج اور انسان کی زندگی پر اس کے اثرات

① اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا عقیدہ اور اس کا منطقی نتیجہ:

اللہ تعالیٰ کو خالق، حقیقی مالک اور معبود ماننے اور سمجھنے کا عقیدہ، انسان بالخصوص مسلمان کو مسلسل احساس دلاتا ہے کہ جس نے تجھے پیدا کیا اور جس کی تو ملک ہے، اس کے حقوق میں سے پہلا حق یہ ہے کہ تجھے اس کا بندہ بن کر رہنا چاہیے۔ اس کا بندہ اور مملوک ہونے کی بنا پر تجھے صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکنا اور اس کی عبادت کرنا اور اسی کا غلام بن کر رہنا ہوگا۔ یہ عقیدہ انسان پر جس قدر حاوی ہوگا اسی قدر ہی وہ اپنے رب کے قریب اور اس کا تابعدار بن کر رہے گا۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾ (پ ۲۷، الذاریات: ۵۶)

"میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾ (پ ۸، الانعام: ۱۶۲، ۱۶۳)

"فرما دیجیے کہ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا حکم ماننے والوں میں ہوں۔"

② اللہ تعالیٰ کی محبت:

انسان کو دنیا میں کئی افراد، اشیاء اور امور سے محبت ہوتی ہے مگر توحید پر کامل یقین رکھنے والے کے لیے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی محبت رکھے کہ یہ محبت تمام محبتوں پر غالب رہے اگر رب کریم کی محبت سے کسی دوسرے کی محبت کا ٹکراؤ اور تقابل ہو جائے تو بندۂ مومن تمام محبتوں کو اپنے رب کی محبت پر قربان کر دے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ﴾ (پ ۲، البقرہ: ۱۶۵)

"اور اہل ایمان "اللہ" کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ»

(رواہ مسلم: بَابُ بَيَانِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس میں تین اوصاف ہوں گے وہ ایمان کی لذت پالے گا۔(۱) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھتا ہو۔ (۲) کسی سے صرف ''اللہ'' کے لیے محبت کرتا ہو۔ (۳) کفر کی طرف واپس پلٹنا اُسے انتہائی ناگوار ہو۔''

«عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ»(رواہ ابو داؤد: بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ [صحیح])

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کے لیے محبت کی، اور اللہ کی رضا کے لیے ہی دشمنی کی، اللہ کی رضا کے لیے دیا اور اللہ ہی کی رضا کے لیے روک لیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔''

انسان خاص کر مسلمان کے دل میں جس قدر اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی اتنا ہی وہ اس کے قریب ہوگا اور اپنے رب کی فرمانبرداری میں لذت محسوس کرے گا۔

④ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کا نتیجہ:

توحید باری تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت رب ذوالجلال کی نافرمانی اور اس کی گرفت سے ڈرتا اور اس کی پناہ طلب کرتا رہے۔ اس کے خوف کو ہر قسم کے خوف اور ڈر پر غالب رکھنے کی کوشش کرے، جس نے ٹھیک طریقے سے اس کا خوف اپنے آپ میں پیدا کر لیا وہ ہر قسم کے خوف سے نجات پائے گا اور گناہوں سے بچا رہے گا۔

﴿إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (پ ۴، آل عمران: ۱۷۵)

’’یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے اگر تم ایماندار ہو تو اُن سے نہ ڈرو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔‘‘

﴿ وَ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴾ (پ ۱، البقرہ: ۴۰)

’’اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔‘‘

④ شکر اور اس کے اثرات:

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کرنا، مشکلات سے نجات پانے کا بہترین طریقہ ہے، مزید ملنے کی گارنٹی اور رزق والی نعمت سے مامون رہنے کی ضمانت ہے اور یہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت ہی پسندیدہ عمل ہے، اس کے مقابلے میں ناشکری ہے جو کفر کے مترادف ہے۔ توحید کے تقاضوں میں ایک تقاضا یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات کو ہمیشہ یاد رکھے اور اس کی نوازشات پر اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

﴿ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾ (پ ۲، البقرہ: ۱۷۲)

’’اگر صرف اُسی کی عبادت کرتے ہو تو ’’اللہ‘‘ کا شکر ادا کرو۔‘‘

﴿ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۶۶)

’’پس ’’اللہ‘‘ کی عبادت کرو اور شکر گزار بندوں میں شامل ہو جاؤ۔‘‘

﴿ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴾ (پ ۲۱، لقمان: ۱۴)

’’میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرتے رہو، بالآخر تم نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔‘‘

﴿ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴾ (پ ۵، النساء: ۱۴۷)

’’تمہیں سزا دینے سے ’’اللہ‘‘ کو کیا فائدہ ہے، اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو ’’اللہ‘‘ نہایت ہی قدر افزائی کرنے والا ہے۔‘‘

انسان پر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس کی نعمتیں لاتعداد ہیں جن کا شمار کرنا اس کے بس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روک نہیں۔

﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۳۴)

''اگر تم اللہ کی نعمتوں کی گنتی کرنا چاہو تو تم انہیں شمار نہیں کر سکو گے۔''

جس طرح رب کریم کی نعمتیں بے شمار اور مختلف ہیں اسی طرح ہر نعمت کا شکر بھی الگ الگ ہے اور ہونا چاہیے۔

مال دار آدمی ''اللہ'' کے راستے میں مال خرچ کرنے کی بجائے صرف زبان سے حمد و ستائش کرتا ہے تو وہ شکر گزار بندوں میں شمار نہیں ہوگا۔ ایک صحت مند آدمی کسی سے تعاون کرنے کے قابل ہے مگر مستحق کی مدد نہیں کرتا تو وہ شکر ادا کرنے میں کوتاہی کرے گا۔

شکر وہ جذبہ ہے جس سے انسان کی طبیعت خود بخود اپنے محسن کے احترام اور اس کی سمع و اطاعت کے لیے آمادہ ہوتی ہے احسان اس کے اعتراف سے محسن کی ذات کے ساتھ والہانہ لگاؤ اور اس کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

«عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ» (رواہ الترمذی: باب ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك [حسن])

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔''

نبی ﷺ کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ جو اپنے جیسے انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خالق کائنات کے پہاڑوں جیسے ان گنت احسانات کا کس طرح شکر ادا کر سکتا ہے۔

شکر کے مقابلے میں ناشکری ہے جو قرآن کے الفاظ میں تمام نافرمانیوں اور بغاوتوں کی بنیاد ہے۔

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾

(پ ۱۳، ابراھیم: ۷)

''اگر تم شکر ادا کرو گے تو تمہیں زیادہ دیا جائے گا اگر ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ نبی ﷺ کا وظیفۂ شکر:

«اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»

(رواہ ابی داؤد: بَابٌ فِي الاِسْتِغْفَارِ [صحیح])

''اے اللہ اپنے شکر اور بہترین انداز سے عبادت کرنے کی توفیق نصیب فرما۔''

⑥ اللہ تعالیٰ کی رضا:

عقیدۂ توحید کا منطقی اور طبعی تقاضا ہے کہ نیکی کا ہر کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے۔ جس کا دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ نیک عمل کی ادائیگی میں کسی قسم کا دنیوی مفاد نہیں ہونا چاہیے۔

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ﴾ (پ۲، البقرہ:۲۰۷)

''اور لوگوں میں سے ایسا شخص بھی ہے جو ''اللہ'' کی خوشنودی کے لیے اپنی جان بیچ دیتا ہے، ''اللہ'' اپنے بندوں پر نہایت نرمی فرمانے والا ہے۔''

﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ﴾ (پ۱۰، التوبہ:۷۲)

''اور ''اللہ'' کی رضا سب سے بڑی بات ہے۔''

«عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ» (رواہ الترمذی: کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان [صحیح])

''ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص لوگوں کی ناراضگی لے کر ''اللہ'' کی رضا چاہتا ہے ''اللہ'' اُسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کے لیے ''اللہ'' کو ناراض کرتا ہے ''اللہ'' اُسے لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔''

⑦ صحیح سوچ اور مثبت کردار:

عقیدۂ توحید کا شعور حاصل ہو جائے تو انسان کی سوچ منفی کی بجائے مثبت بن جاتی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نفسیاتی اصول یہ ہے کہ جس کی سوچ مثبت ہوگی، اس کا قول اور فعل بھی مثبت ہوگا، کیونکہ قول وفعل کا پہلا محرک انسان کی سوچ ہی ہوا کرتی ہے۔ آدمی شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی سوچ کے مطابق ہی عمل کرتا ہے۔ قرآن مجید نے اس اصول کو اچھے اور ناقص درخت کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

''کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ ''اللہ'' نے ایک پاکیزہ کلمہ کی مثال بیان فرمائی ہے، جو ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے، جس کی جڑیں مضبوط ہیں اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں، وہ اپنے رب کے حکم سے ہر موسم میں پھل دیتا ہے اور ''اللہ'' لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور بری بات کی مثال اس ناقص پودے کی طرح ہے، جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے، اس کے لیے قرار نہیں ہے۔'' (پ ۱۳، ابراھیم: ۲۵، ۲۶)

⑧ عقیدہ کے اخلاق اور کردار پر اثرات:

توحید کائنات کی سب سے بڑی سچائی ہے۔ اس کا پہلا تقاضا ہے کہ آدمی اسے دل کی گہرائی، زبان کی سچائی اور عمل کی تائید کے ساتھ قبول کرے، جس نے توحید کے یہ مطالبات پورے کیے اور اسے شعوری طور پر سمجھنے کی کوشش کی تو سچائی اس کے کردار اور گفتار میں اس طرح راسخ ہو جائے گی کہ اس کے لیے جھوٹ بولنا، اس کی تائید کرنا اور جھوٹے لوگوں کا ساتھ دینا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا، گویا کہ سب سے بڑی سچائی کو تسلیم کرنے کے بعد انسان کے کردار اور گفتار میں سچائی کا غالب ہونا یقینی ہے۔

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۱۹)

''اے ایمان والو ''اللہ'' سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھی بن جاؤ۔''

«عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا فَقَالَ لَا» (موطا امام مالک: کتاب الجامع، باب أن عبدالله بن مسعود كان يقول عليكم بالصدق [حسن])

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت صفوان بن سلیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا گیا، کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ پھر پوچھا گیا کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔''

⑨ استقامت اور مستقل مزاجی:

شعوری عقیدے کا بہر صورت یہ نتیجہ نکلتا ہے اور نکلنا چاہئے کہ اس شخص کے کردار اور افکار میں مستقل مزاجی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے دنیا کا مفاد اور خوف اس کی سوچ میں تبدیلی اور کردار میں تزلزل واقع نہیں کرسکتا۔ اس کا منطقی نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ شخص عقیدے کی خاطر ہر چیز قربان کرنے کو کامیابی خیال کرے گا اور وہ حق کے مسئلہ میں مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرے گا۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝﴾ (پ۲۶، الاحقاف:۱۳)

''یقیناً جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے، پھر اس پر قائم ہو گئے انہیں نہ خوف ہوگا اور نہ وہ پریشان ہوں گے۔''

«وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِاللهِ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قُلْ لِّيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَّا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ» (رواہ مسلم: باب جامع أوصاف الإسلام)

''حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات ارشاد فرمائیں کہ آپ ﷺ کے بعد کسی سے سوال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے، دوسری روایت میں ہے کہ ''آپ کے علاوہ'' کسی سے پوچھنے کی حاجت نہ رہے۔ فرمایا ''اللہ'' پر ایمان لانے کے بعد اس پر پکے ہو جاؤ۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩ عقیدۂ توحید فکری وحدت اور اتحاد کی بنیاد ہے:

کلمہ طیبہ بظاہر دوسروں کی نفی سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن یہ نفی انتشار اور افتراق کے لیے نہیں بلکہ حقیقت میں یہ فکری وحدت اور عملی اتحاد کی دعوت ہے۔ کیونکہ اتحاد مثبت بنیادوں پر ہی ہونا چاہئے۔ اس لیے کلمہ کی ابتداء میں ہر اس فکر اور عمل کی نفی کی گئی ہے۔ جس سے انسانی فکر اور اتحاد کو خطرہ ہوسکتا ہے۔ سب سے پہلے اس کے ذریعے انسانوں کو یہ سبق دیا کہ تم ایک ماں باپ کی اولاد، ایک خالق کی مخلوق ہونے کے ناطے سے ایک ہی خالق کی مخلوق ہو۔ (پ ۴، النساء: ۱) اگر اس نے تمہارے خاندان اور قبائل بنائے ہیں تو اس کا مقصد باہمی تعارف کی سہولت فراہم کرنا ہے، ورنہ تمہارے رب کے ہاں یہ وجہ امتیاز نہیں ہے۔ امتیاز کی بنیاد خدا خوفی ہے۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۳) جو عقیدۂ توحید کا اہم ترین جزو ہے۔ یہی عقیدہ تمہیں ایک اور نیک بنا سکتا ہے۔

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۰)

مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: ... اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، وہ اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے تقویٰ اس جگہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا ...."

(رواہ مسلم: کتاب البر والصلۃ)

⑪ سکون اور اطمینان:

انسان کی فطرت ہے کہ بے شک اسے ہر چیز میسر ہو لیکن سکون حاصل نہ ہو تو اس کے لیے بڑی سے بڑی نعمت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ طبیعت پُر سکون اور دل کو اطمینان حاصل ہو تو آدمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روکھی سوکھی کھا کر جھونپڑی میں بھی گزارا کر لیتا ہے۔ جو لوگ سکون کی دولت سے محروم ہوتے ہیں وہ کئی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں بعض لوگ خود ہی پھانسی کے پھندے پر لٹک جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو روح اور جسم کے ساتھ تخلیق فرمایا ہے۔ جسم کے آرام و قیام کا تعلق زمین اور اس کی پیداوار کے ساتھ ہے۔ روح کا رشتہ ملکوتی دنیا سے قائم کیا گیا ہے۔ جس طرح انسان کے جسم کو طعام و قیام اور سکون و آرام کی ضرورت ہے اس طرح روح کی خوراک اور اس کا آرام وسکون اس میں ہے کہ آدمی کا کردار اور اس کے خیالات پاکیزہ ہونے چاہئیں۔ اس اہتمام وانتظام کے باوجود بھی روح اپنے آپ میں اضطراب، بے سکونی اور ایک طرح کی بھوک محسوس کرتی ہے۔ روح کی ضرورت پوری کرنے اور اسے ہشاش بشاش رکھنے کے لیے عقیدۂ توحید اور ذکر جیسی نعمت سے سرفراز کیا گیا ہے۔

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ١ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُؕ۝﴾ (پ ۱۳، الرعد:۲۸)

''جو لوگ ایمان لائے، ان کے دل ''اللہ'' کی یاد سے سکون پاتے ہیں۔ سنو! ''اللہ'' کی یاد سے ہی دل اطمینان پایا کرتے ہیں۔''

«عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ» (رواه النسائی: بَابُ حُبِّ النِّسَاءِ [صحیح])

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نماز میری آنکھوں کا سکون ہے۔''

نبی ﷺ دعا کرتے: «أَللّٰهُمَّ......... أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ»

(رواه احمد: باب مسند عبدالله بن مسعود [صحیح])

''الٰہی! قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور میری پریشانیوں کا مداوا اور غموں کا تریاق بنا دے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) توکل اور خود اعتمادی:

توکل کا معنٰی ہے اعتماد اور بھروسہ کرنا۔ توکل علی اللہ کا معنٰی ہوا کہ بندہ اپنے خالق و مالک پر کامل اعتماد و یقین کا اظہار کرتا ہے، جو اپنے رب پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور اس کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ»

(رواه الترمذی: كتاب صفة القيامة والرقائق والورع [صحيح])

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: بچے! میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں۔ اللہ کو یاد رکھو وہ تجھے یاد رکھے گا، اگر تو ''اللہ'' کو یاد رکھے گا تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب مانگو تو ''اللہ'' ہی سے مانگا کرو، جب مدد طلب کرو تو ''اللہ'' ہی سے مدد طلب کرو، اور یقین رکھنا کہ اگر سب لوگ تجھے فائدہ دینے کے لیے جمع ہو جائیں تو وہ اتنا ہی فائدہ دے سکتے ہیں جتنا ''اللہ'' نے تیرے لیے لکھ رکھا ہے، اگر وہ تجھے نقصان دینے پہ تل جائیں تو تجھے اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا تیرے مقدر میں لکھا گیا ہے، قلمیں اٹھالی گئیں ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس کا مفہوم اس طرح سمجھایا ہے:

«سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْقِلُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ»

(رواه الترمذی: کتاب صفة القیامة والرقائق [حسن])

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! میں اونٹ کو باندھ کر توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر۔ آپ نے فرمایا: پہلے باندھو اور پھر توکل کرو۔''

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (پ ۲۸، الطلاق: ۳)

''جو ''اللہ'' پر بھروسہ کرے گا وہ اس کے لیے کافی ہوگا۔ ''اللہ'' اپنا حکم نافذ کرکے رہتا ہے ''اللہ'' نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار یہ بات بتلائی اور سمجھائی ہے کہ جو ''اللہ'' کی ذات پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے ہر اعتبار سے اس پر بھروسہ اور اعتماد کرنا چاہیے، یہ عقیدے کا ایسا پہلو ہے کہ انسان اس سے اپنے آپ کو خود کفیل سمجھتا ہے، جس سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے ایسا شخص (Self made) سیلف میڈ زندگی گزارنے کا عادی بن جاتا ہے۔ جو فرد اور قوم اللہ تعالیٰ پر توکل اور خود اعتمادی کھو بیٹھتی ہے وہ بالآخر دوسری اقوام کی غلام بن جاتی ہے۔

⑬ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا عقیدہ انسان میں بہادری اور انکساری پیدا کرتا ہے:

صحیح فکر اور مثبت سوچ کے بعد انسان میں جرأت پیدا نہ ہو تو آدمی نہ حق بیان کر سکتا ہے اور نہ صحیح معنوں میں اس پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ سورۃ المدثر میں تیسرا فرمان یہی ہے۔ اے نبی ﷺ اُنھیں اپنے رب کی کبریائی سے آگاہ فرمائیں۔ کیونکہ زمین وآسمانوں میں کبریائی اسی کے شایانِ شان ہے۔ اس عقیدہ سے انسان میں بیک وقت دو قسم کے کردار سامنے آتے ہیں۔ دشمن کے مقابلے میں اس میں بہادری اور جواں مردی پیدا ہوتی ہے۔ جو مجاہد کو بندوق کی گولی اور توپ کے دھانے کے سامنے کھڑا ہونے کا ولولہ دیتی ہے۔ دوسری طرف ''اللہ'' کی کبریائی کا تصور مسلمان کے دل میں اُس کے حضور عاجزی اختیار کرنے کا سبق دیتا ہے اور اپنے بھائی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں تواضع اور نرمی پیدا کرتا ہے۔

﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ (پ۲۹، المدثر:۳)

اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔''

﴿وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

(پ۲۵، الجاثیہ:۳۷)

''زمین اور آسمانوں میں بڑائی اسی کے لیے ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔''

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾

(پ۲۶، الفتح:۲۹)

''محمد (ﷺ) ''اللہ'' کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں بڑے مہربان ہیں۔''

﴿سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ﴾ (پ۴، آل عمران:۱۵۱)

''عنقریب ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے اس وجہ سے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی ''اللہ'' نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو ظالموں کے لیے بری جگہ ہے۔''

جنگ یرموک کے کمانڈر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ رومیوں نے ہمارے مقابلے میں بحر و بر سے فوجیں جمع کر لیں ہیں۔ اس سے پہلے ہمیں کبھی ایسی طاقت سے واسطہ نہیں پڑا۔ اس لیے ہمیں فوری طور پر کمک بھیجی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمک بھیجنے سے پہلے انہیں لکھا اور حکم فرمایا اسے مجاہدین کو سناؤ اور ان سے کہو۔

«أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ وَيَقُولُ لَكُمْ: يَا أَهْلَ الْإِيمَانِ أَصْدِقُوهُمُ الْحَرْبَ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَشُدُّوا عَلَيْهِمْ شَدَّ اللُّيُوثِ وَأَضْرِبُوا هَامَاتِهِمْ بِالسُّيُوفِ وَلْيَكُونُوا عَلَيْكُمْ أَهْوَنَ مِنَ الذُّبَابِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَنْتُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ عَلَيْهِمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى "(فتوح الشام)

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تمہیں سلام کہتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ اے اہل ایمان! شیروں کی طرح اپنے دشمن پر ٹوٹ پڑو اور ان کی کھوپڑیوں پر تلواروں کے وار کرو وہ تمہارے سامنے مکھی سے بھی حقیر ہوں گے۔ ان شاء اللہ تم ہی غالب رہو گے۔''

(دوسری روایت میں ہے انہیں تنکوں سے حقیر جانو کے الفاظ آئے ہیں۔)

⑭ اللہ تعالیٰ کے نگران ہونے کا عقیدہ انسان کو خود احتسابی کا سبق دیتا ہے:

خود احتسابی ایسا عمل اور سوچ ہے کہ جس سے آدمی ہر حال میں اپنے آپ کو صحیح رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آدمی آپ کو ہر لمحہ اپنے رب کی نگرانی میں خیال کرتا رہے اور اسے ہر وقت یہ خیال دامن گیر رہے کہ میرا مالک میری خلوت اور جلوت کو جان رہا ہے، قرآن مجید کے درج ذیل ارشادات پر توجہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے نگران ہونے کا عقیدہ آدمی پر کتنا مؤثر کردار ادا کرتا ہے اور اس سے کس قدر خود احتسابی کی صلاحیت اور سوچ پیدا ہوتی ہے۔

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا، جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور جو کچھ آسمان کی طرف چڑھتا ہے سب اس کے علم میں ہوتا ہے، تم جہاں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُسے دیکھتا ہے۔'' (پ۲۷، الحدید:۴)

''کیا تم نے غور نہیں کیا کہ زمین و آسمانوں کی ہر چیز ''اللہ'' کے علم میں ہے؟ ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا وہ نہ ہو، یا پانچ میں سرگوشی ہو اور ان میں چھٹا وہ نہ ہو، خفیہ بات کرنے والے اس سے تھوڑے ہوں یا زیادہ، اور وہ جہاں کہیں بھی ہوں وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، پھر قیامت کے دن وہ انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا عمل کیے یقیناً ''اللہ'' ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔'' (پ۲۸، المجادلۃ:۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۞ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۞ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۞﴾ (پ۲۶، ق: ۱۶ تا ۱۸)

''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم اُس کے دل میں پیدا ہونے والے خیالات کو جانتے ہیں، ہم اس سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں، ہمارے لکھنے والے اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر بات لکھ رہے ہیں۔ اس کی زبان سے کوئی لفظ نہیں نکلتا مگر چوکس نگران اس کے پاس موجود ہوتا ہے۔''

﴿وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۞ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۞﴾ (پ۲۹، الملک: ۱۳، ۱۴)

چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے کرو اللہ کے لیے برابر ہے وہ دلوں کا حال جانتا ہے۔ کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہ نہایت باریک بین اور پوری طرح خبردار ہے۔''

⑮ انقلابی فکر اور کردار میں تبدیلی:

نبی علیہ السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں میں کلمہ طیبہ کے ذریعے اعتقادی، اخلاقی، معاشی، سیاسی اور سماجی تبدیلی لانا تھا۔ اسی لیے دین ہر قسم کے رسم و رواج اور کفر و شرک کی نفی کرتا ہے، کیونکہ اس کے بغیر فرد اور معاشرے میں سنوار اور سدھار پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس حوالے سے مسلمان کو دین اسلام اس قدر انقلابی سوچ اور کردار دیتا ہے کہ جس کی دوسرے مذاہب اور نظریات میں مثال نہیں ملتی، اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۞﴾ (پ۲۸، الصف: ۹)

''وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔"

"جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی ہے۔ جسے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ جو انہیں نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان سے ان کے بوجھ اور جو طوق ان پر پڑے ہوئے تھے انہیں اتارتا ہے۔ جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی تائید کی اور اس کی مدد کی اور اس روشنی کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ اتاری گئی ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔" (پ ۹، الاعراف: ۱۵۷)

«عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ﷜ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلاَ يَتْرُكُ اللهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلاَ وَبَرٍ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ عِزًّا يُعِزُّ اللهُ بِهِ الإِسْلاَمَ وَذُلاًّ يُذِلُّ اللهُ بِهِ الْكُفْرَ وَكَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ يَقُولُ قَدْ عَرَفْتُ ذَلِكَ فِي أَهْلِ بَيْتِي لَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمُ الْخَيْرُ وَالشَّرَفُ وَالْعِزُّ وَلَقَدْ أَصَابَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ كَافِراً الذُّلُّ وَالصَّغَارُ وَالْجِزْيَةُ» (رواہ احمد: مسند تمیم داری [صحیح])

"حضرت تمیم داری ﷜ بیان کرتے ہیں میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دین وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں تک رات کا اندھیرا اور دن کا اجالا پہنچتا ہے "اللہ" کسی کچے پکے مکان کو نہیں چھوڑے گا مگر اس میں دین داخل فرما دے گا۔ خواہ کوئی اسے عزت کے ساتھ قبول کرے یا ذلت کے ساتھ تسلیم کرے۔ "اللہ" معزز کو اسلام کے ساتھ اور عزت دے گا اور کافر کو اس کے کفر کی وجہ سے مزید ذلت سے دوچار کرے گا۔ تمیم داری ﷜ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے خاندان میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو دین کی وجہ سے معزز ہوئے اور انہوں نے خیر پائی اور جو کافر رہے ان پر ذلت، رسوائی مسلط کر دی گئی اور وہ جزیہ دینے پر مجبور ہوئے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑯روم کے بادشاہ کے تاثرات(Comments):

نبی معظم ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد دنیا کے بڑے بڑے حکمرانوں کو مراسلات لکھے ان میں ایک مراسلہ اس زمانے کی واحد سپر پاور سلطنت رومہ کے بادشاہ ہرقل کو بھی لکھا۔ اسے آپ ﷺ کا خط پہنچا تو اس نے ابوسفیان اور اس کے وفد کو بلایا جو وہاں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ ان سے چند سوالات کیے، ابوسفیان نے اسے ٹھیک ٹھیک جواب دیئے تو اس نے کہا اگر اس کی یہی دعوت اور کردار ہے تو پھر ....

«فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ۔»

(رواہ البخاری: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ)

''جو تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے تو عنقریب وہ میرے قدموں کی جگہ کا بھی مالک بن جائے گا۔''

⑰اخلاص اور اس کے انسان کی طبیعت پر اثرات:

قرآن مجید کا صرف یہ حکم نہیں کہ ''اللہ'' کی عبادت کرو۔ حکم یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو۔ جس کے لیے اخلاص اور حنیف کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اخلاص کا لفظ اور حنیف کا مصدر ۔خَلَصَ۔ حَنَفَ۔ ان کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ ''اللہ'' کی عبادت میں نہ کسی کو اعتقاداً اور عملاً شریک کیا جائے اور نہ اس میں نمود و نمائش ہونی چاہیے۔ اس عقیدہ کو اپنانے سے آدمی کا ہر عمل دنیوی مفاد اور نمود و نمائش سے پاک ہو جاتا ہے۔ حکمران بننے کی کوشش کرتا ہے تو اپنی ذات اور مفاد کے لیے بلکہ ملک و ملت کے لیے کرتا ہے۔ وہ کسی بڑے کا ادب اس لیے نہیں کرتا کہ اس سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر کمزور کی مدد کرتا ہے تو اس لیے نہیں کہ وہ اس سے کوئی خدمت لے گا۔ وہ سب کچھ اس لیے کرتا ہے کہ اس کا ''رب'' اس پر راضی ہو جائے اس فکر و عمل سے باہمی تعلقات میں اخلاص اور محبت پیدا ہونے کے ساتھ معاشرے میں مفاد پرستی دب کر رہ جاتی ہے، معاشرہ امن و امان اور محبت و الفت کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی معظم ﷺ کی دعوت کا ردّعمل

﴿ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا ... ﴾
(پ ۲۳، ص: ۵تا۸)

''کیا اس نے تمام معبودوں کی بجائے ایک ہی معبود بنا لیا ہے یہ بڑی عجیب بات ہے۔قوم کے سردار یہ کہتے ہوئے نکل پڑے کہ لوگوں کو سمجھاؤ کہ وہ اپنے معبودوں پر قائم رہیں یہ بات کسی اور مقصد کے لیے کہی جا رہی ہے۔ہم نے یہ بات پہلے زمانہ میں کسی سے نہیں سنی یہ ایک بناوٹی بات ہے۔کیا ہمارے درمیان بس یہی ایک شخص رہ گیا تھا جس پر ذکر نازل کیا گیا ہے۔.....''

«عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ سِيجَانٍ مَزْرُورَةٌ بِالدِّيبَاجِ. فَقَالَ: أَلَا إِنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ وَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ ابْنِ فَارِسٍ قَالَ: يُرِيدُ أَنْ يَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ ابْنِ فَارِسٍ، وَيَرْفَعَ كُلَّ رَاعٍ ابْنِ رَاعٍ قَالَ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَلَّمَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ، وَقَالَ: « أَلَا أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَا يَعْقِلُ »(مسند احمد: مسند عبداللہ بن عمرو [صحیح])

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھے کہ ایک دیہاتی آیا جس نے سبز رنگ کا جبہ پہنا ہوا تھا جس پر ریشمی نقش و نگار تھے، وہ کہنے لگا کہ تمہارا ساتھی ہر شہسوار کو پست اور ہر چرواہے کو بلند کرنا چاہتا ہے۔نبی کریم ﷺ نے اس کے جبے کے کناروں سے پکڑا اور فرمایا: ''یہ کسی عقلمند انسان کا لباس نہیں ہو سکتا.....''

﴿ ...... وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ۝ ﴾
(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۴۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''............آپ جب قرآن میں اپنے ایک رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اپنی پیٹھوں پر پلٹ جاتے ہیں۔''

﴿وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝﴾ (پ ۱۱، یونس: ۱۵)

''جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے، وہ کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لے آؤ، یا اسے بدل دو۔ بتا دیں میرے لیے ممکن نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں، میں صرف اسی کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

﴿وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۵۲)

''اے نبی ﷺ ہم نے اسی طرح اپنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی ہے تمہیں کچھ پتہ نہیں تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہے۔ لیکن اس روح کو ہم نے ایک روشنی بنادیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں یقیناً آپ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں۔''

﴿وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۴۱)

''جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں کہ کیا اسے ''اللہ'' نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول بنا کر بھیجا ہے؟''

﴿ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴾ (پ ۱۴، الحجر: ۹۵)

''بے شک ہم مذاق کرنے والوں کے مقابلے میں آپ کو کافی ہیں۔''

﴿ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴾

(پ ۲۹، الجن: ۱۹)

''بے شک جب ''اللہ'' کا بندہ اس کی عبادت (دعوت) کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو قریب ہے کہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑیں۔''

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

(پ ۶، المائدہ: ۶۷)

''اے رسول ﷺ! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجیے اور اگر آپ نے ایسے نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور ''اللہ'' آپ کو لوگوں سے بچائے گا بے شک ''اللہ'' کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿ اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴾

(پ ۱۱، هود: ۵)

''جان لو! بلاشبہ وہ اپنے سینوں کو اس لیے سکیڑ لیتے ہیں کہ اس سے چھپ جائیں، جان لو کہ جب وہ اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں تو ''اللہ'' جانتا ہے جو کچھ وہ چھپا رہے ہوتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً ''اللہ'' اچھی طرح سینوں کے رازوں کو جاننے والا ہے۔''

﴿ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۴۵)

''جب ''اللہ'' اکیلے کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل کڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگتے ہیں اور جب ''اللہ'' کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔''

﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۹)

''پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو فرما دیں مجھے ''اللہ'' ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔''

﴿وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ﴾ (پ۲۹، القلم: ۵۱)

''جب وہ نصیحت سنتے ہیں تو کافر آپ کو ڈراونی نظروں سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے۔''

﴿كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ﴾ (الذاریات: ۵۲)

''اسی طرح ہی ہوتا رہا ہے کہ جب بھی ان سے پہلے لوگوں کے پاس رسول آیا، تو انہوں نے کہا کہ یہ جادوگر ہے یا مجنون ہے۔''

﴿ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝﴾ (پ۲۹، القلم: ۱ تا ۵)

''ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جسے لکھنے والے (فرشتے) لکھ رہے ہیں۔ آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو، یقیناً آپ کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بے شک آپ اعلیٰ اخلاق والے ہیں، عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔''

﴿وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ﴾ (پ۲۳، ص: ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ڈرانے والا آ گیا ہے، کافر کہنے لگے کہ یہ جادوگر ہے اور بڑا جھوٹا ہے۔''

﴿ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾

(پ۲۶، الاحقاف:۸)

''یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن خود بنالیا ہے، ان سے فرمائیں کہ اگر میں نے اسے اپنی طرف سے بنالیا ہے تو پھر تم مجھے ''اللہ'' کی پکڑ سے نہیں بچا سکتے۔ اس کے بارے میں جو باتیں تم منسوب کرتے ہو ''اللہ'' ان کو خوب جانتا ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان ''اللہ'' ہی گواہ کافی ہے، وہ بخشنے والا اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓي اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ﴾

(پ۷، الانعام:۳۴)

''اور بلاشبہ آپ سے پہلے کئی رسول جھٹلائے گئے، انہوں نے اس پر صبر کیا کہ جو وہ جھٹلائے اور ایذا دیے گئے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آ گئی اور کوئی ''اللہ'' کے ارشادات کو بدلنے والا نہیں ہے اور بلاشبہ آپ کے پاس رسولوں کے واقعات پہنچ چکے ہیں۔''

﴿ قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ ﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸۸)

''فرما دیں اگر سب انسان اور جن جمع ہو جائیں کہ قرآن جیسا قرآن بنا لائیں تو وہ ہرگز نہیں لا سکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔''

﴿ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ﴾ (پ۱۲، ہود:۱۳)

''کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن بنالیا ہے؟ فرما دیں پھر اس جیسی دس سورتیں بنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر لے آؤ اور اگر تم سچے ہو تو ''اللہ'' کے سوا جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔''

﴿وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ (پ ۱، البقرہ: ۲۳)

''ہم نے جو اپنے بندے پر اتارا ہے اگر اس میں تمہیں شک ہو تو تم اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور اگر تم سچے ہو ''اللہ'' کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لاؤ۔''

﴿وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ﴾ (پ ۲۳، الصافات: ۳۶)

''اور کہتے ہیں کیا ہم ایک شاعر اور مجنون کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟۔''

﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (پ ۲۷، الطور: ۳۰)

''کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے، اس کے بارے میں ہم حالات کا انتظار کر رہے ہیں؟''

﴿بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ﴾ (پ ۲۱، الانبیاء: ۵)

''بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ پراگندہ خواب ہیں بلکہ قرآن اس کا اپنا بنایا ہوا ہے بلکہ یہ شخص شاعر ہے ورنہ یہ ہمارے پاس کوئی نشانی لاتا جس طرح پہلے رسول نشانیوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔''

﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ﴾ (پ ۱۹، الشعراء: ۲۲۴ تا ۲۲۶)

''شعراء کے پیچھے تو گمراہ لوگ چلا کرتے ہیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے۔''

﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ﴾ (پ ۲۳، یس: ۶۹)

''ہم نے نبی ﷺ کو شعر نہیں سکھائے اور نہ شاعری اس کو زیب دیتی ہے یہ تو واضح کتاب کی ایک نصیحت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داعی الی اللہ کے لیے ہدایات

دعوتِ الی اللہ کا کام ہر دور میں انتہائی مشکل رہا ہے بالخصوص توحید کی دعوت دینا اپنی جان دکھوں میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مسلسل ہدایات دیں، جن میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ فرد اور قوم کی اصلاح خاص کر توحید کی دعوت دینے کے لیے پہاڑ جیسا عزم، زمین جیسا ظرف اور سمندر کی گہرائی جیسی حکمت چاہیے، گالی کا جواب گالی سے دینے کی بجائے خندہ پیشانی سے دینا ہوگا۔ اس کے لیے سرورِ دو عالم ﷺ کو مسلسل ہدایات دی گئیں جن کا خلاصہ درج ذیل آیات میں پایا جاتا ہے۔

﴿قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝﴾ (پ ۲۹، المدثر: ۲، ۳)

''اٹھو خبردار کردو، اور اپنے رب کی کبریائی بیان کرو۔''

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝﴾ (پ ۲۶، ق: ۴۵)

''بس آپ قرآن کے ساتھ اس شخص کو نصیحت کریں جو میرے انتباہ سے ڈرنے والا ہے۔''

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (پ ۲۴، حم السجدة: ۳۳)

''اور اُس شخص کی دعوت سے کس کی دعوت اچھی ہوسکتی ہے جو لوگوں کو ''اللہ'' کی طرف بلاتا، نیک عمل کرتا اور اقرار کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔''

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝﴾

(پ ۱۴، النحل: ۱۲۵)

''اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور اچھے انداز کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اچھے انداز کے ساتھ بحث کرو۔ یقیناً آپ کا رب پوری طرح جانتا ہے جو اس کے راستے سے گمراہ ہوگیا اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔''

﴿وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۝﴾ (پ ۲۱، العنكبوت: ۴۶)

''اور اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر نہایت بہتر انداز کے ساتھ.....''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾(پ۱۳،یوسف:۱۰۸)

"فرما دیں یہی میرا راستہ ہے کہ میں پوری بصیرت کے ساتھ "اللہ" کی طرف بلاتا ہوں، میں اور جنہوں نے میری پیروی کی وہ بھی، "اللہ" پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔"

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ﴾ (پ۸، الانعام:۱۰۸)

"اور یہ لوگ جنہیں "اللہ" کے سوا پکارتے ہیں انہیں گالی نہ دو، وہ بے سمجھی میں زیادتی کرتے ہوئے "اللہ" کو گالی دیں گے۔"

"اور بلاشبہ آپ سے پہلے کئی رسول جھٹلائے گئے۔ انہوں نے جھٹلائے اور ایذا دیے جانے پر صبر کیا، یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آ گئی اور "اللہ" کے ارشادات کو کوئی بدل نہیں سکتا اور بلاشبہ آپ کے پاس رسولوں کے واقعات آ چکے ہیں۔"(پ۷، الانعام:۳۴)

﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾(پ۲۶، الاحقاف:۳۵)

"پس اے نبی ﷺ صبر کرو جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا ہے، مخالفین کے رویے پر جلدی نہ کرو، جس دن وہ لوگ اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے وہ کہیں گے کہ وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے، بات پہنچا دی گئی ہے نافرمان لوگوں کے سوا کوئی ہلاک نہیں ہوگا۔"

﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴾

"پس اے نبی ﷺ صبر کرو یقیناً "اللہ" کا وعدہ سچا ہے اور آپ کو وہ لوگ ہلکے پن کا شکار نہ کر دیں جو یقین نہیں کرتے۔"(پ۲۱، الروم:۶۰)

﴿فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴾(پ۲۹، المعارج:۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس آپ صبر جمیل سے کام لیں۔''

''اور صبر کیجیے آپ کا صبر تو ''اللہ'' کے لیے ہے، وہ جو سازشیں کرتے ہیں ان پر نہ غم کرو اور نہ کسی تنگی میں مبتلا ہو جاؤ۔'' (پ ۱۴، النحل: ۱۲۷)

﴿ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴾ (پ ۱۴، الحجر: ۹۴)

''پس جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے اس کا کھل کر اعلان کریں اور مشرکوں کی پرواہ نہ کریں۔''

﴿ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ﴾ (پ ۲۹، المزمل: ۱۰)

''اور وہ جو باتیں کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور انہیں اچھے انداز میں چھوڑ دو۔''

﴿ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴾ (پ ۲۰، النمل: ۷۹)

''پس اے نبی ﷺ ''اللہ'' پر بھروسہ رکھیں یقیناً آپ واضح طور حق پر ہیں۔''

﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴾ (پ ۳۰، الم نشرح: ۸،۷)

''جب آپ فارغ ہوں تو عبادت کرنے میں لگ جائیں اور اپنے رب کی طرف متوجہ رہیں۔''

''کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسے کس طرح تخلیق کیا گیا ہے اور آسمان کو کیسے بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو کس طرح نصب کیا گیا ہے؟ اور وہ زمین کو نہیں دیکھتے کہ اسے کس طرح بچھایا گیا ہے؟ اے نبی ﷺ! نصیحت کرتے جائیں آپ نصیحت کرنے والے ہیں، آپ ان پر کوتوال نہیں مقرر کیے گئے ہیں۔'' (پ ۳۰، الغاشیة: ۱۷ تا ۲۲)

اونٹ کی خلقت، آسمان کی بلندی اور زمین کی وسعت کا ذکر فرما کر یہ اشارہ دیا ہے کہ ایک داعی کا حوصلہ اونٹ کی طرح ہونا چاہیے جو بھوک، پیاس اور مشقت برداشت کرتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھتا ہے اور اپنے مالک کی تابعداری کرتا ہے، آسمان کی بلندی کا ذکر فرما کر سمجھایا ہے کہ داعی کی سوچ اور عزم آسمان کی طرح بلند ہونا چاہیے اور اُسے دنیا کے نفع ونقصان سے بالاتر ہو کر دین حنیف کی خدمت اور لوگوں کی اصلاح اور فلاح کے لیے لگے رہنا چاہیے۔ زمین کا ذکر فرما کر بتلایا ہے کہ داعی میں زمین کی مانند حوصلہ اور وسعت ہونی چاہیے۔ جس داعی میں اونٹ کا حوصلہ، اس کی سوچ اور عزم میں آسمان کی بلندی اور زمین جیسا ظرف پایا جائے گا یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ٹھہرے گا۔ بظاہر اگر اپنی دعوت میں کامیاب نہ ہو پائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت زیادہ اجر پائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریک دعوتِ توحید پاکستان کے مقاصد، نظم اور امتیازات

میاں محمد جمیل کنونیر تحریک دعوتِ توحید پاکستان

- پاکستان میں تحریک دعوتِ توحید کی محرک
- تفسیر فہم القرآن اور دیگر کتب کی ناشر
- کمبائن نصاب تعلیم کی بانی

قُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا (فرمان رسول ﷺ) "لوگو! لا الٰہ الا اللہ پڑھو (اور اس کے تقاضے پورے کرو) کامیاب ہو جاؤ گے۔"

خلافت کی تحریک ہو یا جہاد فی سبیل اللہ، شانِ صحابہ ہو یا وطن عزیز کی سالمیت، حقوق انسانیت کی بات ہو یا نیکی کے کام سب کی افادیت درجہ بدرجہ لیکن کوئی تحریک اور عمل تحریک "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی عظمت و برکات کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تحریک دعوتِ توحید کا مقصد الگ جماعت کی بنیاد، دنیوی مفاد، سیاسی قوت کا اظہار اور اپنی ذات کا ابھار نہیں بلکہ اللہ کی رضا کا حصول، رسالت مآب ﷺ کی اطاعت اور بندوں کو اللہ کی خالص بندگی پر آمادہ کرنا ہے، یہی انسان کی تخلیق کا مقصد اور اسی پر آدمی کی نجات ہے۔ ① لہٰذا توحید سمجھیں۔ ② اس پر پکے ہو جائیں۔ ③ اسے آگے پھیلائیں۔ ④ اس کے تقاضے پورے کریں تاکہ ہمارے اخلاق، اعمال، وطن عزیز کے حالات سنور جائیں اور ہم جنت کے وارث قرار پائیں۔

تحریک کا نظم آپ بھی اس کی رکنیت اختیار فرمائیں

یاد رہے کہ یہ ایک تحریک ہے معروف معنوں میں جماعت نہیں لہٰذا آپ اپنی اپنی جماعت اور منصب پر رہتے ہوئے اپنے اپنے علاقہ میں تحریک کی ذمہ داری قبول فرمائیں! اے اہل توحید! اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ مساجد سے باہر بھی توحید و سنت کا پرچار ہو اور شرک و بدعت کے خلاف آواز اٹھائی جائے تو آئیں تحریک دعوتِ توحید کی رکنیت اختیار کریں اور درج ذیل کوائف ہیڈ آفس میں ارسال کریں اور رابطہ رکھیں۔

نام بمع لقب: .... ولدیت: .... تعلیم: ....

فون: .... کاروبار/ملازمت: ....

عارضی اور مستقل ڈاک ایڈریس: ....

....

منفرد تفسیر فہم القرآن

تفسیر کی انفرادیت

1۔ اردو، عربی تفاسیر کے اہم نکات پر مشتمل تفسیر 2۔ محاورۃ اور لفظی ترجمہ
3۔ بہت سی تفاسیر سے زیادہ ربط کلام کا اہتمام
4۔ آیت میں پائے جانے والے مسائل کا ترتیب وار بیان
5۔ ہر آیت کے مرکزی مضمون کی تفسیر دیگر آیات کے حوالوں سے جو ایک مکمل تقریر ہے۔

از قلم: میاں محمد جمیل

[illegible]

1 دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم 2 معیشت و تجارت کے اسلامی احکام

فہم الحدیث

تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جانے والی حدیث شریف کی کتاب مشکوٰۃ المصابیح سے متفق علیہ اور بخاری و مسلم کی مکمل روایات۔ ان روایات کے متن پر محدثین، دیوبند، بریلوی اور اہلحدیث علماء کا اتفاق ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد تعلیم یافتہ طبقہ کو 80 فیصد مسائل کسی عالم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ درس نظامی سے وابستہ حضرات کے لیے انتہائی مفید ہے۔

توحید کے برکات، شرک کے نقصانات

اردو زبان میں سب سے جامع اور آسان ترین کتاب

تفسیر کے بغیر ترجمہ قرآن مجید

براہ راست منگوانے والوں کیلئے تمام کتب لاگت قیمت پر

خطبات توحید

قرآن مجید کے طرز بیان کے مطابق توحید کے مبارک اور معظم عنوان پر منفرد کتاب۔ جو توحید باری تعالیٰ پر ایک انسائیکلوپیڈیا ہوگی۔ ان شاء اللہ 2021 کے رمضان المبارک میں دستیاب ہوگی۔

تحریک کا ترجمان پیغام توحید

خود بھی پڑھیں اور پاکستان کے کونے کونے تک پہنچائیں۔ (سالانہ چندہ: 300)

ابو ہریرہ [illegible] کالج

حضرات آپ یقیناً واقف ہوں گے کہ ملک میں یہ واحد ادارہ ہے جس میں 1997 [illegible] لازمی (Compulsary) ایف۔اے، بی اے کروایا جاتا ہے۔ اب تک یہاں سے 250 گریجویٹ علماء فارغ ہوئے ہیں۔ چند ایک کو چھوڑ کر باقی فوج، پولیس [illegible] میں اہم پوسٹوں پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی کر رہے ہیں۔

داخلہ: میٹرک کے امتحان کے بعد اور رزلٹ سے پہلے

ابو ہریرہ ماڈل ہائی سکول

داخلہ: مڈل کے امتحان کے بعد اور رزلٹ سے پہلے — سکول اور درس نظامی کی معیاری تعلیم و تربیت کی گارنٹی — قیام و طعام کا انتظام بذمہ ادارہ

ہیڈ آفس: ابو ہریرہ شریعہ کالج 37 کریم بلاک مارکیٹ اقبال ٹاؤن لاہور 0333-4566379 / 0307-8078708